زینب

اپریل مئی جون

۲۰۱۷

لجنہ اما اللّٰہ ناروے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سہ ماہی زینب

لجنہ اماء اللہ ناروے کی علمی، تعلیمی و تربیتی سرگرمیوں کا ترجمان

سرپرستِ اعلیٰ

امیر جماعت احمدیہ ناروے مکرم ظہور احمد چوہدری صاحب

زیرِ نگرانی

صدر لجنہ اماء اللہ ناروے مکرمہ سیّدہ بشریٰ خالد صاحبہ

مجلسِ ادارت

نیشنل سیکرٹری اشاعت	محترمہ منصورہ نصیر صاحبہ
نائبہ سیکرٹری اشاعت	محترمہ صدیقہ وسیم صاحبہ
مدیرہ حصہ نارویجن	محترمہ مہرین شاہد صاحبہ
پروف ریڈنگ	محترمہ سعیدہ نعیم صاحبہ
	محترمہ طاہرہ زرتشت صاحبہ
	محترمہ ثمینہ ظہور صاحبہ
	محترمہ طیبہ رضوان صاحبہ
پرنٹنگ	محترمہ شمسہ خالد صاحبہ
شائع کردہ	شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ

Søren Bulls veien 1

1051 Oslo

Tlf: +47 22322746

FAX: + 47 22320211

فہرست مضامین

القرآن الکریم	2
کلام الامام	3
اداریہ	4
خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 03 مارچ 2017ء	5
نئی صدی کا عہد	9
وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰہِ جَمِیۡعًا	10
نظم	13
خوف کی حالت کو امن میں بدل دے گا	14
خلافت کے بارے میں رؤیا و کشوف	19
نماز کے فضائل اور برکات	23
نظم	25
رمضان المبارک اور اور نزول قرآن	26
رمضان المبارک اور نفس کا جہاد	28
مسائل رمضان	30
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات	32
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ واقفین کی کلاس	35
تاریخ لوائے احمدیت	37
رپورٹ تربیتی کیمپ لجنہ اماء اللہ ناروے 2017ء	39
دھنک کے رنگ آپ کے سنگ	41
رپورٹ پروگرام 4 مئی 2017ء	43
رپورٹ مینا بازار	45
ناصرات کا صفحہ	48

القرآن الکریم

سورۃ البروج

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿۱﴾
وَ السَّمَآءِ ذَاتِ الۡبُرُوۡجِ ۙ﴿۲﴾
وَ الۡیَوۡمِ الۡمَوۡعُوۡدِ ۙ﴿۳﴾
وَ شَاهِدٍ وَّ مَشۡهُوۡدٍ ؕ﴿۴﴾
قُتِلَ اَصۡحٰبُ الۡاُخۡدُوۡدِ ۙ﴿۵﴾
النَّارِ ذَاتِ الۡوَقُوۡدِ ۙ﴿۶﴾
اِذۡ هُمۡ عَلَیۡهَا قُعُوۡدٌ ۙ﴿۷﴾
وَّ هُمۡ عَلٰی مَا یَفۡعَلُوۡنَ بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ
شُهُوۡدٌ ؕ﴿۸﴾

1۔(مَیں) اللہ کا نام لے کر جو بے حد کرم کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے (پڑھتا ہوں)

2۔مَیں برجوں والے آسمان کو شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں۔

3۔اور اس دن کو بھی جس کا وعدہ ہے۔

4۔اور (موعود) گواہ کو اور اس شخص کو جس کی پیش گوئی پہلی کتب میں موجود ہے۔

5۔خندقوں والے ہلاک ہوگئے۔

6۔یعنی (خندقوں میں) آگ (بھڑکانے والے) جس میں (خوب ایندھن (جھونکا گیا) تھا۔

7۔جب وہ اس آگ پر (دھرنا مار) کر بیٹھے ہوئے تھے۔

8۔اور وہ مومنوں سے جو کچھ (معاملہ) کر رہے تھے، اُن کا دل اس کی حقیقت کو سمجھتا تھا۔

(یہ ترجمہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ترجمہ تفسیر صغیر سے لیا گیا ہے)

حدیث نبوی ﷺ

عَنِ ابۡنِ عُمَرَرَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُمَاقَالَ: سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّم یَقُوۡلُ: مَنۡ خَلَعَ یَدًا مِنۡ طَاعَةٍ لَقِیَ اللّٰهَ یَوۡمَ الۡقِیَامَةِ وَلَا حُجَّةَ لَهٗ، وَمَنۡ مَاتَ وَلَیۡسَ فِیۡ عُنُقِهٖ بَیۡعَةٌ مَاتَ مِیۡتَةً جَاهِلِیَّةً وَفِیۡ رِوَایَةٍ: مَنۡ مَاتَ وَهُوَمُفَارِقٌ لِلۡجَمَاعَةِ فَاِنَّهٗ یَمُوۡتُ مِیۡتَةً جَاهِلِیَّةً۔

ترجمہ:۔حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضورﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے اپنا ہاتھ کھینچا وہ اللہ تعالیٰ سے (قیامت کے دن) اس حالت میں ملے گا کہ نہ اس کے پاس کوئی دلیل ہوگی نہ عذر۔ اور جو شخص اس حال میں مرا کہ اس نے امام وقت کی بیعت نہیں کی تھی تو وہ جاہلیت اور گمراہی کی موت مرا۔

(حدیقۃ الصالحین، حدیث نمبر 631)

کلام الامام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں!

’’ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔‘‘ (تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد 20 ص 67)

نیز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں!

’’کہ آپ کے مشن کی تکمیل کے لیے آپ کے بعد اللہ تعالیٰ قدرت ثانیہ کا ظہور فرمائے گا اور دائمی خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی، جو رسول کریم ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق ہے جس میں آپ ﷺ نے فرمایا **ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةً عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ**۔ یعنی اُمّت کے آخری دَور میں خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی، اور وہ خلافت راشدہ کے نقوش قدم پر چلتے ہوئے دین کو نئی زندگی اور تازگی سے ہمکنار کرے گی اور مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو پورا کرے گی۔‘‘ (خلفائے احمدیت کی تحریکات اور ان کے شیریں ثمرات صفحہ i،ii)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں!

’’وہ اس سلسلہ کو پوری ترقی دے گا۔ کچھ میرے ہاتھ سے کچھ میرے بعد۔‘‘ ’’**یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے** اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور ان کو غلبہ دیتا ہے۔‘‘ ’’**لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا** بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقع دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال تک پہنچتے ہیں۔ غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (1) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (2) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آ جاتے ہیں۔‘‘

’’**تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔**‘‘ (الوصیت روحانی خزائن جلد 20 ص 304-305)

’’سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لیے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لیے اس دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لیے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لیے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔‘‘ (الوصیت روحانی خزائن جلد 20 ص 305)

اداریہ

خلافت کی اہمیت

قرآنِ کریم کی سورۃ النور میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:۔

"تُم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان سے اللہ تعالیٰ نے یہ پختہ وعدہ کیا ہے کہ اُنہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنا دے گا۔ جیسے کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لیے ان کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لیے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا۔ اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں اَمن میں بدل دے گا" (سورۃ النور آیت 56)

خلافت اللہ تعالیٰ کا انعام ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے اس انعام کی قدر کریں اور اُس کا شکر ادا کریں۔ **خلیفہ روئے زمین پر خدا تعالیٰ کا محبوب ترین بندہ ہوتا ہے کامیابیاں اور کامرانیاں اس کے قدم چومتی ہیں خلافت کی ہی برکت سے قوم باہمی اتحاد اور اعمالِ صالحہ کی بدولت بنیانِ مرصوص بن کر اُبھرتی ہے**

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ:۔

''اس بات کو خوب اچھی طرح یاد رکھو کہ خلافت حبل اللہ ہے اور ایسی رسی ہے کہ اسی کو پکڑ کر تُم ترقی کر سکتے ہو اس کو جو چھوڑے گا وہ تباہ ہو جائے گا۔" (درس القرآن صفحہ 66 نومبر 1921)

ہمارا فرض ہے کہ ہم خلیفہ وقت کی تمام تحریکات پر دِل و جان سے لبیک کہیں اور ہر قربانی کے لیے اپنی جان و مال اور وقت کو پیش کرتے رہیں۔ قومی ترقی اور خلافت کی شکر گزاری کے لیے یہ لازمی ہے کہ خلیفہ وقت کی مکمل اطاعت کریں۔ اُن کے ارشادات کو سُن کر عملی طور پر **سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا** کا عمل بجالائیں۔ اپنے دلوں میں اور اپنے بچوں کے دلوں میں خلافت کی محبت، اطاعت اور وَفاداری کے جذبات پیدا کریں۔ اس کے لیے بیشتر طریقوں کے علاوہ مندرجہ ذیل باتوں کو بھی ذہن میں رکھیں۔

☆ خلیفہ وقت کو خود بھی خط لکھیں اور اپنے بچوں سے بھی خط لکھوایا کریں۔

☆ خلیفۃ المسیح الخامس ایّدہ اللہ تعالیٰ کے خطباتِ جمعہ کو خود بھی غور سے سُنا کریں اور بچوں کو بھی سنوایا کریں اور پھر اُن سے دریافت بھی کیا کریں کہ اُنہیں کیا سمجھ آیا۔ ہمارے اکثر بچے اُردو کے بعض الفاظ نہیں سمجھتے اور از خود پوچھتے ہوئے جھجکتے اور شرماتے ہیں۔ لہٰذا اُنہیں سمجھانا اور مشکل الفاظ کی تشریح کر دینا ضروری ہے تا کہ اُنہیں سارا مضمون ذہن نشین ہو جائے۔

☆ روزانہ کم از کم ایک گھنٹہ Mta کا کوئی پروگرام دیکھا کریں اور بچوں کو بھی دِکھائیں۔

☆ خلیفہ وقت سے مکمل اطاعت اور وفاداری کا عہد کریں اور اپنے بچوں کو بھی تلقین کرتے رہیں کہ خلیفہ وقت کے ہر حکم پر فوری اطاعت کرنا اپنا شعار بنائیں۔

☆ باقاعدگی سے اپنے پیارے امام خلیفۃ المسیح کے لیے دُعا کرتے رہیں۔ **اَللّٰھُمَّ اَیِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ۔**

اللہ ہم سب کو اپنے فرمانبردار بندوں میں شامل کر لے اور ہمیں اس نعمتِ عظمٰی کی قدر کرنے اور شُکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(آمین ثُم آمین)

رشتوں کے معاملات اور رشتوں کے بعد پیدا ہونے والے مختلف عائلی مسائل کی وجوہات کی نشاندھی اوران کے سدّباب اور علاج کے لیے دینی تعلیمات اورحضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المؤمنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ مورخہ 03 مارچ 2017ء

بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، برطانیہ

بچوں کے رشتے بروقت کریں اور انصاف سے کام لیں

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

ایک طرف لڑکیوں کے رشتوں کا مسئلہ ہے۔ پڑھائی کو عذر بنا کر اصل عمر میں رشتے نہیں کئے جاتے جب لڑکی کے رشتے کی عمر ہوتی ہے کہ پڑھ رہی ہے ابھی اور جب رشتے ہو جائیں، بڑی عمر میں جب پڑھ لکھ جاتی ہیں رشتے ہو جاتے ہیں تو پھر انڈر سٹینڈنگ کا نہ ہونے کا جواز بنا کر رشتوں میں دوریاں پیدا ہوتی ہیں، اُس میں دراڑیں پیدا ہوتی ہیں... بعض دفعہ ماں باپ خود بھی لڑکیوں کو ایسی باتیں سکھاتے ہیں جس سے لڑکے لڑکی یا خاوند بیوی کا آپس کا اعتماد ختم ہو جاتا ہے یا شکوک و شبہات ابھرنے لگتے ہیں۔ افسوس اِس بات کا ہے کہ پاکستان سے یہاں رشتہ کروا کر آئی ہوئی لڑکیاں بھی جو ... آتی ہیں یہاں آزادی کو دیکھ کر اُس رنگ میں رنگین ہو کر پھر غلط مطالبے کرنا شروع کر دیتی ہیں۔ بلکہ بعض دفعہ گھر بسانے سے پہلے ہی یہاں پہنچ کر رشتے توڑ دیتی ہیں اور یہ حال صرف لڑکیوں کا نہیں ہے بلکہ لڑکے بھی یہی کچھ کر رہے ہیں۔

(خطبہ جمعہ 3 مارچ 2017ء) 1

بچوں کے رشتوں میں ان کی خواہش کو بھی مد نظر رکھیں

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

اکثر لڑکے اور لڑکیاں بھی قولِ سدید سے کام نہیں لیتے۔ جس بات کا رشتے سے خاص تعلق ہے، قولِ سدید کے بارہ میں نکاح پر جو آیات پڑھی جاتی ہیں، جو نکاح پر آیات پڑھی جاتی ہیں اُن میں قولِ سدید کے بارہ میں خاص طور پر تاکید ہے۔ پورے حالات ایک دوسرے کو نہیں بتائے جاتے۔ ماں باپ بعض دفعہ لڑکیوں پر زبردستی کر کے رشتے کروا دیتے ہیں کہ بعد میں ٹھیک ہو جائے گا۔ جو تعلیمی فرق اور رہن سہن کی وجہ سے مطابقت نہیں رکھ رہے ہوتے رشتے۔ اِسی طرح بعض لڑکے کہیں اور دلچسپی رکھ رہے ہوتے ہیں لیکن ماں باپ کے سامنے انکار نہیں کرتے اور پاکستان میں شادی کر لیتے ہیں یا اپنے عزیزوں میں اُن کی مرضی کے مطابق شادی کر لیتے ہیں اور پھر کچھ عرصے کے بعد اُن بیچاری لڑکیوں پر ظلم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ پہلے اُس کے خاوند کی طرف سے ظلم ہوتا ہے پھر وہی سسرال، ساس جو بڑی چاہ سے لے کے آتی ہے اُن کی طرف سے ظلم ہوتا ہے پھر باقی عزیزوں کی طرف سے ظلم ہوتا ہے۔

(خطبہ جمعہ 3 مارچ 2017ء) 2

عائلی معاملات میں بگھاڑ بچوں پر برا اثر ڈالتا ہے

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفہ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

عائلی مسائل جیسا کہ میں نے کہا بچوں پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔جب کئی بچے ہونے کے بعد ،کافی عرصے کے بعد ،اچھی بھلی زندگی گزارنے کے بعد ایک دَم مرد کے دماغ میں کیڑا پیدا ہوتا ہے اور وہ یہ کہتا ہے کہ میرا اپنی بیوی کے ساتھ گزارہ نہیں ہو سکتا اِس لئے میں دوسری شادی کرنے لگا ہوں یا تمہیں طلاق دینے لگا ہوں۔یا ایک عرصے کے بعد بیوی کہتی ہے کہ میں نے اپنی زندگی اِس شخص کے ساتھ بڑی تکلیفوں میں گزاری ہے اَب برداشت نہیں کر سکتی اِس لئے خلع لینی ہے۔یہاں یہ بھی بتا دوں کہ جماعت میں خلع کی جو نسبت ہے وہ طلاق سے زیادہ ہے یعنی خلع کی درخواستیں قضاء میں زیادہ آتی ہیں۔بہر حال ایسے حالات میں بچے متاثر ہوتے ہیں ...ماں باپ کی علیحدگی کے بعد جس کے پاس بھی بچے رہ رہے ہوں وہ نفسیاتی اور اخلاقی اور دوسری صلاحیتوں کے لحاظ سے متاثر ہو رہے ہوتے ہیں۔

(خطبہ جمعہ 3مارچ 2017ء)3

عائلی معاملات کی وجہ دین سے دوری ہے

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفہ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

اگر ایک فقرے میں اُن مختلف عمروں کے عائلی مسائل کی وجہ بیان کی جائے تو یہ ہے کہ دین سے دوری ہے ،دینی تعلیمات سے لا علمی ہے اور عدم دلچسپی ہے اور دنیا داری اور دنیاوی چیزوں میں رغبت ہے۔پس اگر اِن مسائل کا حل تلاش کرنا ہے تو دینی تعلیم کی روشنی میں کرنا ہے۔ایک طرف ہم اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں ،اِس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہیں تو پھر دینی تعلیمات کی روشنی میں حل تلاش کریں۔جو ہمیں قرآن کریم میں ،احادیث میں ،حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیمات میں ملتے ہیں۔ہماری خوش قسمتی ہے کہ اسلام قبول کیا ،ہم مسلمان ہیں اور اِس زمانے میں پھر حضرت مسیح موعودؑ کو مانا۔جنہوں نے ہمارے سے ہر حال میں دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد لیا۔یہ عہد ہم مختلف مواقع پر دہراتے ہیں لیکن جب اِس پر عمل کا وقت آئے بھول جاتے ہیں۔شادی بیاہ کے موقع پر اچھے بھلے بظاہر دین کی خدمت کرنے والے اُسے بھول رہے ہوتے ہیں۔حلانکہ شادی بیاہ اور رشتے کے لئے ہمیں خاص ہدایت آنحضرت ﷺ سے ملی ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہے شادی بیاہ کے معاملے میں۔

(خطبہ جمعہ 3مارچ 2017ء)4

عورت سے چار وجوہات کی بنا پر شادی کی جاتی ہے، تم دین مقدم رکھو

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفہ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

دین مقدم کر کے اگر دنیا مل جائے تو یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور دنیا داروں کی زبان میں اگر ہم کہیں تو یہ بونس ہے۔لیکن اگر صرف دنیا کو دیکھا جائے پھر دین کو دنیا پر مقدم کا دعویٰ ہو تو پھر مسائل پیدا ہوتے ہیں،سچائی نہیں ہے۔پس آنحضرت ﷺ کی اِس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے جو رشتے کی تلاش کے وقت ترجیحی بنیاد پر اپنے سامنے رکھنے کے لئے آپؐ نے فرمائی۔اِس کی حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ملتی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ عورت سے چار وجوہات کی بنا پر شادی کی جاتی ہے۔اُس کے مال کی وجہ سے،اُس کے حسب و نسب کی وجہ سے ،خاندان کی وجہ سے،اُس کی خوبصورتی کی وجہ سے اور اُس کے دین کی وجہ سے۔پس تم دین دار عورت کا انتخاب کرو خدا تمہارا بھلا کرے۔اگر اِس بات کو لڑکے بھی اور لڑکے کے گھر والے بھی سامنے رکھنے لگ جائیں تو لڑکیاں اور لڑکی کے گھر والے اپنی ترجیح جو ہے وہ دین کر لیں گے اور جب دین ترجیح ہو گی تو بہت سے تحفظات جو لڑکی اور لڑکے اور اُس کے گھر والوں کے بارے میں پیدا ہوتے ہیں وہ دور ہو جائیں گے۔

(خطبہ جمعہ 3مارچ 2017ء)5

رشتہ کرتے وقت استخارہ کر لیا جائے اور دین کا پہلو مقدم رکھو

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفہ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

اسلام یہ تعلیم دیتاہے کہ دین دیکھنا بے شک ترجیح ہے بعض دفعہ ہر جوڑ ہر ایک کیلئے مناسب نہیں ہوتااس لئے رشتوں سے پہلے استخارہ کر لیا کرواللہ تعالیٰ سے رشتے کیلئے خیر طلب کرویا پھر یہ کہ اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک خیر نہیں ہے اس رشتہ میں تو اس میں روک پیدا فرما دے اس بارے میں حضرت خلیفہ المسیح الاولؓ نے ایک موقع پر بڑے خوبصورت انداز میں فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے بڑا ہی احسان فرمایا ہے کہ ہم کو ایسی راہ بتائی ہے کہ ہم اس پر عمل کریں توانشاءاللہ نکاح ضرور سکھ موجب ہو گا اور جو غرض اور مقصود قرآن مجید میں نکاح سے بتایا گیا ہے وہ تسکین اور مودت کا باعث ہو وہ پیدا ہو تی ہے شادی بیاہ اس لئے کیا جاتاہے کہ ایک دوسرے کیلئے تسکین ہو آپس میں پیار و محبت پیداہو اس کا باعث ہو تا ہے اگر فرمایا کہ سب سے پہلی تدبیر یہ بتائی کہ نکاح کی غرض دین کو تلاش کرنا ہے حسن و جمال کی فرفتگی یا مال و دولت کا حصول یا محض اعلی نسل کے محرقات نہ ہوں پہلے نیت نیک ہو پھر اس کا دوسرا کام یہ ہے کہ نکاح سے پہلے بہت استخارہ کرو پس اللہ تعالیٰ سے رشتہ سے پہلے جب دعا میں تسکین اور محبت سے زندگی گزارنے کی بندہ دعا کرے اور یہ دعا کرے کہ اگر اس میں میرے لئے تسکین ہے اور خیر ہے رشتہ ہو جائے اور شادی ہو جاے تو پھر شادی شدہ زندگی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی کامیاب گزرتی ہے لیکن یہ بھی یاد رکھیں کہ شادی کے بعد بھی شیطان حملہ کرتا رہتاہے مختلف ذریعوں سے اس لئے یہ دعا ہمیشہ کرتے رہنا چاہئے کہ شادی ہمیشہ سکون محبت اور پیار سے گزرے۔

(خطبہ جمعہ 3مارچ 2017ء)6

رشتہ کرتے وقت قول سدید سے کام لو اور بہت دعا کرو

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفہ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

آپؓ خطبہ نکاح پر پڑی جانے والے آیات کے حوالہ سے فرماتے ہیں کہ میری یہ نصیحت ہے کہ تقوی کو سامنے رکھتے ہوئے رحمی رشتوں کا خیال رکھو قول سدید سے کام لو یہ جائزہ لو کہ تم اپنے کل کیلئے کیا آگے بھیج رہے ہو اگر تمہیں زندگی کی کامیابیاں دیکھنی ہیں تو تقوی بہت ضروری ہے اس بارہ میں فرمایا کہ استخارہ کے بعد جب نکاح کا موقع آتاہے تو آپ فرماتے ہیں کہ اس خطبہ میں یعنی جو تلاوت کی جاتی ہے نکاح پر اس عمل کی طرف توجہ دلائی کے ان دعاوں سے کام لے اور اپنے افعال کے انجام کو سوچ اور غور کرے پھر نکاح کی مبارک باد کہ موقع پر بھی نبی کریم ﷺ نے دعا سکھائی کہ بارک اللہ لک و بارک علیک و جمع بین لک فی الخیر یعنی اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے تم دونوں پر برکت نازل کرے اور تم دونوں کو نیکی پر جمع کرے پس ہر موقع پر خیر اور برکتوں کی دعا کی جاتی ہے تو پھر رشتے بابرکت بھی ہوتے ہیں۔

(خطبہ جمعہ 3مارچ 2017ء)7

رشتہ کرتے وقت قوم برادری نہیں دین دیکھو

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفہ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

بعض لوگ پاکستانی اور ہندوستانی ماحول کے زیر اثر ابھی تک خاندان برادری قوم کے مسئلہ میں الجھے ہوئے ہیں جب کے اللہ تعالیٰ تو یہی کہتا ہے کہ جب رشتے آئیں تو دعا کرو ، دعا کرو اور استخارہ کرو دین کو ترجیح دو تو بجائے اس کے کہ کہ دعا کریں اور دین کو ترجیح دیں یہ بستیں ان کے محل نظر نہیں ہوتی بلکہ برادری اور قوم مد نظر ہوتی حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ رشتہ ناطہ میں صرف یہ دیکھنا چاہئے کہ جس سے نکاح کیا جاتاہے وہ نیک بخت اور نیک وضع آدمی ہے اور کسی ایسی آفت میں مبتلاء نہیں جن میں فتنہ ہو اوریاد رکھنا چاہئے کہ دین میں قوموں کو کوئی لحاظ نہیں صرف تقوی اور نیک بختی کا لحاظ ہے پس یہ بنیادی اصول ہے کہ تقوی دیکھوباقی سب باتیں بدعات ہیں ہاں کفو دیکھنے کا ارشاد ہے اس لئے کفو دیکھنا چاہئے اور ضرور دیکھنا چاہئے لیکن اس میں بھی سختی نہیں ہونی چاہئے۔

(خطبہ جمعہ 3مارچ 2017ء)8

رشتہ کرتے وقت ہم کفو کو کس حد تک دیکھنا چاہیے؟

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفہ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

کفو کو کس حد تک دیکھنا چاہیئے؟اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کسی کے سوال اور آپؑ کے جواب کا ذکر ملتا ہے۔ایک دوست کا سوال پیش ہوا کہ ایک احمدی اپنی ایک لڑکی غیر کفو کے ایک احمدی کے ہاں دینا چاہتا ہے،حالانکہ اپنا کفو میں رشتہ موجود ہے۔اس کے متعلق آپؑ کا کیا حکم ہے؟حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر حسبِ مراد رشتہ ملے تو اپنے کفو میں کرنا بنسبت غیر کفو کے بہتر ہے۔لیکن یہ امر ایسا نہیں بطورِ فرض کے ہو(فرض نہیں ہے ہاں بہتر ہے)فرمایا کہ ہر ایک شخص اپنے ایسے معاملات میں اپنی مصلحت اور اپنی اولاد کی بہتری کو خوب سمجھ سکتا ہے اگر کفو میں کسی اور کو اس لائق نہیں دیکھتا تو دوسری جگہ دینے میں حرج نہیں اور ایسے شخص کو مجبور کرنا کہ وہ بہرحال کفو میں اپنی لڑکی دیوے جائز نہیں۔

(خطبہ جمعہ 3مارچ2017ء)9

نکاح شادی کی تین اغراض ہیں

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفہ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام شادی کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہمیں قرآن نے تو یہ تعلیم دی ہے کہ پرہیز گار رہنے کی غرض سے نکاح کرو...اور اولاد صالحہ طلب کرنے کے لئے دعا کرو...جیسا کہ وہ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے مُحْصِنِیْنَ غَیْرَ مُسٰفِحِیْنَ یعنی چاہیئے کہ تمہارا نکاح اس نیت سے ہو کہ تا تم تقویٰ اور پرہیز گاری کی کے قلعہ میں داخل ہو جاؤاور مُحْصِنِیْنَ کے الفاظ میں یہ بھی پایا جاتا ہے کہ جو شادی نہیں کرتا وہ نہ صرف روحانی آفات میں گرتا ہے بلکہ جسمانی آفات میں بھی مبتلاء ہوجاتا ہے۔سو قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ شادی کے تین فائدے ہیں ...ایک عفّت اورپرہیزگاری،دوسری حفظِ صحت،تیسری اولاد۔تو سب یہ باتیں پیشِ نظر رہیں تو رشتے طے کرتے وقت مسائل نہ ہوں اور دنیاداری دیکھنے کے بجائے، انسان پہلے دین دیکھے پھر ان باتوں کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے شادی کرے۔

(خطبہ جمعہ 3مارچ2017ء)10

شادی سے پہلے ہی الگ گھر کا مطالبہ بھی غلط ہے

فرمایا: بعض گھروں میں اس لئے فساد اور لڑائی جھگڑا ہوتا ہے کہ لڑکی بیاہ کر جب رخصت ہوتی ہے تو خاوند کے پاس علیحدہ گھر نہیں ہوتا اور وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ رہ رہا ہوتا ہے۔اس میں بعض حالات میں تو مجبوری ہوتی ہے کہ لڑکے کی اتنی آمد نہیں ہے کہ وہ علیحدہ گھر لے سکے یا لڑکا ابھی پڑھ رہا ہے، مجبوری ہےاور لڑکی کو بھی پتہ ہونا چاہیئے کہ لڑکے کی آمد یا مجبوری کی وجہ سے علیحدہ گھر لینا مشکل ہے۔ اور کچھ عرصہ وہ سسرال میں گزارا کرے پھرایسے حالات میں۔لیکن بعض دفعہ لڑکی اور اس کے والدین جلد بازی کی وجہ سے رشتے ہی تڑوا دیتے ہیں،شادی بھی ہوگئی اور پھر خلع لے لی،یہ غلط طریقہ کار ہے۔ اگر سسرال میں نہیں رہ سکتے پہلے بتائیں اور پھر جلدی شادی نہ کریں کیونکہ لڑکے والے کے حالات ایسے نہیں ہیں لیکن بعض لڑکے اپنی غیر ذمہ دارانہ طبیعت یا ماں باپ کے کہنے پر،ان کے دباؤ پر ماں باپ کے ساتھ رہتے ہیں حالانکہ علیحدہ گھر لے سکتے ہیں اور بہانہ ہے کہ ماں باپ بوڑھے ہیں۔...سوائے کسی مجبوری کے گھر الگ ہونے چاہئیں۔گھروں کی علیحدگی سے جہاں ساس بہواور نند بھابھی کے مسائل ختم ہوں گے وہاں لڑکے کواور لڑکی کو اپنی ذمہ داری کا احساس بھی ہو گا۔یہاں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ بعض لوگ لڑکیوں کے رشتوں سے پہلے لڑکے سے پوچھتے ہیں کہ اس کا اپنا گھر ہے؟یعنی گھر کا مالک ہے؟ملکیت ہے اس گھر کی اس کے پاس؟اگر نہیں تو رشتہ نہیں کرتے۔یہ طریق بھی بڑا غلط طریقہ کار ہے۔پس دنیاوی لالچ کے بجائے لڑکی والوں کو لڑکے کا دین دیکھنا چاہیئے۔گھر تو آہستہ آہستہ بن ہی جاتے ہیں۔اگر گھر میں پیار محبت ہو۔

(خطبہ جمعہ 3مارچ2017ء)11

نئی صدی کا عظیم عہد

از حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایداللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

برموقع صد سالہ احمدیہ جوبلی مورخہ 27 مئی 2008ء

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

آج خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے پر ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ ہم اسلام اور احمدیت کی اشاعت اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا نام دُنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لیے اپنی زندگیوں کے آخری لمحوں تک کوشش کرتے چلے جائیں گے اور اس مقدس فریضہ کی تکمیل کے لیے ہمیشہ اپنی زندگیاں خُدا اور اس کے رسول ﷺ کے لیے وقف رکھیں گے اور ہر بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے قیامت تک اسلام کے جھنڈے کو دُنیا کے ہر ملک میں اُونچا رکھیں گے۔

ہم اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہم نظامِ خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لیے آخری دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تا قیامت تک خلافت احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا دُنیا کے تمام جھنڈوں سے اُونچا لہرانے لگے۔

اے خُدا! تُو ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ **اَللّٰھُمَّ آمِیْن، اَللّٰھُمَّ آمِیْن، اَللّٰھُمَّ آمِیْن۔**

منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دعوتِ فکر

یارو! خودی سے باز بھی آؤ گے یا نہیں؟ خُو اپنی پاک صاف بناؤ گے یا نہیں؟
باطل سے میل دل کی ہٹاؤ گے یا نہیں؟ حق کی طرف رجوع بھی لاؤ گے یا نہیں؟
کب تک رہو گے ضِدّ و تعصب میں ڈوبتے؟ آخر قدم بصِدق اُٹھاؤ گے یا نہیں؟
کیونکر کرو گے ردّ جو محقق ہے ایک بات؟ کچھ ہوش کر کے عُذر سناؤ گے یا نہیں؟

سچ سچ کہو، اگر نہ بنا تم سے کچھ جواب!
پھر بھی یہ منہ جہاں کو دکھاؤ گے یا نہیں؟

(براہین احمدیہ حصہ دوم ص139 روحانی خزائن جلد 1)

وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰہِ جَمِیۡعًا

شاہدہ ناصر، مجلس لامباشتر

قدیم سے اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ انسانوں کی ہدایت کے لیے انبیاء کو مبعوث کرتا ہے۔ خدا کے یہ برگزیدہ حتی المقدور انسانوں کو اللہ کا پیغام پہنچا کر الٰہی جماعت قائم کر دیتے ہیں۔ مخالفت کی آندھیاں اُن کے عزم کو ڈگمگا نہیں سکتیں کیونکہ اللہ کے یہ فرستادہ اللہ تعالیٰ سے ہی مدد مانگتے ہوئے اپنے مشن کو جاری رکھتے ہیں اور بالآخر کُلُّ نَفۡسٍ ذَآئِقَۃُ الۡمَوۡتِ کے مترادف اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملتے ہیں۔ نبی کی وفات اُس کے پیروکاروں کے لیے بہت رنج و غم کا باعث ہوتی ہے ان کے دل حزیں ہوتے ہیں ایسے میں اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق اُس مشن کو جاری رکھنے کے لیے اُس کا قائم مقام کھڑا کر دیتا ہے اور یوں گرتی ہوئی جماعت کو سہارا مل جاتا ہے۔ دشمن جو خوشیوں کے شادیانے بجا رہے ہوتے ہیں اور الٰہی جماعت کو ایسے نازک مقام پر نقصان پہنچانے کے منصوبے بنانے لگتے ہیں اُس وقت الٰہی تقدیر اپنے پیاروں کے غم کو خوشی میں بدل دیتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ترجمہ:۔ ''تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ اُنہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لیے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لیے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں اَمن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔'' (سورۃ النور آیت 56)

خلافت ہی وہ حبل اللہ ہے جس کو مضبوطی سے تھامنے کا حکم ہے یعنی جو اس مضبوط رسی کو تھامے رکھے گا وہ ترقی کے زینے طے کرتا چلا جائے گا اس کے برعکس جو اس کو چھوڑے گا تباہی اُس کا مقدر ہوگی۔ اسی حبل اللہ کا وعدہ مذکورہ بالا آیت میں مومنین سے کیا گیا ہے۔

خلافت روشنی صبحِ اَزل کی، عروج آدم خاکی کی جھلکی   مقام اس کا ہے مضمر اُسۡجُدُوۡا میں، حکومت یہ خدائے لم یزل کی

چنانچہ اسی کے موافق حضرت مسیح موعود علیہ السلام آئے اور پھر آپ کی وفات کے بعد حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے خلیفہ منتخب ہوئے۔ 1914ء میں خلیفہ اوّل کی وفات پر حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے آپ کے بعد اللہ تعالیٰ نے 1965ء میں حضرت مرزا ناصر احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کو جماعت احمدیہ کا تیسرا خلیفہ مقرر کیا۔ پھر آپ کی وفات کے بعد 1982ء میں حضرت مرزا طاہر احمد رحمہ اللہ تعالیٰ خلیفۃ المسیح الرابع منتخب ہوئے پھر جب حکم الٰہی سے آپ بھی اس جہانِ فانی سے رخصت ہوئے تو خلافت کی ردا بفضل خدا ہمارے موجودہ خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ کو پہنائی گئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کا پُرشفقت سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے اور جماعت احمدیہ آپ کی سربراہی میں ترقیات کی شاہراہوں پر رواں دواں رہے۔ (آمین)

خدا کرے کہ خلافت کا یہ دائمی سلسلہ ہم میں قائم رہے اور ہمیں اس نعمت عظمیٰ سے مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ (آمین) ہمیں اس نعمت سے استفادہ کرنے کا سلیقہ معلوم ہونا چاہیے ہماری اوّلین ذمہ داری یہ ہے کہ خلیفہ کی اطاعت کو اپنی زندگی کا شعار بنالیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ وَ اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَ الرَّسُوۡلَ لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ○ ترجمہ:۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

چونکہ خلیفہ نبی کی تخم ریزی کی آبیاری کرتا ہے اسی کے مشن کو لے کر آگے بڑھتا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ اس کی تائید و نصرت فرماتا ہے اور اسے ایک خاص رُعب عطا کیا جاتا ہے اس کی اطاعت بھی اُسی کڑی کا سلسلہ ہے وہ جو اس کی اطاعت کرتا ہے وہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کا فرض

ادا کرتا ہے۔خلیفہ چونکہ کرّہ ارض پر الٰہی نمائندہ ہوتا ہے اس لیے اس کی اطاعت ہم پر واجب ہے۔

حدیث۔ فَاِن رَاَیتَ یَومَئِذٍخَلِیفَۃَ اللّٰہِ فِی الاَرضِ فَالزِمہُ وَاِن نُھِکَ جِسمُکَ وَاُخِزَمَالُکَ۔

ترجمہ:۔ اگر تم دیکھو کہ اللہ کا خلیفہ زمین میں موجود ہے تو اس سے وابستہ ہو جاؤ اگر چہ تمہارا بدن تار تار کر دیا جائے اور تمہارا مال لوٹ لیا جائے۔

(مسند احمد بن حنبل حدیث 333 22)

گویا خلافت وہ قیمتی خزانہ ہے جسے حاصل کرنے کے لیے جان و مال کی پرواہ نہ کرو اور اس نعمت کے حصول کے بعد اس سے چمٹ جاؤ تا تمہیں زندگی کی بقا حاصل ہو جائے۔ حدیث نبوی ﷺ ہے: **اُوصِیکُم بِتَقوَی اللّٰہِ وَاسمَعِ وَالطَّاعَۃِ** یعنی میں تمہیں سننے اور اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں تو معلوم ہوا کہ اطاعت کا پہلا زینہ تو یہ ہے کہ پہلے ایک مومن خلیفہ کی آواز سنے اور اطاعت کرے **سَمِعنَا وَاَطَعنَا** ہمارا شعار ہونا چاہیے۔اسی طرح حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا: **سنو اور اطاعت کرو خواہ تم پر ایک ایسا حبشی غلام** (حاکم بنا دیا جائے) **جس کا سر منقہ کی طرح** (چھوٹا) **ہو۔** (صحیح بخاری کتاب الاحکام باب السمع والطاعۃ اسلام)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور جس نے میرے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔** (صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب وجوب طاعۃ الامراء فی غیر معصیۃ وتحریمھا فی المعصیۃ)

ہمارے خلفاء ہمیں ہمیشہ یہی تلقین کرتے چلے آئے ہیں کہ ہم امام کے اشاروں پر چلیں اور ان کی باتوں کو غور سے سنیں اور اطاعت کریں۔ امام کے قدم سے قدم ملا کر چلیں کیونکہ اسی میں ساری برکتیں پنہاں ہیں۔خلافت کی اطاعت سے ہی افرادِ ملّت متحد ہو کر قوت پاتے ہیں۔جیسے علامہ اقبال نے کہا: فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں موج ہے دریا میں اور بیرونِ دریا کچھ نہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

خلیفہ کو خاص رعب عطا کیا جاتا ہے اس کی اطاعت بھی اُسی کڑی کا سلسلہ ہے وہ جو اس کی اطاعت کرتا ہے وہ اللہ اور اس کے رسول سے جا ملتا ہے۔آخر میں ایک بات اور کہنا چاہتا ہوں اور وصیت کرتا ہوں کہ تمہارا اعتصام حبل اللہ کے ساتھ ہو۔قرآن تمہارا دستور العمل ہو۔باہم کوئی تنازع نہ ہو کیونکہ تنازع فیضان الٰہی کو روکتا ہے۔موسیٰ کی قوم جنگل میں اسی نقص کی وجہ سے ہلاک ہوئی۔رسول کریم ﷺ کی قوم نے احتیاط کی اور وہ کامیاب ہو گئے۔اب تیسری مرتبہ تمہاری باری آئی ہے اس لیے چاہیے کہ تمہاری حالت اپنے امام کے ہاتھ میں ایسی ہو جیسے میت غسّال کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔تمہارے تمام اِرادے اور خواہشیں مردہ ہوں اور تم اپنے آپ کو امام کے ساتھ ایسا وابستہ کرو کہ جیسے گاڑیاں انجن کے ساتھ۔اور پھر ہر روز دیکھو کہ ظلمت سے نکلتے ہو یا نہیں۔استغفار کثرت سے کرو اور دُعاؤں میں لگے رہو۔وحدت کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔دوسرے کے ساتھ نیکی اور خوش معاملگی میں کوتاہی نہ کرو۔تیرہ سو برس کے بعد یہ زمانہ ملا اور آئندہ یہ زمانہ قیامت تک نہیں آ سکتا۔پس اس نعمت کا شکر کرو۔کیونکہ شکر کرنے پر ازدیادِ نعمت ہوتا ہے۔**لَئِن شَکَرتُم لَاَزِیدَنَّکُم** لیکن جو شکر نہیں کرتا وہ یاد رکھے۔**اِنَّ عَذَابِی لَشَدِیدٌ** (ابراہیم: 8)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلافت کی اطاعت کی طرف جماعت کو توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

وہی خدا جو اس وقت فوجوں کے ساتھ تائید لے کر آیا۔آج میری مدد پر ہے اور اگر آج تم خلافت کی اطاعت کے نقطہ کو سمجھو تو تمہاری مدد کو بھی آئے گا۔نصرت ہمیشہ اطاعت سے ملتی ہے۔ (الفضل 4 ستمبر 1937ء)

نیز فرمایا:۔یاد رکھو ایمان کسی خاص چیز کا نام نہیں بلکہ ایمان نام ہے اس بات کا کہ خدا تعالیٰ کے قائم کردہ نمائندہ کی زبان سے جو بھی آواز

بلند ہو اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کی جائے۔۔۔۔ہزار دفعہ کوئی شخص کہے کہ میں مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لاتا ہوں، ہزار دفعہ کوئی کہے کہ میں احمدیت پر ایمان رکھتا ہوں۔خدا کے حضور اس کے دعووں کی کوئی قیمت نہیں ہوگی جب تک وہ اُس شخص کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ نہیں دیتا جس کے ذریعہ خدا اس زمانہ میں اسلام قائم کرنا چاہتا ہے۔جب تک جماعت کا ہر شخص پاگلوں کی طرح اس کی اطاعت نہیں کرتا اور جب تک اس کی اطاعت میں اپنی زندگی کا ہر لحہ بسر نہیں کرتا اُس وقت تک وہ کسی قسم کی فضیلت اور بڑائی کا حقدار نہیں ہوسکتا۔ (الفضل 15 نومبر 1946ء)

''جس طرح وہی شاخ پھل لاسکتی ہے جو درخت کے ساتھ ہو،کٹی ہوئی شاخ پھل پیدا نہیں کرسکتی جو درخت سے جُدا ہو۔اسی طرح وہی شخص سلسلے کا مفید کام کرسکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے۔اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ وہ دنیا کے علوم جانتا ہو وہ اتنا بھی کام نہیں کرسکے گا جتنا بکری کا بکروٹا۔پس اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے تو میری آپ کو نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہو جائیں۔اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ہماری ساری ترقیات کا دارومدار خلافت سے وابستگی میں ہی پنہاں ہے۔'' (الفضل انٹرنیشنل 23 تا 30 مئی 2003ء صفحہ نمبر 1)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔''خلیفہ ساری دنیا کا استاد ہے۔اور اگر یہ سچ ہے اور یقیناً سچ ہے تو دنیا کے فلاسفر شاگرد کی حیثیت سے ہی اس کے سامنے آئیں گے۔استاد کی حیثیت سے اس کے سامنے نہیں آئیں گے۔'' (الفضل 21 دسمبر 1966ء)

چنانچہ ہم جماعت احمدیہ کے نامور دنیوی علماء کو خلافت کے سامنے نہایت عاجز اور مؤدب پاتے ہیں جیسے ڈاکٹر عبدالسلام نوبل انعام یافتہ اور سر ظفر اللہ خان صاحب جن کو عالمی عدالت کے جج کا اعزاز حاصل ہوا۔دونوں انمول ہیرے خلیفہ وقت سے وفا و محبت کا تعلق رکھتے تھے اور دربارِ خلافت میں اپنے آپ کو غلام کی حیثیت سے گردانتے بلکہ دعویٰ کرتے کہ ہم جو کچھ ہیں خلیفہ وقت کی دعاؤں اور اللہ کے فضل سے ہیں۔

ہمارے موجودہ امام خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصر العزیز فرماتے ہیں:۔

''قدرتِ ثانیہ خدا کی طرف سے ایک بڑا انعام ہے جس کا مقصد قوم کو متحد کرنا اور تفرقہ سے محفوظ رکھنا ہے۔یہ وہ لڑی ہے جس میں جماعت موتیوں کی مانند پروئی ہوئی ہے۔اگر موتی بکھرے ہوں تو نہ محفوظ ہوتے ہیں اور نہ ہی خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔ایک لڑی میں پروئے ہوئے موتی ہی خوبصورت اور محفوظ ہوتے ہیں۔اگر قدرتِ ثانیہ نہ ہو تو دینِ حق کبھی ترقی نہیں کرسکتا پس اس قدرت کے ساتھ کامل اخلاص اور محبت اور عقیدت کا تعلق رکھیں اور خلافت کی اطاعت کے جذبہ کو دائمی بنائیں۔۔۔۔امام سے وابستگی میں ہی سب برکتیں ہیں۔اور وہی آپ کے لیے ہر قسم کے فتنوں اور ابتلاؤں کے لیے ڈھال ہیں۔ (مشعل راہ جلد نمبر 5 حصہ اوّل صفحہ 4-5 مطبوعہ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت مئی 2007ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :۔

اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے احمدیوں پر کہ نہ صرف ہادی کامل ﷺ کی امت میں شامل ہونے کی توفیق ملی بلکہ اس زمانے میں مسیح موعود اور مہدی کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق بھی اس نے عطا فرمائی جس میں ایک نظام قائم ہے،ایک نظام خلافت قائم ہے ایک مضبوط کڑا آپ کے ہاتھ میں ہے جس کا ٹوٹنا ممکن نہیں لیکن یاد رکھیں یہ کڑا تو ٹوٹنے والا نہیں لیکن اگر آپ نے اپنے ہاتھ اگر ذرا ڈھیلے کیے تو آپ کے ٹوٹنے کے امکان پیدا ہو سکتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس سے بچائے اس لیے اس حکم کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مظبوطی سے پکڑے رکھو اور نظامِ جماعت سے ہمیشہ چمٹے رہو کیونکہ اب اس کے بغیر آپ کی بقا نہیں۔'' (خطبات مسرور جلد 10 صفحہ 256-257 خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 22 اگست 2003ء)

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامنے اور اس شجر سایہ دار سے پیوستہ رہنے کی توفیق دے۔کیونکہ جو شاخ درخت سے کٹ جائے وہ کبھی شاداب نہیں ہوسکتی۔اے اللہ تو ہمیں نظام خلافت سے چمٹے رہنے کی توفیق بخش۔(آمین)

خلافت کی محبّت

نیابت کا عطاہوتا ہے ، ہدیہ پھر سے امت کو خلافت دے کے دل مومن کا پھرآباد کرتا ہے
ملی آدم کو دنیا کی ، خلافت ذاتِ واحد سے ملائک رشک کرتے تھے بشر کی اس سعادت پہ
ثریا پر گئے ایماں پلٹتے ہیں ، نبوت سے
عرش تک نور کے رستے نکلتے ہیں خلافت سے

خلافت کیا ہے اک چھایا ہے، راحت کی سکینت کی صلح جوئی کی تسلیم ورضا کی اور ہدایت کی
شریعت کے پرت کھلتے ہیں تہ درتہ خلافت سے عبادت کی حلاوت خوں میں رچتی ہے خلافت سے
خلافت آنچ ہوتی ہے، نبوت کے چراغوں کی
تپش جس کی دلِ صدیق کو کندن بناتی ہے

خلافت نام ہے خیرالوریٰ کی جانشینی کا عمر، ابوبکر، عثمان و علی کی جانثاری کا
خلافت کے تعلق سے دلوں میں نور جلتے ہیں پناہِ زندگی ملتی ، وساوس دور ہوتے ہیں
خلافت درس دیتی ہے عجز سے سر جھکانے کا
مساوات و اخوت کا خدا کا قرب پانے کا

یہ وہ مالی ہے جو ہر ڈال کو گلنار کرتا ہے کھلا ہے دامنِ شفقت ، عجب مہکار رکھتا ہے
خلافت کا شجر دیتا ہے ، ہر مطلوب کو سایہ اندھیرے نور بن جائیں یہ وہ اعجاز رکھتا ہے
نبوت قطرہ اوّل ، خلافت ابرِ بارانی
نبوت سرِّ وحدت ہے ، خلافت فضلِ ربّانی

نبوت نور کا چشمہ ، خلافت شعلہ سامانی نبوت حوضِ کوثر ہے ، خلافت آبِ روحانی
نبوت کے کرشمے نے خلافت کو جلا بخشی خلافت کی محبت نے اس عاجز کو زباں بخشی
بڑھے گی اور پھولے گی نیابت اب مسیحا کی
رہے گی حشر تک قائم خلافت اس مسیحا کی

(نبیلہ رفیق)

”خوف کی حالت کوامن میں بدل دے گا“

(خالدہ چغتائی مجلس لورن سکوگ)

وَعَدَاللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡامِنۡکُمۡ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّھُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَااسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِھِمۡ ص وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمۡ دِیۡنَھُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَھُمۡ وَ لَیُبَدِّ لَنَّھُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِھِمۡ اَمۡنًاؕ یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡئًا ط وَمَنۡ کَفَرَبَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ o (سورۃ النور آیت 56)

ترجمہ۔”تم میں سے جولوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ اُنہیں ضرورزمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کوخلیفہ بنایااوراُن کے لیےاُن کے دین کو، جواُس نے اُن کے لیے پسند کیا،ضرورتمکنت عطا کرے گااوراُن کی خوف کی حالت کے بعدضروراُنہیں اُمن کی حالت میں بدل دے گا۔وہ میری عبادت کریں گےاورمیرے ساتھ کسی کوشریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جواس کے بعدبھی ناشکری کرےتو یہی وہ لوگ ہیں جونافرمان ہیں۔“

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں! حضرت مسیح موعودعلیہ السلام بھی چونکہ دنیا میں ایک عظیم مشن لے کرمبعوث ہوئے تھے۔اس لیےضروری تھا کہ آپ علیہ السلام کے خدادادمشن کی تکمیل کے لیے بھی آپ کے بعدخلافت کانظام قائم ہو۔ چنانچہ آپ نے اپنی کتب اورملفوظات میں متعددجگہ اس نظام کی طرف اشارہ کیا ہے بلکہ آپ کے بہت سے الہامات میں بھی اس نظام کی طرف اشارات پائے جاتے ہیں مگراس جگہ اختصار کے خیال سے صرف ایک حوالہ پراکتفا کرتا ہوں۔اوروہ یہ عبارت ہے جوآپ علیہ السلام نے اپنے زمانہ وفات کوقریب محسوس کرکےاپنے متبعین کے لیےبطوروصیت تحریرکی۔

حضرت مسیح موعودعلیہ السلام فرماتے ہیں!

”خدا کا کلام مجھےفرماتا ہے کہ وہ اس سلسلہ کو پوری ترقی دے گا۔کچھ میرے ہاتھ سے کچھ میرے بعد“۔۔”**یہ خداتعالیٰ کی سنت ہےاورجب سے کہ اس نے انسان کوزمین میں پیدا کیاہمیشہ اس سنت کووہ ظاہرکرتارہا کہ وہ اپنے نبیوں اوررسولوں کی مدد کرتا ہےاوران کوغلبہ دیتا ہے“۔۔”اورجس راستبازی کووہ دنیامیں پھیلانا چاہتے ہیں اس کی تخم ریزی اُنہی کی ہاتھ سے کردیتا ہےلیکن اُس کی پوری تکمیل اُن کے ہاتھ سےنہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں اُن کووفات دےکرجوبظاہرایک ناکامی کاخوف اپنے ساتھ رکھتا ہے“۔۔۔”ایک دوسراہاتھ اپنی قدرت کادکھاتا ہےاورایسےاسباب پیدا** کردیتا ہےجن کے ذریعہ سے وہ مقاصدجوکسی قدرناتمام رہ گئے تھےاپنے کمال کوپہنچتے ہیں۔غرض دوقسم کی قدرت ظاہرکرتا ہے(1)اوّل خودنبیوں کے ہاتھ سےاپنی قدرت کاہاتھ دکھاتا ہے(2)دوسرےایسےوقت میں جب نبی کی وفات کے بعدمشکلات کاسامناپیداہوجاتا ہے“۔۔”**خداتعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہرکرتا ہےاورگرتی ہوئی جماعت کوسنبھال لیتاہے۔پس وہ جواخیرتک صبرکرتا ہےخداتعالیٰ کےاس معجزہ کودیکھتا** ہے جیسا کہ حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ کے وقت میں ہواجبکہ آنحضرت ﷺ کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اوربہت سے بادیہ نشین **نادان مرتدہوگئے۔اورصحابہؓ بھی مارےغم کےدیوانہ کی طرح ہوگئے۔تب خداتعالیٰ نے حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ کوکھڑاکرکے دوبارہ اپنی قدرت کانمونہ دکھایااوراسلام کونابودہوتے ہوتے تھام لیااوراُس وعدہ کوپوراکیاجوفرمایاتھالَیُبَدِّ لَنَّھُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِھِمۡ اَمۡنًا“**۔۔۔”ایساہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا“”سواے عزیزو!جب کہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خداتعالیٰ دوقدرتیں دکھلاتا ہےتامخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کوپامال کرکے دکھلادےسواب ممکن نہیں کہ خداتعالیٰ اپنی قدیم سنت کوترک کردیوے۔اس لیےتم میری اس بات سے جومیں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہواورتمہارے دل پریشان نہ ہوجائیں کیونکہ تمہارے لیےدوسری قدرت کابھی دیکھناضروری ہے“۔۔”میں خدا

کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے'' (رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 ص 305،306)

اس آیت میں مذکورہ اعمال صالحہ بجالانے والے مومنوں کا ذکر کرتے ہوئے **حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ**

''اس آیت میں اس کا جو نتیجہ ظاہر فرمایا گیا اگر یہ خلافت قائم ہو جائے اور جس طرح اللہ تعالیٰ اس خلافت کو قائم فرمانا چاہتا ہے اس روح کے ساتھ قائم ہو جائے تو اس کے کچھ طبعی نتیجے نکلیں گے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَ لَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَ لَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْناً

پہلے یہ رکھا کہ دین کو تمکنت نصیب ہوگی یعنی اگر تم اس دنیا میں واقعتہً اللہ کے خلیفہ بن جاؤ گے تو تمہارے دین کو خدا تعالیٰ تمکنت عطا فرمائے گا۔ دین کو تمکنت عطا کرنے کے کیا معنے ہیں؟ عربی لغت کے لحاظ سے اقتدار کو تمکنت کہتے ہیں۔ غلبہ کو تمکنت کہتے ہیں۔ خوف کو دُور کرنے اور امن میں آجانے کو تمکنت کہتے ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم نے یہ جو محاورہ استعمال کیا ہے **عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَکِیْن** '' خدا تعالیٰ کے عرش کے پاس یعنی خدا تعالیٰ کی شان کے قریب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام ہے اور یہ بے خوف مقام ہے۔ ایسا مقام ہے جس میں غلبہ بھی شامل ہو جاتا ہے جس میں مقتدرت شامل ہو جاتی ہے جس میں بے خوفی شامل ہو جاتی ہے۔ پس اصل میں تمکنت کا تصور ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے پھر آگے مومنین کی جماعت کو نصیب ہوتا ہے۔ تعجب اس بات پر ہوتا ہے کہ اس مقام کے بعد پھر یہ کیوں فرمایا گیا؟ **وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْناً** جب تمکنت نصیب ہو جائے جو بظاہر خوف دُور ہونے کے بعد نصیب ہونی چاہیے۔ خوف دُور ہونے کا مقام انسانی عقل جب سوچتی ہے تو تمکنت سے پہلے رکھتی ہے اس سے بھی معلوم یہ ہوتا ہے اور قرآن کریم کا یہ خاص اسلوب ہے اور بھی بہت سی جگہ اس قسم کے اسلوب کو اختیار کیا گیا ہے جس سے یہ پتہ لگتا ہے کہ یہ خدا کا کلام ہے کسی بندے کا کلام نہیں۔ چنانچہ انسانی سوچ جو ترتیب مقرر کرتی ہے کلام الٰہی اس ترتیب کو بدل دیتا ہے۔ انسانی سوچ کا جو بہترین حصّہ ہے وہ بھی جب کوئی ترتیب سوچتا ہے تو خدا تعالیٰ اس ترتیب کو بدل کر ایک نئی ترتیب میں ڈھال دیتا ہے اور اس وقت غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ وہی ترتیب درست ہے جو کلام الٰہی میں پیش کی گئی ہے اور کسی بندہ کا یہ کلام نہیں ہے۔''

(اقتباس از شوریٰ 1984ء حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا اختتامی خطاب۔ سیّدنا طاہر نمبر۔ تحریک جدید۔)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں!

''پس جیسا کہ آپ نے فرمایا تھا وہ وقت بھی آ گیا جب آپ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے اور ہر احمدی کا دل خوف و غم سے بھر گیا لیکن مومنین کی دعاؤں سے قرونِ اولیٰ کی یاد تازہ کرتے ہوئے زمین و آسمان نے پھر ایک بار **وَ لَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْناً** کا نظارہ دیکھا۔ وہ عظیم انقلاب جو آپ نے اپنی بعثت کے ساتھ پیدا کیا تھا۔ اسے اللہ تعالیٰ نے خلافت کے عظیم نظام کے ذریعہ جاری رکھا۔ آپ کی وفات پر اخبار وکیل میں مولانا ابوالکلام آزاد نے یوں رقم فرمایا۔ ''وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا۔ اور زبان جادو۔ وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا۔ جس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار اُلجھے ہوئے تھے اور جس کی دو مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں۔ وہ شخص جو مذہبی دنیا کے لیے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان رہا۔ جو شورِ قیامت ہو کے خفتگانِ خوابِ ہستی کو بیدار کرتا رہا۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رحلت اس قابل نہیں کہ اس سے سبق حاصل نہ کیا جاوے اور مٹانے کے لیے اسے امتدادِ زمانہ کے حوالے کر کے صبر کر لیا جائے۔ ایسے لوگ جن سے مذہبی یا عقلی دنیا میں انقلاب پیدا ہو ہمیشہ دنیا میں نہیں آتے۔ یہ نازش فرزندانِ تاریخ بہت کم منظرِ عالم پر آتے ہیں اور جب آتے ہیں دنیا میں انقلاب پیدا کر کے دکھا جاتے ہیں۔'' (اخبار ''وکیل'' امرتسر۔ بحوالہ تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ 56)

پس اس انقلاب کا اعتراف غیروں کی زبان اور قلم سے نکلوا کر اللہ تعالیٰ نے یہ بتا دیا کہ وہ شخص اللہ تعالیٰ کا خاص تائید یافتہ تھا لیکن غیر کی نظر اس طرف نہ گئی کہ وہ تائید یافتہ جس انقلاب کو برپا کر گیا ہے۔ اس انقلاب کو آپ کی پیروی کرنے والوں کے ذریعہ سے نعمت خلافت کے ذریعہ جاری رکھنے کا بھی اس ذوالعجائب اور قدیر ہستی کا وعدہ ہے اور اس کی تصدیق ہوتے ہوئے ایک دنیا نے حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انتخاب خلافت کے وقت دیکھا۔ باوجود اس کے کہ مخالفین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ ایک منظم جماعت کو دیکھ رہے تھے۔ باوجود اس کے کہ وہ خلافت کے قیام کا نظارہ دیکھ چکے تھے لیکن انہوں نے جماعت کو، اس جماعت کو جو خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے قائم کردہ جماعت تھی ایک منظم کوشش کے تحت توڑنے کی کوشش کی جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا ۔ " اُذْكُرْ نِعْمَتِىْ غَرَسْتُ لَكَ بِيَدِىْ رَحْمَتِىْ وَقُدْرَتِىْ "، ترجمہ:۔ میری نعمت کو یاد کر میں نے تیرے لیے اپنے ہاتھ سے اپنی رحمت اور اپنی قدرت کا درخت لگا دیا ہے۔(تذکرہ صفحہ 428)

پس اس وعدہ کے مطابق وہ ہمیشہ کی طرح ناکام ہوئے۔ گو کہ یہاں تک مخالفت کی شدت میں بڑھے کہ ایک اخبار نے لکھا:

"ہم سے کوئی پوچھے تو ہم خدا لگتی کہنے کو تیار ہیں کہ مسلمانوں سے ہو سکے تو مرزا کی کل کتابیں سمندر میں نہیں کسی جلتے تنور میں جھونک دیں۔ اسی پر بس نہیں بلکہ آئندہ کوئی مسلم یا غیر مسلم مئورخ تاریخ اسلام میں ان کا نام تک نہ لے۔"

(اخبار "وکیل" امرتسر 13۔ جون 1908ء۔ بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 3 صفحہ 205۔206)

لیکن آج تاریخ احمدیت گواہ ہے۔ دنیا جانتی ہے کہ ان کا نام لیوا تو کوئی نہیں لیکن خلافت کی برکت سے احمدیت دنیا میں پھول پھل رہی ہے اور کروڑوں اس کے نام لیوا ہیں۔ اپنی بیہودہ گوئیوں میں یہاں تک بڑھے کہ ایک اخبار "کرزن گزٹ" نے لکھا جسے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے اپنی پہلی جلسہ کی تقریر میں بیان کیا کہ: "اب مرزائیوں میں کیا رہ گیا ہے۔ ان کا سر کٹ چکا ہے۔ ایک شخص جوان کا امام بنا ہے اس سے تو کچھ ہوگا نہیں۔ ہاں یہ ہے کہ تمہیں کسی مسجد میں قرآن سنایا کرے گا" (تاریخ احمدیت جلد 3 صفحہ 221)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ سبحان اللہ یہی تو کام ہے۔ خدا توفیق دے۔ بدقسمتی سے جماعت کے بعض سرکردہ بھی خلافت کے مقام کو نہ سمجھے۔ سازشیں ہوتی رہیں لیکن خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا بڑھتا رہا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق محبوں کی جماعت بڑھتی رہی اور کوئی نقصان پہنچانے کی کوششیں کارگر نہ ہوئی۔

پھر خلافت ثانیہ کا دَور آیا تو بعض سرکردہ انجمن کے ممبران کھل کر مخالفت پر کمربستہ ہو گئے لیکن وہ تمام سرکردہ علم کے زعم سے بھرے ہوئے، تجربہ کار پڑھے لکھے اس پچیس سالہ جوان کے سامنے ٹھہر نہ سکے اور اس نے جماعت کی تنظیم، تبلیغ، تربیت، علوم و معرفتِ قرآن میں وہ مقام پیدا کیا کہ کوئی اس کے مقابل ٹھہر نہ سکا۔ جماعت پر پریشانی اور مخالفتوں کے بڑے بڑے دَور آئے لیکن خلافت کی برکت سے جماعت ان میں کامیابی کے ساتھ گزرتی چلی گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باون سالہ دورِ خلافت کے حالات پڑھیں تو پتہ چلے کہ اس پسرِ جری اللہ نے کیا کیا کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ دنیائے احمدیت میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعد پھر ایک مرتبہ خوف کی حالت طاری ہوئی لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق اسے چند گھنٹوں میں ایمان میں بدل کر قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر کا روشن چاند جماعت کو عطا فرمایا۔ حکومتوں کے ٹکرانے کے باوجود، ظالمانہ قوانین کے اجراء کے بعد تمام مسلمان فرقوں کی منظم کوشش کے باوجود، یہ قافلہ ترقی کی منزلیں طے کرتا چلا گیا۔ پیار و محبت کے نعرے لگاتا ہوا، غریب اقوام کے غریب عوام کی خدمت کرتے ہوئے، انھیں رسول عربی ﷺ کا پیغام پہنچاتے ہوئے آپ ﷺ کے جھنڈے تلے جمع کرتا چلا گیا۔

پھر وہ وقت آیا کہ الٰہی تقدیر کے ماتحت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ بھی اپنے پیدا کرنے والے کے حضور حاضر ہو گئے۔ پھر

اندرونی اور بیرونی فتنوں نے سر اُٹھایا لیکن خدائی وعدے کے مطابق جماعت احمدیہ کو خلافت رابعہ کی صورت میں تمکنتِ دین عطا ہوئی، ہر فتنہ اپنی موت آپ مرگیا ظالمانہ قانون کے تحت ہاتھ، پاؤں باندھنے والوں اور ''احمدیت کے کینسر'' کو ختم کرنے کا دعویٰ کرنے والوں کو خدا تعالیٰ نے نیست و نابود کر دیا۔ پاکستان میں ظالمانہ قانون کی وجہ سے خلیفہ وقت کو ہجرت کرنا پڑی لیکن یہ ہجرت جماعت کی ترقی کی نئی منازل دکھانے والی بنی۔ ایک بار پھر غَـرَسْتُ لَكَ بِيَدِىْ کا وعدہ ہم نے پورا ہوتے دیکھا۔ تبلیغ کی وہ راہیں کھلیں جو ابھی بہت دور نظر آتی تھیں۔ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کیے گئے وعدہ کو کہ ''میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا'' ۔ خلافتِ رابعہ کے دور میں MTA کے ذریعہ سے یوں پورا ہوتا دکھایا کہ انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے اگر ہم اپنے وسائل کو دیکھیں اور پھر اس چینل کے اجراء کو دیکھیں تو ایمان والوں کے منہ سے بے اختیار اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتحمید کے الفاظ نکلتے ہیں۔ اسی چینل نے آج مشرق سے لے کر مغرب تک اور شمال سے لے کر جنوب تک ہر مخالف احمدیت کا منہ بند کر دیا ہے۔ پس وہی لوگ جو خلیفہ وقت کو عضو معطل کرنے کے خواب دیکھ رہے تھے، ان کے گھروں کے اندر MTA نے اس مردِ مجاہد کی آواز پہنچا دی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام اور خدا تعالیٰ کی آخری شرعی کتاب قرآن کریم کا آسمانی مائدہ آج ہر گھر میں اللہ تعالیٰ کی تائید سے پہنچ گیا۔ پھر كُلُّ مَنْ عَلَيْهَافَانٍ کے قانون کے مطابق حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات کے بعد ایک دنیا نے دیکھا اور MTA کے کیمروں کی آنکھ نے سیٹلائیٹ کے ذریعے ایک نظارہ ہر گھر میں پہنچایا۔ وہ نظارہ جو اپنوں اور غیروں کے لیے عجیب نظارہ تھا۔ اپنے اس بات پر خوش کہ خدا تعالیٰ نے خوف کو امن سے بدلا اور غیر اس بات پر حیران کہ یہ کس قسم کے لوگ ہیں یہ کیسی جماعت ہے جسے ہم سو سال سے ختم کرنے کے درپے ہیں اور یہ آگے بڑھتے ہی جا رہے ہیں۔ ایک مخالف نے برملا اظہار کیا کہ میں تمہیں سچ تو نہیں سمجھتا لیکن اس نظارے کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت تمہارے ساتھ لگتی ہے۔

نکل گیا تھا جو گھر سے کبھی خدا کے لیے — ہوا کے دوش پہ لاکھوں گھروں میں دَر آیا (مبشر محمود)

پس اے مسیح محمدی کے ماننے والو! اے وہ لوگو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیارے اور آپ کے درخت وجود کی سرسبز شاخیں ہو! اُٹھو اور خلافت احمدیہ کی مضبوطی کے لیے ہر قربانی کے لیے تیار ہو تا کہ مسیح محمدی اپنے آقا و مطاع کے جس پیغام کو لے کر دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا، اس حبل اللہ کو مضبوطی سے پکڑتے ہوئے دنیا کے کونے کونے میں پھیلا دو۔ دنیا کہ ہر فرد تک پیغام پہنچا دو کہ تمہاری بقا خدائے واحد و یگانہ سے تعلق جوڑنے میں ہے۔ دنیا کا اَمن اس مہدی و مسیح کی جماعت سے منسلک ہونے سے وابستہ ہے کیونکہ امن و سلامتی کی حقیقی اسلامی تعلیم کا یہی علمبردار ہے، جس کی کوئی مثال روئے زمین پر نہیں پائی جاتی۔ آج اس مسیح محمدی کے مشن کو دنیا میں قائم کرنے اور وحدت کی لڑی میں پروئے جانے کا حل صرف اور صرف خلافت احمدیہ سے جڑے رہنے سے وابستہ ہے اور اسی سے خدا والوں نے دنیا میں انقلاب لانا ہے۔

(ماخوذ از پیغام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہُ اللہ تعالیٰ بر موقع خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی ۲۰۰۸ء ''سیّدنا طاہر نمبر تحریکِ جدید'')

آج دنیا تباہی کے جس دوراہے پر کھڑی ہے اور جس عالمی مالی بحران کا شکار ہے اس وجہ سے ہر روز نئے سے نئے خطرات درپیش ہیں۔ ہر عقل مند شخص ان ایام کو دوسری جنگ عظیم سے معاً پہلے کے زمانے جیسے کہہ رہا ہے اور واضح نظر آرہا ہے کہ حالات اور واقعات دنیا کو تیسری جنگ عظیم کی طرف دھکیل رہے ہیں اس بات کو شدت سے محسوس کرتے ہوئے خلیفہ وقت نے عالمی دنیا کو اس تباہی سے بچانے کا بیڑا اٹھایا ہے۔ آپ نے پرنٹ میڈیا اور ڈیجیٹل الیکٹرانکس میڈیا کے ذریعے ایک مہم شروع کی آپ کی راہنمائی میں جماعت احمدیہ مسلمہ ایسی کوشش جاری رکھے ہوئے ہے جس سے اسلام کی سچی اور اَمن پسند تعلیم کا پرچار ہو رہا ہے۔ احمدی مسلمان مسلم اور غیر مسلم دنیا میں پیغام امن کے لاکھوں بلکہ کروڑوں اشتہار تقسیم کرنے میں مصروف ہیں۔ بین المذاہب ہم آہنگی اور امن کی مجالس منعقد ہو رہی ہیں۔ قرآن کریم کی نمائشیں لگائی جا رہی ہیں تا کہ قرآن پاک کا

مقدس پیغام دنیا تک پہنچے۔ان مبارک کوششوں کو دنیا بھر کے میڈیا میں پذیرائی حاصل ہو رہی ہے اور ثابت ہو رہا ہے کہ اسلام اَمن، حب الوطنی اور خدمت انسانیت کا علمبردار ہے۔خلیفہ وقت نے خود بھی بہت سے خطبات میں عوام الناس کو عالمی بحران سے نکلنے کی راہ بتائی۔اسی طرح ایٹمی جنگ کے تباہ کن نتائج سے نہ صرف آگاہ کیا بلکہ اس سے بچنے کی راہ بھی بتائی وہ یہ کہ انصاف کی راہ اختیار کریں، کیونکہ اس وقت کامل انصاف کی اشد ضرورت ہے۔امن کی کنجی بین الاقوامی اتحاد میں ہے۔اسی لیے آپ نے عالمی راہنماؤں کو خطوط بھی لکھے جس میں پوپ xv1 اسرائیل، کینیڈا، چین، برطانیہ کے وزیراعظم امریکہ، ایران، فرانس، روس کے صدر، ملکہ برطانیہ اور جرمن کے چانسلر شامل ہیں۔اسی طرح آپ نے 2004 سے peace کانفرنسز کا بھی انعقاد کیا۔آپ اپنے خطابات کے ذریعے عوام وخواص دونوں کو بار بار متنبہ فرمارہے ہیں کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی ہی دراصل امن کی ضمانت ہے۔اسلام کی تعلیم پر عمل کر کے ہی افراد اور اقوام کو امن نصیب ہو سکتا ہے، یہ کوئی نیا پیغام نہیں ہے مگر اس کی شان یہ ہے کہ پیغامبر ایمان وعمل کی دولت سے مالا مال ہے، جس سے آج کل دنیا کا دامن خالی ہے اور یہی وہ دولت ہے جو اِس پیغام کو طاقت عطا کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو مضبوطیٔ ایمان کے ساتھ اِس خوبصورت حقیقت کو دنیا کے ہر فرد تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

خلافت سے کوئی بھی ٹکر جو لے گا ‌ ‌ ‌ وہ ذلّت کی گہرائی میں جا گرے گا

خدا کی یہ سنت ازل سے ہے جاری ‌ ‌ ‌ رہے گا خلافت کا فیضان جاری

ترانہ

خلیفہ کے ہم ہیں خلیفہ ہمارا ‌ ‌ ‌ وہ دل ہے ہمارا آقا ہمارا

ہمارا ہمارا خلیفہ ہمارا ‌ ‌ ‌ وہ دل ہے ہمارا آقا ہمارا

جو طلحہ نے ہاتھوں پہ تیروں کو کھایا ‌ ‌ ‌ فدا ہو کہ آقا پہ سب کچھ لُٹایا

اُسی کی طرح ہم بھی اُف نہ کریں گے ‌ ‌ ‌ عَلَم دینِ احمد کا گرنے نہ دیں گے

کہ زندہ جماعت کا یہ استعارہ ‌ ‌ ‌ خلیفہ کے ہم ہیں خلیفہ ہمارا

محبت کے نعرے لبوں پہ سجا کر ‌ ‌ ‌ دلوں میں مسیحائی شمعیں جلا کر

زمیں کے کناروں کو روشن کریں گے ‌ ‌ ‌ وفاؤں پہ زندہ رہیں گے مریں گے

کریں گے زمانے میں اُونچا مینارہ ‌ ‌ ‌ خلیفہ کے ہم ہیں خلیفہ ہمارا

جو عہد وفا ہے نبھائیں گے آقا ‌ ‌ ‌ تیرے حکم پہ جاں لُٹائیں گے آقا

نہ ہم قومِ موسیٰ کی طرح کہیں گے ‌ ‌ ‌ کہ ہم نور دین محمد بنیں گے

ہمیں عزم و ہمت عطا ہو خدایا ‌ ‌ ‌ خلیفہ کے ہم ہیں خلیفہ ہمارا

جو کابل میں لکھی گئی تھی کہانی ‌ ‌ ‌ مسیح کی صداقت کی زندہ نشانی

ہم اپنی وفا پہ نہ حرف آنے دیں گے ‌ ‌ ‌ تمہیں دل دیا ہے تمہیں جاں بھی دیں گے

حضور آپ کر کے دیکھیں اشارہ ‌ ‌ ‌ خلیفہ کے ہم ہیں خلیفہ ہمارا

(نجیب اللہ ایاز طالب علم جامعہ احمدیہ کینیڈا)

خلافت کے بارے میں رؤیا اور کشوف

نسیم مظفر مجلس بیت النصر اوّل

دین کی نصرت کے لیے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

خلافت احمدیہ کے متعلق قرآن کریم کی پیشگوئی:

ارشاد خُداوندی ہے: ترجمہ) وہی ہے جس نے اُمّی لوگوں میں انہی میں سے ایک عظیم رسول معبوث کیا۔ وہ ان پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں تھے اور انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی (اسے مبعوث کیا) جو ابھی ان سے نہیں ملے۔ وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحب حکمت ہے۔

(سورۃ الجمعہ آیت 3.4) (ترجمہ از قرآن کریم اردو ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

الٰہی جماعت کے ایمانوں میں پختگی اور استحکام کا باعث تو ہر وہ دور ہے جب ایک روحانی بندہ نبی یا خلیفہ کو اللہ تعالیٰ موت کی آغوش میں لے جاتا ہے اور پیشگوئیوں کے مطابق اس کی جگہ ایک اور روحانی بندے کو کھڑا کر کے اپنے مومن بندوں کی ڈھارس، دلجوئی اور راہنمائی کرتا ہے۔ اس عرصہ میں روحانیت کا انتشار اتنی کثرت سے کرّہ اَرض پر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ الہامات رؤیا، خوابوں اور اشاروں کے ذریعہ آئندہ منتخب ہونے والے خلیفہ کا نام، اس کے وجود کی بعض علامات اپنے مومن بندوں کے دلوں میں القاء کر دیتا ہے اور کلیم بنا کر اس کی تائید و نصرت میں اپنے پیاروں سے کلام کر کے انہیں کلیم بنا رہا ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

وہ خُدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

اس کی تائید حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک الہام "**یَنصُرُکَ رِجَالٌ نُوحِیْ اِلَیْھِمْ مِنَ السَّمَآءِ**" سے بھی ہوتی ہے کہ وہ ایسے نازک وقت میں مبشر خوابوں رؤیا اور الٰہی اشاروں کے ذریعہ اپنے پیاروں کی راہنمائی کرتی ہے۔ جماعت نے یہ نظارہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد ہر آنے والی خلافت پر دیکھا اور تمام کرّہ اَرض اس قدر انتشار روحانیت سے معمور ہوئی کہ صرف آس پاس نہیں بلکہ ہر دیہات میں ہر شہر میں ہر ملک میں، ہر براعظم میں، ہر گورے اور ہر کالے میں، ہر چھوٹے اور بڑے میں، ہر عورت اور مرد میں یکساں طور پر خُدا تعالیٰ کا نور نازل ہوا اور خُدا تعالیٰ کے انتشار روحانیت کی یہ تجلی پہاڑوں پر بسنے والے لوگوں کے دلوں پر بھی اُترتی دکھلائی دی میدانوں اور صحراؤں کے باسی بھی اس سے جدا نہ رکھے گئے۔ ہاں اَرض مقدسہ کے باسیوں اور عرب کے صحراؤں میں رہنے والے احمدیوں کے دل بھی اُسی خُدا کے قبضہ میں رہے اور ہر خلیفہ کے چناؤ سے قبل سینکڑوں سعید روحوں کی راہنمائی فرمائی۔ (خلافت حقہ اسلامیہ خلافت اولیٰ مبشر رؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 3-4.)

یَنصُرُکَ رِجَالٌ نُوحِیْ اِلَیْھِمْ مِنَ السَّمَآءِ کے تحت احباب جماعت کی چند رؤیا پیش خدمت ہیں:۔

خلافت اُولیٰ کے بارے میں پیشگوئی:

حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ عنہ ایم اے اپنی کتاب 'سیرۃ المھدی' میں حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنھا کی ایک روایت بیان کرتے ہیں کہ:

خاکسار عرض کرتا ہے کہ مجھ سے ہماری ہمشیرہ مبارکہ بیگم نے بیان کیا ہے کہ جب حضرت صاحب آخری سفر میں لاہور تشریف لے جانے

لگے تو آپ علیہ السلام نے ان سے کہا کہ مجھے ایک کام درپیش ہے دعا کرو اور اگر کوئی خواب آئے تو مجھے بتانا۔ مبارکہ بیگم نے خواب دیکھا کہ وہ چوبارہ پر گئی ہیں اور وہاں حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک کتاب لیے بیٹھے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ دیکھو اس کتاب میں میرے متعلق حضرت صاحب کے الہامات ہیں اور میں ابوبکرؓ ہوں۔ دوسرے دن صبح مبارکہ بیگم سے حضرت صاحب نے پوچھا کہ کیا کوئی خواب دیکھا ہے؟ مبارکہ بیگم کے خواب سنانے پر حضرت صاحب علیہ السلام نے فرمایا! یہ خواب اپنی اماں کو نہ سنانا۔ مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ اس وقت میں نہیں سمجھی تھی کہ اس سے کیا مراد ہے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ خواب بہت واضح ہے اور اس سے مراد تھی کہ حضرت صاحب علیہ السلام کی وفات کا وقت آن پہنچا ہے اور یہ کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ خلیفہ ہوں گے۔ (خلافت اولیٰ مبشر رؤیا خوابیں اور الٰہی اشارے میں سے ص 53,54)

2- مکرمہ صادقہ بیگم اہلیہ الحاج محمد شریف صاحب مرحوم اکاؤنٹنٹ کی والدہ برکت بی بی صاحبہ نے خواب میں دیکھا کہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے گھر میں ٹہل رہے ہیں اور ان کے ہاتھ میں ایک کتاب ہے اور بغل میں سبز رنگ کے کپڑے کا تھان ہے اتنے میں مولانا نورالدین صاحب تشریف لے آئے تو حضرت اقدس وہ کتاب اور سبز رنگ کا کپڑے کا تھان مولانا نورالدین صاحب کو دے کر وہاں سے تشریف لے گئے۔ پھر وہیں مولانا نورالدین صاحب ٹہلنے لگ گئے کہ اتنے میں میاں محمود تشریف لے آئے تو مولانا نورالدین صاحب نے وہ کتاب اور سبز رنگ کے کپڑے کا تھان میاں محمود کو دے دیا اور چلے گئے‘‘ والدہ صاحبہ نے یہ خواب حضرت مصلح موعود کو سنائی تو آپ نے فرمایا کہ یہ خواب چھپوا دیں۔‘‘ (صفحہ 218,217)

خلافت ثانیہ کے بارے میں رؤیا:

1۔ مکرم آغا محمد عبداللہ صاحب فاروقی احمدی بمقام بھڈانہ تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی:

آغا محمد عبداللہ صاحب فاروقی احمدی بمقام بھڈانہ تحصیل گوجر خان اپنی تصنیف کوکب دُری مطبوعہ 1930ء کے صفحہ 5 پر اپنا ایک کشف درج کر کے تحریر فرماتے ہیں:

’’لیکن اب آفتاب ایک پرندہ کی شکل میں متمثل ہو گیا اس کے چار پر تھے پہلے پر کے اگلے حصے پر ’’نور‘‘ لکھا ہوا تھا اور دوسرے کے 1/3 حصہ پر ’’محمود‘‘۔ تیسرے پر کے عین وسط میں ’’ناصرالدین‘‘ اور چوتھے پر ’’اہل بیت‘‘ ان چاروں پروں کے زیر ایک زرد چادر اور ایک سرخ چادر تھی تخمیناً 75 لمحوں کے بعد آفتاب مینارہ بیضاء کے عین جنوب کی طرف غائب ہو گیا اور پھر سارے کشف میں نظر نہ آیا۔ لفظ ناصرالدین میں اور اسی طرح بعض اور رؤیا میں تیسرے خلیفہ کا صفاتی نام دکھایا گیا اور یہ بالکل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس بشارت کے مطابق جو آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی کہ میرا ابھی ایک لڑکا دین کی نصرت کرنے والا ہوگا اور یہ عجیب بات ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انتخاب کے بعد ان کا نام بعض جرائد نے ناصرالدین ہی لکھا۔‘‘ (دیکھئے نوائے وقت لاہور 10 نومبر 1965ء) (خلافت ثالثہ رؤیا کشوف ص:240")

2۔ مکرم جناب بابو عبدالکریم صاحب مغلپورہ لاہور تحریر کرتے ہیں:

’’(تاریخ ٹھیک طور پر یاد نہیں غالباً خلافت اولیٰ کے آخری ایام تھے) دیکھا ایک بہت بڑا وسیع میدان ہے جس میں ایک ہلکا سا پردہ لگا ہوا ہے جس جگہ پردہ ہے وہ بہت بلند جگہ ہے اور دوسری بہت نیچی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ جیسا کہ نچلی جگہ سے دریا زمین چھوڑ گیا ہے، میں نچلی جگہ میں کھڑا ہوں۔ یک لخت پردہ کے درمیان سے ایک ہاتھ نچلی جگہ کی طرف نمودار ہوا جو اس قدر روشن ہے کہ اُس کی مثال دُنیا میں میرے دیکھنے میں نہیں آئی۔ سمجھنے کے لیے بجلی کے کئی وولٹ کا انڈا تصوّر ہو سکتا ہے مگر وہ روشنی ٹھنڈی فرحت افزا تھی۔ میں اس روشنی کے ہاتھ کو دیکھ رہا ہوں کہ آواز آئی۔ کیا دیکھتے ہو۔ محمود کا ہاتھ ہے بیعت کرو۔ میرے دل میں محسوس ہوا کہ یہ حضرت اُمّ المؤمنینؓ کی آواز ہے‘‘ (تاریخ تحریر 28 جون 1939) (خلافت ثانیہ رؤیا کشوف ص 181)

خلافت ثالثہ کے بارے میں کشف:

1۔مکرم حضرت مرزا غلام احمد صاحب پشاوری کا کشف:

آپ کے داماد محترم پروفیسر بشارت ارجن صاحب ربوہ بیان کرتے ہیں کہ میں اللہ کی قسم کھا کر حلفیہ بیان کرتا ہوں کہ میرے خسر حضرت مرزا غلام رسول صاحب پشاوری جو رفیق تھے اور صاحب کشف رؤیا تھے اغلباً 1945یا 1946ء میں انہوں نے قادیان میں خاکسار سے بیان کیا تھا کہ **''میں نے کشفی حالت میں دیکھا ہے کہ مرزا ناصر احمد صاحب کے سینہ میں ایک نور ہے یا ایک نور چمک رہا ہے''۔** پھر یہ بھی فرمایا کہ **''میں نے مرزا ناصر احمد صاحب کو جماعت احمدیہ کا خلیفہ بنا ہوا دیکھا ہے۔''** (خلافت ثالثہ مبشر رؤیا کشوف ص 255)

2۔مکرم چوہدری ولی داد خان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود علیہ السلام:

آپ اپریل 1930ء میں جب ریٹائر ہو کر گھر شیخوپورہ تشریف لائے تو خواب دیکھا کہ ''میں قادیان میں ہوں اور وہاں اور بھی بہت سے لوگ جمع ہیں جن میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود ہیں اور میاں ناصر احمد صاحب جو ابھی بچہ ہیں وہاں پاس بیٹھے ہیں کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اوّل صاحب نے تین بار بڑے جوش سے میاں ناصر احمد صاحب کی طرف انگلی کا اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: **''محمود! یہ بادشاہ ہوگا۔ محمود! یہ بادشاہ ہوگا۔ محمود! یہ بادشاہ ہوگا''۔** پھر آپ کی آنکھ کھل گئی۔

(خلافت ثالثہ رؤیا کشوف ص 241)

خلافت رابعہ کے بارے میں خواب:

1۔مکرم رانا رفیق احمد صاحب جہانگیر پارک لاہور تحریر کرتے ہیں:

ہماری نانی جان جو رفیقہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں اور مکرم کریم بخش (نان بائی) کی صاحبزادی ہیں اور زوجہ مکرم صوفی حبیب اللہ خان صاحب اور اُمّ سعید اللہ خان پروفیسر شماریات T.I College ہیں انہوں نے خواب میں دیکھا کہ **حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ اپنی پگڑی جناب مرزا طاہر احمد صاحب کو دے رہے ہیں اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی انہوں نے پاس بیٹھے ہوئے دیکھا۔**

(تاریخ تحریر 13 جون 1982ء) (خلافت رابعہ رؤیا کشوف ص 346)

2۔مکرم لئیق احمد طاہر صاحب مبلغ انگلستان تحریر کرتے ہیں:

ایک دوست مکرم خواج احمد صاحب سیکرٹری مال کرائیڈن نے شوریٰ (1982ء) سے چند روز قبل بیت اقصیٰ ربوہ کے سامنے مجھے یہ خواب سنائی کہ انہوں نے دیکھا کہ **''سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے اپنی پگڑی حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کو پہنائی ہے''**۔ یہ خواب انہوں نے 25 نومبر 1977ء کو دیکھا۔

میں نے ان سے کہا کہ یہ خواب لکھ لیں، انہوں نے کہا کہ میں نے اپنی ڈائری میں لکھی ہوئی ہے۔ مجھے ان کی خواب کی حقیقی تعبیر اس وقت معلوم ہوئی جب صاحبزادہ مرزا القمان احمد صاحب نے انتخابِ خلافت کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی دستار مبارک صاحبزادہ مرزا طاہر احمد کی خدمت اقدس میں پیش کی۔ (تاریخ تحریر 15 جون 1982ء) (خلافت رابعہ رؤیا کشوف ص 353)

خلافت خامسہ کے بارے میں خواب:

1۔مکرمہ تسنیم کوثر عبدل صاحبہ بنت شیخ رشید احمد صاحب کراچی تحریر کرتی ہیں:

خلافت خامسہ کے انتخاب سے ایک رات پہلے خواب میں آواز آئی کہ ''مرزا مسرور احمد'' یاد رہے کہ اس خواب سے پہلے میں نے

حضرت مرزا مسرور احمد کو نہ دیکھا تھا اور نہ کبھی نام سننے کا اتفاق ہوا تھا کیونکہ اس زمانے میں میں England میں مقیم تھی اور آپ کے نام کا تعارف نہ تھا۔ (تاریخ تحریر یکم نومبر 2005ء)(خلافت خامسہ رؤیا کشوف ص686)

2۔مسز بشریٰ رضوانہ صاحبہ زوجہ عزیز احمد بھٹی صاحب سے ناصر آباد میر پور خاص سندھ تحریر کرتی ہیں کہ

عاجزہ نے خلافت خامسہ کے انتخاب سے قبل خواب دیکھی کہ ناصر آباد فارم کی احمدیہ بیت الذکر میں حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد خطاب فرما رہے ہیں، خطاب مردوں میں ہے اور جلسہ جیسا سماں ہے۔ بعد ازاں محترمہ بی بی امتہ الصبوح صاحبہ عورتوں میں تشریف لائیں اور فرمانے لگیں کہ خواتین خاموشی اختیار کریں، حضور لجنہ سے خطاب فرمائیں گے۔ پھر حضرت میاں مسرور احمد صاحب لجنہ میں تشریف لائے اور خطاب فرمایا۔

(تاریخ تحریر 20 نومبر 2005ء)(خلافت خامسہ رؤیا کشوف ص688)

3۔مکرمہ مریم طارق صاحبہ اہلیہ طارق محمود دکھوکھر صاحب مربی سلسلہ محمود آباد کنری میر پور سندھ تحریر کرتی ہیں:

جس دن حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی وفات ہوئی اس دن خُدا کے حضور بہت روئی اور بہت دعائیں کیں کہ اب کیا بنے گا جب رات سوئی تو خواب میں دیکھا کہ ایک سٹیج بنا ہوا ہے جیسے جلسہ گاہ ہوتا ہے تو صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب جو اس وقت ناظر اعلیٰ تھے وہاں اسٹیج پر کھڑے ہیں انہوں نے شیروانی اور سفید پگڑی پہنی ہوئی ہے اور کوئی معزز آدمی انہیں اَلَیسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبدَہٗ والی انگوٹھی پہنا رہا ہے، جو کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے پہنی تھی۔ لاؤڈ سپیکر میں کوئی اُونچی آواز سے کہہ رہا ہے کہ ''یہی خلیفہ بنیں گے''

(تاریخ تحریر 20 نومبر 2005)(خلافت خامسہ رؤیا کشوف ص653)

نظام خدا ہے نظام خلافت

نظام خدا ہے نظام خلافت   کہ حبل المتیں ہے قیام خلافت
بناتی ہے بنیانِ مرصوص ہم کو
ہوا اس لیے اہتمام خلافت
ملی ہے اسے زندگی جاودانی   پیا جس نے کاسُل کرامِ خلافت
مسیح زماں نے خبر صاف دی ہے
مقدر ہوا ہے دوام خلافت
وہ انسان ہے قابل رحم تنویر   نہیں ہے جسے احترام خلافت

(روشن دین تنویر)

نماز کے فضائل اور برکات

(بلقیس اختر   از شعبہ تربیت)

اسلام کی عمارت جن ارکان پر کھڑی ہے اس میں کلمہ طیبہ کے بعد نماز وہ عبادت ہے جس کی ہر حال میں ادائیگی کا حکم ہے۔قرآن کریم کی تعلیمات کے مطابق ہر نبی نے اپنی قوم کو نماز ادا کرنے کی نصیحت کی ہے۔ یہ خدا اور بندے کے درمیان ملاقات کا ذریعہ ہے۔اس کے بے شمار فضائل و برکات ہیں جن میں سے چند ایک کا ذکر اس مضمون میں ہوگا۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

’’یقیناً وہ کامیاب ہو گیا جو پاک ہوا اور اپنے ربّ کے نام کا ذکر کیا اور نماز پڑھی‘‘۔ (سورۃ الاعلیٰ آیات 15,16)

حضرت محمد ﷺ سے بڑھ کر کون تھا جس کو نماز کی برکتیں معلوم ہوں گی اس لیے آپ ﷺ نے متعدد مواقع پر مومنین کو نماز کی ادائیگی کی نصیحت کی اور فرمایا: ’’نماز مومن کی معراج ہے‘‘۔ایک اور حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا: ’’میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے اور ذکر الٰہی میرے دل کا پھل ہے۔‘‘ (روزنامہ الفضل ربوہ سالانہ نمبر 31.12.2009 ص5)

پھر آپ ﷺ کے عاشقِ صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنے ماننے والوں کو نماز کی برکات حاصل کرنے کے لیے بے شمار نصائح کیں۔آپ علیہ السلام نماز کے فضائل کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ’’نماز خدا کا حق ہے اسے خوب ادا کرو۔اور خدا کے دشمن سے مداہنہ زندگی نہ برتو۔وفا اور صدق کا خیال رکھو۔اگر سارا گھر غارت ہوتا تو ہونے دو مگر نماز کو ترک مت کرو۔وہ کافر اور منافق ہیں جو نماز کو منحوس کہتے ہیں۔اور کہا کرتے ہیں کہ نماز کے شروع کرنے سے ہمارا افلاس نقصان ہوا ہے۔نماز ہر گز خدا کے غضب کا ذریعہ نہیں ہے۔جو اُسے منحوس کہتے ہیں اُن کے اندر خود زہر ہے جیسے بیمار کو شرینی کڑوی لگتی ہے۔ویسے ہی اُن کو نماز کا مزا نہیں آتا۔یہ دین کو درست کرتی ہے اخلاق کو درست کرتی ہے۔دُنیا کو درست کرتی ہے۔**نماز کا مزا دنیا کے ہر ایک مزے پر غالب ھے** ۔لذّات جسمانی کے لیے ہزاروں خرچ ہوتے ہیں اور پھر ان کا نتیجہ بیماریاں ہوتی ہیں۔اور یہ مُفت کا بہشت ہے۔جو اُسے ملتا ہے۔قرآن شریف میں دو جنتوں کا ذکر ہے۔ایک ان میں سے دنیا کی جنت ہے اور وہ نماز کی لذّت ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد سوم ص592-591)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ’’نماز ظاہری پاکیزگی، ہاتھ منہ دھونے اور ناک صاف کرنے اور شرم گاہوں کو پاک کرنے کے ساتھ یہ تعلیم دیتی ہے کہ جیسے میں اس ظاہری پاکیزگی کو ملحوظ رکھتا ہوں اندرونی صفائی اور پاکیزگی اور سچی طہارت عطا کر اور پھر اللہ تعالیٰ کے حضور سبحانیت، قدوسیت، مجدیت، پھر ربوبیت، رحمیت اور اس کے ملک ملک میں تصرفات اور اپنی ذمہ داریوں کو یاد کر کے کہ اس قلب کے ساتھ ماننے کو تیار ہوں، سینہ پر ہاتھ رکھ کر تیرے حضور کھڑا ہوتا ہوں۔اس قسم کی نماز جب پڑھتا ہے تو پھر اس کی وہ خاصیت اور اثر پیدا ہوتا ہے جو **اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ** (النحل:91) میں بیان ہوا ہے۔‘‘ (خطبات نور ص126)

نماز خدا تعالیٰ کے فضلوں اور برکات حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔**حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ** نماز کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ’’نماز یقیناً بری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔ان بری باتوں سے بھی جو انسان کی ذات سے تعلق رکھتی ہیں اور ان سے بھی جو سوسائٹی پر گراں گزرتی ہیں۔۔۔اسی طرح نماز میں جب دعائیں ہوتی رہیں گی۔اپنے لیے بھی اور دوسروں کے لیے بھی تو وہ دعائیں خدا تعالیٰ کا فضل کھینچ کر ان کی اپنی اصلاح کا بھی موجب ہوں گی اور دوسروں کی اصلاح اور ترقی کا موجب بھی بن جائیں گی۔اسی طرح نماز میں جو قرآن کی آیات پڑھی جاتی ہیں اور تسبیح و تحمید کی کثرت ہوتی ہے اس کا دل پر اثر ہوتا ہے کہ انسان گناہوں سے نفرت کرنے لگ جاتا ہے۔بغیر دعاؤں سے

پاکیزگی حاصل نہیں ہوسکتی۔تلاوت قرآن سے تم دنیا کے خیالات بے شک تبدیل کر سکتے ہو لیکن دنیا میں پاکیزگی بغیر فضل الٰہی کے نہیں ہوسکتی اور یہ فضل دعاؤں سے ہی حاصل ہوگا۔پس نمازیں پڑھو اور دعائیں مانگو تا کہ اللہ تعالیٰ نے جس مقصد کے لیے تمہیں کھڑا کیا ہے اس میں تمہیں کامیابی حاصل ہو۔ (روزنامہ الفضل ربوہ سالانہ نمبر 31.12.2009 ص13)

نماز کی ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ یہ حقوق اللہ ہی نہیں بلکہ حقوق العباد بھی سکھاتی ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”نماز ادا کرنا خالصتاً اللہ تعالیٰ کا حق ہے لیکن اس نماز کی ادائیگی میں بھی ہم حقوق العباد ادا کر رہے ہوتے ہیں مثلاً نماز میں ہم اپنے رشتہ داروں کے لیے، مجلس اور جماعت کے لیے یا تمام بنی نوع انسانوں کے لیے دعا کرتے ہیں۔۔۔گو ہم نماز میں خدا تعالیٰ کی طرف جھکتے ہیں اور اسی سے مانگتے ہیں لیکن مانگتے بنی نوع انسان کے لیے ہیں۔پس حقوق اللہ میں حقوق العباد کا ایک حصہ شامل ہے۔“ (روزنامہ الفضل ربوہ سالانہ نمبر 31.12.2009 ص18)

نماز کی ایک برکت یہ بھی ہے کہ یہ بندے کی حفاظت کرتی ہے لیکن یہ انہی کی حفاظت کرتی ہے جو مستقل مزاجی سے اسے قائم کرتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”نماز پڑھنا، نماز کی حفاظت کرنا، نماز کے تقاضے پورے کرنا اور استقلال کے ساتھ اس پر جم جانا اتنا آسان کام نہیں ہے بظاہر تم نمازیوں کو دیکھتے ہو کہ پانچ وقت نمازیں پڑھتے ہیں مساجد میں بھی جاتے ہیں اور گھروں کو بھی آباد رکھتے ہیں لیکن اس کے باوجود نماز ایک بہت ہی بوجھل کام ہے۔۔۔لیکن وہ لوگ جو خشوع سے کام لیتے ہیں جو بچھ جاتے ہیں خدا کی راہ میں، جو عاجز بن جاتے ہیں، جن کے اندر درد پیدا ہوتا ہے ان کے لیے نماز آسان ہو جاتی ہے۔یہ غم یہ خشوع، خضوع یہ خود نماز کی حفاظت کرتا ہے اور اس کا وزن ہلکا کر دیتا ہے اس کو بوجھ محسوس نہیں ہوتی بلکہ اس میں لذت پیدا ہو جاتی ہے۔“ (روزنامہ الفضل ربوہ سالانہ نمبر 31.12.2009 ص20)

نماز کی ایک برکت یہ بھی ہے کہ اس سے تزکیہ نفس حاصل ہوتا ہے لیکن کیا ایک دو نمازیں تزکیہ نفس کر سکتی ہیں اس کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”اللہ تعالیٰ نے تزکیہ نفس کے لیے برائیوں سے بچنے کے لیے نماز کو ایک بہت بڑا ذریعہ قرار دیا ہے۔پس نماز کی طرف توجہ ہر احمدی کی بنیادی ذمہ داری ہے لیکن کس طرح؟ کیا صرف ایک دو نمازیں؟ نہیں بلکہ پانچ وقت کی نمازیں۔اگر یہ نہیں تو عبادت کے معیار حاصل کرنے کا ابھی بہت لمبا سفر طے کرنا ہے پہلوں سے ملنے کے لیے ابھی بہت محنت کی ضرورت ہے۔پانچ فرض نمازیں تو وہ سنگِ میل ہے جہاں سے معیاروں کے حصول کا سفر شروع ہونا ہے۔پانچ نمازیں تو وہ نیکی کا بیج ہیں جس نے پھلدار درخت بننا ہے پس نیکی کے اس بیج کو ہمیں اپنے دلوں میں اس حفاظت سے لگانا ہوگا اور اس کی پرورش کرنی ہوگی کہ کوئی موسمی اثر اس کو ضائع نہ کر سکے۔“

(روزنامہ الفضل ربوہ سالانہ نمبر 31.12.2009 ص22)

آج کی مادی دنیا میں انسان دنیا کے حصول میں اس طرح مشغول ہے اور دنیاوی ترقی کے لیے اس طرح بھاگ دوڑ کر رہا ہے کہ حقیقی راستہ سے دور جا پڑا ہے جب کہ مسلمانوں کو خدا تعالیٰ نے ہر قسم کی کامیابی کی کنجی آج سے چودہ سو سال پہلے دے دی ہوئی ہے اگر وہ اس کنجی کو آج بھی پکڑ لیں تو ہر قسم کی کامیابیوں کا راستہ کھول سکتے ہیں اور وہ کنجی نماز ہے جس کی برکات سے دنیا کی ہر کامیابی و کامرانی مل سکتی ہے۔اللہ کرے ہم وہ خوش نصیب ہوں جو اس کنجی کو استعمال کر کے اپنے لیے اور اپنی اولادوں کے لیے نماز سے ہر قسم کی برکات اور خدا کے فضلوں کے وارث بنیں۔(آمین)

اس نسخہ کو ہمیشہ یاد رکھو

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:
”اس نسخہ کو ہمیشہ یاد رکھو اور اس سے فائدہ اٹھاؤ کہ جب کوئی دکھ یا مصیبت پیش آوے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاؤ اور جو مصائب اور مشکلات ہوں ان کو کھول کھول کر اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرو کیونکہ یقیناً خدا ہے اور وہی ہے جو ہر قسم کی مشکلات اور مصائب سے انسان کو نکالتا ہے۔ وہ پکارنے والے کی پکار کو سنتا ہے۔ اس کے سوا کوئی نہیں جو مددگار ہو سکے۔ بہت ہی ناقص ہیں وہ لوگ کہ جب ان کو مشکلات پیش آتی ہیں تو وہ وکیل، طبیب یا ان لوگوں کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ کا خانہ بالکل خالی چھوڑ دیتے ہیں۔ مومن وہ ہے جو سب سے اول خدا تعالیٰ کی طرف دوڑے۔“
(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۹۶)

اک پاک صاف دل مجھے پروردگار دے

(طاہرہ زرتشت ناز)

اک پاک صاف دل مجھے پروردگار دے
پھر اپنے خاص نُور سے اُس کو نِکھار دے

عِصیاں کا بوجھ دل سے میرے تُو اُتار دے
دُنیا و عاقبت میری مولا سنوار دے

پیاسی ہوں تیری دِید کی کب سے اے دِلبرا
اے میرے چاند رُخ سے نِقاب اب تُو اُتار دے

تیری عنائیتوں کی ہوں ، طلب گار ہر گھڑی
مانگوں گی بار بار مجھے تُو بار بار دے

سوز و گداز رَنج کیا ، فکرو بلاء ہے کیا
گر مجھ کو اپنا پیار تُو اے غمگسار دے

دُنیا کی چاہ دل سے میرے تُو نکال کر
مَے عِشق کی پلا مجھے پھر اُس کا خُمار دے

میخانہ چھوڑ کر نہ کہیں رِند جائیں گے
قدموں میں اپنے رہنے کا بس اختیار دے

یُوں فَردِ جرم کھول کر رُسوا نہ کر مجھے
اپنی رِدائے مغفرت تُو اے غفّار دے

اَے ناز! اس کے در پہ ہی تُو جا کے بیٹھ جا
وہ دِلنواز چاہے گر تو بے شمار دے

رمضان المبارک اورنزولِ قرآنِ پاک

(رعنا گل انور مجلس ہولملیا)

اسلامی سال کا پانچواں مہینہ رمضان جس کے ساتھ مبارک لگانے میں ہماری زبان کو زیادہ دیر دماغ پر زور نہیں دینا پڑتا اور بے ساختہ ہم رمضان المبارک کہہ دیتے ہیں۔ بات کسی بھی قسم کی ہو مبارک کا لفظ لگ ہی جاتا ہے۔ رمضان المبارک ''**سیّد الشھور**'' یعنی تمام مہینوں کا سردار بھی کہا گیا ہے۔ یہ مہینہ بے شمار برکتوں کا مہینہ ہے۔ چودہ سو سال سے زائد عرصہ سے یہ عبادات کا مہینہ بن کر اللہ تعالیٰ تک رسائی کے دروازے متقیوں پر کھول رہا ہے۔ ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ایک موقعہ پر ماہ رمضان کی آمد کی خبریوں دیتے ہیں کہ

''سنو سنو تمہارے پاس رمضان کا مہینہ چلا آتا ہے۔ یہ مہینہ مبارک مہینہ ہے جس کے روزے اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض کردیئے ہیں اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور سرکش شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے ۔ اور اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزاروں راتوں سے بہتر ہے جو اس کی برکات سے محروم رہا تو سمجھو کہ وہ نامراد رہا۔'' (نسائی کتاب الصوم)

قرآنِ کریم کو رمضان سے ایک خاص تعلق ہے سورۃ البقرہ آیت 186 میں آتا ہے کہ یہ مہینہ وہ بابرکت مہینہ ہے جس میں قرآنِ کریم اُتارا گیا قرآنِ کریم کے نازل ہونے کی ابتدا بھی اس مہینے میں ہوئی اور اس بابرکت مہینے میں جبرائیلؑ ہر سال اس وقت تک نازل شدہ قرآن کریم کی دہرائی آنحضرت ﷺ کو کروایا کرتے تھے۔

رمضان المبارک کی سب سے بڑی خصوصیت جس کی وجہ سے اسے خدا کی نظر میں خاص برکت حاصل ہے یہ ہے کہ وہ دینِ حق کی پیدائش کا مہینہ ہے۔ قرآن شریف کے نزول کی ابتداء اور آنحضرت ﷺ کی سب سے پہلی وحی جس سے دین کی بنیاد قائم ہوئی رمضان ہی کے مبارک مہینہ میں ہوئی۔ وہ مہینہ جس میں خدا کی آخری اور مکمل شریعت جس نے خدا کے بھٹکے ہوئے بندوں کو خدا کے قریب تر لانا تھا اور جس کے ذریعہ دنیا میں روحانیت کے دروازے زیادہ سے زیادہ کھولنے تھے نازل ہونی شروع ہوئی۔ (مضمون از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب)

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ 4 ستمبر 2009ء میں فرمایا: **''رمضان کے مہینے کو قرآن سے ایک خاص نسبت ہے جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمادیا ہے کہ رمضان کے مہینے کے روزے یونہی مقرر نہیں کردیئے گئے بلکہ اس مہینے میں قرآن کریم جیسی عظیم کتاب آنحضرت ﷺ پر نازل ہوئی یا اس کا نزول ہونا شروع ہوا۔ اور احادیث میں ذکر ملتا ہے کہ جبرائیلؑ ہر سال رمضان میں آنحضرت ﷺ پر قرآن کریم کا جو حصہ اس وقت تک نازل ہو چکا ہوتا تھا اس کی دُہرائی کرواتے تھے پس اس مہینے کی اہمیت اس بات سے بڑھ جاتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی آخری شریعت اس مہینے میں نازل ہوئی یا ہونی شروع ہوئی۔''**

رمضان المبارک میں قرآنِ پاک کے دو مرتبہ دَور کرنے کی کوشش کی تاکید ہے اگر دو مرتبہ نہیں تو کم از کم ایک مرتبہ ضرور مکمل کیا جائے بلکہ آخری سال میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت کے مطابق آنحضرت ﷺ نے فرمایا! کہ اس دفعہ جبرائیلؑ نے قرآن کریم کا دَور دو مرتبہ مکمل کروایا۔ (صحیح البخاری کتاب المناقب باب علامات النبوۃ فی الاسلام حدیث 3624) پس قرآن کریم کی رمضان کے ساتھ ایک خاص نسبت ہے ہر سال جب رمضان آتا ہے ہمیں اس طرف توجہ دلاتا ہے کہ یہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن کریم نازل ہوا۔

اس مبارک ماہ کی برکت کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نصیحت فرماتے ہیں کہ

''رمضان مبارک کو روزوں کے لحاظ سے جیسے گزارنا ہے وہ تو عام طور پر سب جانتے ہیں مگر میں ان فائدوں پر نگاہ رکھ رہا ہوں جو رمضان میں خاص طور پر ہجوم کر کے آجاتے ہیں اور اس وقت آپ اس ہجوم سے استفادہ کریں اور زیادہ سے زیادہ برکتیں لوٹ لیں یہ مقصد ہے اس نصیحت کا

جس کے لیے میں آج آپ کو متوجہ کر رہا ہوں۔ بعض لوگ جانتے ہیں کنکوے اُڑائے جاتے ہیں مگر بسنت میں جو کنکووں کے اُڑنے کا عالم ہے وہ چیز ہی اور ہو جاتی ہے۔ پس خدا کی یادوں کے لیے یہ مہینہ بسنت بن گیا ہے اور بار بار ذکرِ الٰہی کے جو گیت ہیں وہ گھر گھر سے بلند ہوتے ہیں۔ مختلف وقتوں میں اُٹھتے ہیں، صبح و شام تلاوت کی آوازیں آتی ہیں اور طرح طرح سے انسان اللہ کی یاد کو زندہ اور تازہ اور دائم کرنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ جو یاد آئے وہ پھر ہاتھ سے نکل نہ جائے۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 17 جنوری 1997ء)

اس پاک کلام کو بار بار پڑھنے، اس کا کچھ نہ کچھ حصہ یاد کرنے اور اس کے معارف کو سمجھنے کی بہت اہمیت ہے کیونکہ ان کاموں کو سر انجام دینے سے ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کام کا حصہ بن سکتے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان کیے ہیں جن کے مطابق قرآنِ پاک کے معانی کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی تاکید ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ مکمل کتاب ہے جس کو اللہ نے اپنے پیارے بندے پر نازل کیا جو خاتم النبیّن ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اپنی حیاتِ طیبہ کو اس شریعت کے مطابق گزار کر ہمیں تقویٰ کی راہ بتائی ہے۔ پس یہ مہینہ اللہ تعالیٰ کے اس پاک کلام کو پڑھنے اور سمجھنے کا مہینہ ہے گویا اس لحاظ سے بڑی اہمیت کا مہینہ ہے۔ رمضان المبارک میں روزے فرض کیے گئے اور اسے عبادات کا مہینہ قرار دیا گیا۔ یہ وہ پاک مہینہ ہے کہ جس میں قرآن کریم کی تلاوت اور روزے جیسی عبادات کی اہمیت کی طرف ایک ساتھ راہنمائی کی گئی ہے۔ رمضان کے مہینہ کی آمد آمد ہے اور اس سال اس بابرکت ماہ کو اللہ تعالیٰ نے ہماری رُوحانی حالتوں کی بہتری اور قرآن کریم پر عمل اور غور کرنے کے لیے پھر میسر فرمایا ہے اور ہمیں ایک بار پھر موقع ملا ہے کہ ہم اس بابرکت مہینہ کی وجہ سے اپنے اندر پاک تبدیلیاں لانے کی کوشش کرسکیں۔ انشاء اللہ

قرآن کے محاسن کیونکر کروں بیاں میں — سب خشک باغ دیکھے پھولا پھلا یہی ہے

رمضان المبارک

مبارک صد مبارک ہو کہ پھر ماہ صیام آیا — سرِ بام اس کے استقبال کو ہر خاص و عام آیا
یہ اسلامی مہینوں کا نواں ماہِ مقدس ہے — مبارک سب مہینے ہیں مہینوں کا امام آیا
سخاوت اور عبادت میں سبھی مشغول ہو جائیں — غریبوں بے کسوں کے واسطے خوشکن پیام آیا
تری خاطر جو صائم کھانا پینا چھوڑ دے مولا — پکارے تجھ کو پھر وہ کون ہے جو تشنہ کام آیا

(مشہود احمد ناصر۔ روزنامہ الفضل ربوہ 10 اگست 2011ء)

رمضان المبارک اور نفس کا جہاد

(طاہرہ زرتشت مجلس کلوفتہ)

رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ شروع ہو چکا ہے اس رحمت والے مہینے کے بابرکت ایّام میں ہمیں اُس جہاد کے لیے کوشش کرنا ہے جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے بڑا جہاد قرار دیا ہے۔

روایت ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ سے واپس تشریف لا رہے تھے تو آپ نے فرمایا کہ ہم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف جا رہے ہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! یہ بڑا جہاد کیا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! **"ایک بندے کا اپنے نفس اور خواہشات کے خلاف مجاہدہ سب سے بڑا جہاد ہے۔"** (کتاب الزھد البیہقی صفحہ 383)

ایک اور روایت ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا کام بتائیں جو مجھے جنت میں لے جائے اور دوزخ سے دُور رکھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! تُم نے ایک بہت بڑی اور مشکل بات پوچھی ہے لیکن اگر اللہ تعالیٰ توفیق دے تو آسان بھی ہے۔ فرمایا!

1 - تُو اللہ کی عبادت کر اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہرا۔

2 - نماز پڑھ۔

3۔ باقائدگی سے زکوٰۃ ادا کر۔

4۔ رمضان کے روزے رکھ۔

5۔ اگر زادِ راہ ہو تو بیت اللہ کا حج کر۔

پھر فرمایا کیا میں بھلائی اور نیکی کے دروازے کے متعلق تمہیں نہ بتاؤں؟ سنو! روزہ گناہوں سے بچنے کی ڈھال ہے۔ صدقہ گناہ کی آگ کو ایسے بجھا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ رات کے درمیانی حِصّہ میں نماز پڑھنا اجرِ عظیم کا مؤجب ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی **"تتجافٰی جُنُوبُھم عَنِ المَضَاجِع"**۔ (السجدہ آیت 7) کہ اُن کے پہلوان کے بستروں سے تہجد کی نماز پڑھنے کے لیے الگ ہو جاتے ہیں۔

پھر فرمایا کہ کیا میں تمہیں سارے دین کی جڑ بلکہ اس کا ستون اور چوٹی نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ضرور بتائیں۔ آپ نے فرمایا! **"1 - دین کی جڑ اسلام ہے 2۔ اس کا ستون نماز ہے 3 - اور اس کی چوٹی جہاد ہے"۔**

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہٗ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا! "روزہ گناہوں سے بچائے گا۔ صدقہ اور مالی قربانی تمہیں آگ سے بچائے گی اور پھر اس کی چوٹی جہاد بتایا۔ اور اس زمانے میں جہاد کیا ہے؟ کیونکہ تلوار کا جہاد تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے بعد ختم ہو گیا۔ جنگ اور قتال کو تو آپ نے دین کے لیے حرام قرار دے دیا یہاں **جہاد سے مراد اپنے نفس کے خلاف جہاد** ہے۔ **نفس کو برائیوں سے روک کر نیکیوں پر قائم کرنے بلکہ نیکیوں میں ایک دوسرے سے بڑھنے کا جہاد یہاں مراد ہے۔"**

(خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 10 ستمبر 2004)

اِسی طرح حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہٗ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا! "جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دینِ اسلام کی چوٹی جہاد ہے اب اس زمانے میں تلواروں اور بندوقوں کا جہاد تو ختم ہو گیا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میرے آنے کے بعد اب تلوار کا جہاد نہ صرف بند ہو گیا ہے بلکہ حرام ہو گیا ہے اب اس کے بعد کیا یہ سمجھا جائے کہ اس چوٹی تک پہنچنے کے راستے ختم ہو گئے ہیں؟ نہیں بلکہ تلوار کا جہاد تو جہاد کی ایک قسم ہے جس کی اُس وقت کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے اجازت دی تھی۔ اور اُس وقت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے **جہادِ اکبر صرف تربیت اور تبلیغ کو ہی قرار دیا تھا۔**

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29 اپریل 2005)

نیز نفس کے جہاد کی مزید تفصیل کرتے ہوئے فرمایا:- آج کل نفس کا جہاد یہی ہے کہ اگر دنیاوی فوائد بھی ہو رہے ہوں تو یاد رکھو کہ یہ عارضی فوائد ہیں اس لیے دین کی خاطر ان عارضی فوائد کی پرواہ نہیں کرنی۔ پھر نفس کے جہاد میں تمام قسم کی برائیوں کو چھوڑنے کا جہاد ہے۔ پس ہر احمدی گہرائی میں جا کر اپنا جائزہ لے کہ کیا وہ اپنی جان اللہ کی راہ میں قربان کرنے کو تیار ہے **اور فی زمانہ اپنی جان اللہ کی راہ میں قربان کرنے کا مطلب اپنے نفس کی قربانی ہے۔** (خطبہ جمعہ 2 ستمبر 2005)

ان احادیث اور حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہٗ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں ہمیں جائزہ لینا ہوگا کہ ہم اگر رمضان کے روزے التزام کے ساتھ رکھ رہے ہیں تو کیا عبادات کا حق بھی ادا کر رہے ہیں یا نہیں؟ کیا ہمارے قدم تقویٰ کی طرف پہلے کی نسبت زیادہ تیزی سے بڑھ رہے ہیں؟ کیا ہم اپنے عیب اور کمزوریاں تلاش کر رہے ہیں؟ تاکہ اپنے نفس کا محاسبہ کرتے ہوئے بُرائیوں کو ترک کریں اور نیکیوں کو اپنائیں۔ کیا ہماری عبادات اس لائق ہیں کہ وہ خُدا تعالیٰ کے حضور قبولیت کا درجہ پائیں؟ کیا جو ہمیں اُس نے دِیا ہے ہم اُس میں سے اللہ کی رضا کی خاطر خرچ کرتے ہیں؟ کیا ہم قرآنِ کریم کو باقاعدگی سے پڑھتے اور اُس کے مطالب پر غور کرتے ہیں؟ اگر غور کرتے ہیں تو کیا اُن احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں؟ ہمیں اس طرح جائزہ لینا چاہیے اور دل وجان اور اخلاص کے ساتھ کوشش کرنی چاہیے کہ ہماری برائیوں سے، ہماری کمزوریوں سے ہمیں نجات حاصل ہو اور ایک نیک اور پاک اور عبادت گزار وجود بن کر اس رمضان سے ہم نکلیں اور پھر ہمیشہ کے لیے اُن نیکیوں پر کاربند ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ کے مقرب بن جائیں اور اسی پر ہمارا خاتمہ بالخیر ہو۔ ہماری صبحیں اور ہماری راتیں ہماری نیکیوں پر گواہ ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ہی خوب فرمایا ہے **"چاہیے کہ ہر ایک صبح تمہارے لیے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ کے ساتھ رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لیے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔** (کشتی نوح)

اللہ کرے کہ اس رمضان میں ہم اپنے نفس کا جہاد کرتے ہوئے اپنا محاسبہ کریں اور اپنی اصلاح کرنے میں کامیاب ہوں تزکیہ نفس ہو۔ روحانی حالت میں بہتری ہو اور آئندہ ہمارا ہر فعل اللہ کی رضا کے مطابق ہو۔ (آمین ثم آمین)

خدا تعالیٰ کے فضل کا مورد ہونے کی علامت

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جس کسی شخص پر خدا تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے تو اس کی یہ علامت نہیں ہے کہ وہ بہت دولتمند ہو جاتا ہے۔ یا دنیوی زندگی اس کی بہت آرام سے گزرتی ہے۔ بلکہ اس کی یہ علامت ہے کہ اس کا دل خدا تعالیٰ کی طرف کھینچا جاتا ہے اور وہ خدا سے فعل اور قول کے وقت ڈرتا ہے اور سچی تقویٰ اس کے نصیب ہو جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو اپنی مرضی کی راہوں پر چلاوے اور دنیا و آخرت کے عذاب سے بچاوے۔ آمین''

(مکتوبات احمد جلد چہارم۔ صفحہ 485۔ مکتوب بنام قاضی عبدالمجید صاحب)

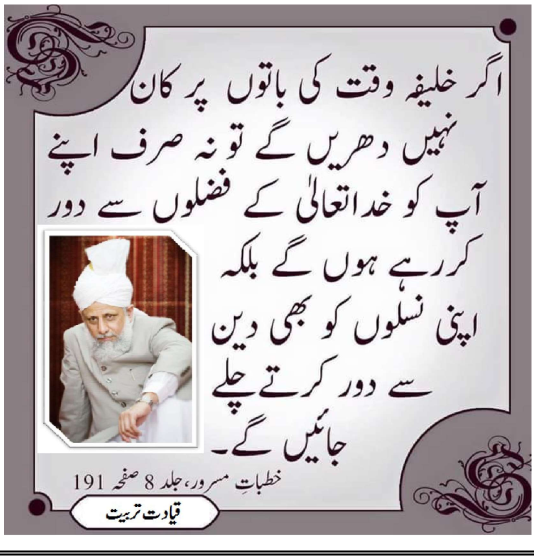

مسائل رمضان

(شعبہ تربیت   بلقیس اختر)

رمضان کا مہینہ خدا تعالیٰ کی برکتوں، فضلوں کو سمیٹنے اور قبولیت دعا کا مہینہ ہے۔اس ماہ میں انسان خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے حلال چیزوں سے پرہیز کرتا ہے۔عام حالات سے زیادہ عبادات کرتا ہے۔قرآن کریم کے اَدوار مکمل کرنے کی سعادت پاتا ہے بعض تو ایسے خوش نصیب ہوتے ہیں جو اعتکاف کی توفیق بھی پاتے ہیں۔اس مضمون میں آپ کو رمضان کے متعلق چند مسائل کے بارے میں بتایا جائے گا۔

روزہ کس پر فرض ہے: ''رمضان کے روزے ہر بالغ عاقل تندرست مقیم مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہیں۔مسافر اور بیمار کو یہ رعایت ہے کہ وہ دوسرے ایام میں ان روزوں کو پورا کرلیں۔جو اس ماہ میں ان سے رہ گئے ہیں۔مستقل بیمار جنہیں صحت یاب ہونے کی کبھی اُمید نہ ہو یا ایسے کمزور وناتواں ضعیف جنہیں بعد میں بھی روزہ رکھنے کی طاقت نہ ملے۔اسی طرح ایسی مرضعہ اور حاملہ جو تسلسل کے ساتھ ان عوارض سے دوچار رہتی ہے۔ ایسے معذور حسب توفیق روزوں کے بدلہ میں فدیہ ادا کریں۔'' (فقہ احمدیہ ص273)

روزہ کے لیے نیت ضروری ہے: جس شخص کا روزہ رکھنے کا اَرادہ ہو اسے روزہ کی نیت ضرور کرنی چاہیے۔آنحضورﷺ نے فرمایا! ''جو صبح سے پہلے روزہ کی نیت نہ کرے اس کا کوئی روزہ نہیں۔''

نیت کرنے کے لیے کوئی معین الفاظ زبان سے ادا کرنے ضروری نہیں نیت دراصل دل کے اس اِرادے کا نام ہے کہ وہ کس لیے کھانا پینا چھوڑ رہا ہے۔نفلی روزہ میں دن کے وقت دوپہر سے پہلے پہلے (بشرطیکہ نیت کرنے کے وقت تک کچھ کھایا پیا نہ ہو) روزہ کی نیت کر سکتے ہیں اسی طرح اگر کوئی عذر ہو مثلاً رمضان کا چاند نکلنے کی خبر طلوع فجر کے بعد ملی ہو اور ابھی کچھ کھایا پیا نہ ہو تو اس وقت روزہ کی نیت کر سکتے ہیں اور ایسے شخص کا اس دن کا روزہ ہو جائے گا۔ (فقہ احمدیہ ص274)

کیا سحری کے بغیر روزہ ہو جاتا ہے: سحری کھائے بغیر بھی روزہ ہو جاتا ہے لیکن روزہ کا مقصد بھوک کاٹنا نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہے۔انسان سحری کے لیے اُٹھے گا تو جتنی بھی توفیق ملے گی نوافل ادا کرنے کی کوشش کرے گا۔دعا میں وقت گزارے گا۔ایک حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر درود بھیجتے ہیں۔ہاں اگر کبھی آنکھ نہ کھل سکے تو سحری کھائے بغیر بھی روزہ ہو جائے گا۔

روزہ کن چیزوں سے نہیں ٹوٹتا: اگر انسان بھول چوک سے کچھ کھا پی لے تو اس کا روزہ قائم رہے گا۔مسواک کرنے سے،آنکھوں میں دوائی ڈالنے، خوشبو سونگھنے سے روزہ قائم رہتا ہے۔

روزہ کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے: جان بوجھ کر کچھ کھا پی لیا جائے، ٹیکہ لگوانے سے، جان بوجھ کر قے کرنے سے۔

ایام مخصوصہ کا جس وقت آغاز ہو جائے اسی وقت روزہ ختم ہو جاتا ہے۔اور ختم ہو جانے والے روزے اگلے رمضان سے پہلے رکھنے ہونگے۔

روزہ کس چیز سے افطار کرنا چاہیے: روزہ کھجور، نمک دودھ یا پانی سے افطار کرنا مسنون ہے۔

روزہ رکھنے کی عمر: حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''میرے نزدیک روزوں کا حکم 15 سے 18 سال تک کی عمر کے بچے پر عائد ہوتا ہے۔یہی بلوغت کی حد ہے۔15 سال کی عمر سے روزہ رکھنے کی عادت ڈالنی چاہیے اور 18 سال کی عمر میں روزے فرض سمجھنے چاہیے۔مجھے یاد ہے کہ جب ہم چھوٹے تھے ہمیں بھی روزہ رکھنے کا شوق ہوتا تھا مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں روزہ نہیں رکھنے دیتے تھے'' (فقہ احمدیہ ص290)

نماز تراویح: ماہ رمضان میں دنیا بھر میں مسلمان نماز تراویح کا خصوصی اہتمام کرتے ہیں۔یہ نفلی عبادت ہے۔آنحضرتﷺ کی سنت سے تراویح اس طرح ثابت نہیں ہے کہ صحابہ الگ سے نماز تراویح اَدا کرتے تھے۔آنحضرتﷺ کی اپنی سنت تہجد کی ادائیگی تھی۔لیکن بعد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ

نے اپنے دَورِ خلافت میں نمازِ تراویح کورواج دیا اوراس کا مقصد یہ تھا کہ بہت سارے ملازم پیشہ افراد، مزدور جن کے لیے رات کے آخری حصّہ میں اُٹھ کر نماز تہجد اَدا کرنا مشکل تھا ان کی سہولت کے لیے پہلے وقت میں نمازِ تراویح کا اجراء فرمایا۔ یہ روحانی مائدہ ہے جس کو بھی توفیق ملے اسے اس سے فائدہ اُٹھائے۔

نمازِ تراویح کی کتنی رکعات ہیں: آٹھ رکعات ہیں۔ تراویح دراصل تہجد کی ایک آسان صورت ہے اور آنحضرتﷺ کی روایات سے آٹھ نوافل کا پتا چلتا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی سنت کے تحت ان لوگوں کے لیے جن کے لیے صبح اُٹھنا مشکل تھا یہ جاری کی تھیں اس لیے تراویح کی آٹھ رکعات ہی ہیں۔

فدیہ: بیمار، حاملہ یا ایسی عورت جو بچہ کو دودھ پلا رہی ہو اور روزہ نہیں رکھ سکتی اس پر فدیہ دینا واجب ہے۔ اگر تو یہ روک عارضی ہے یعنی ایک شخص بیمار ہے بعد میں تندرست ہو گیا ہے تو اس پر روزے واجب ہیں وہ صحت ہونے کے بعد روزے رکھے خواہ اس نے فدیہ ادا کیا ہوا تھا کیونکہ فدیہ خدا تعالیٰ سے روزہ کی توفیق مانگنے کے لیے ہے نہ کہ روزہ معاف کروانے کے لیے۔ روزوں کا مقصد خدا تعالیٰ کا قرب پانا ہے بغیر کسی مشقت کے خدا کا قرب کیسے پایا جا سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ''جس دین میں مجاہدات نہ ہوں وہ دین ہمارے نزدیک کچھ نہیں'' (فقہ احمدیہ ص 267)

عام روزمرہ کی زندگی میں انسان بہتر سے بہتر مقام حاصل کرنے کے لیے محنت کرتا ہے تکلیفیں اُٹھاتا ہے تب کہیں جا کر کامیابی ملتی ہے۔ اور خدا کو پانے کے لیے معمولی سی رقم فدیہ میں دے کر سمجھ لے کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا۔ یہ تو ایسے ہی ہے کہ ''ہینگ لگے نہ پھٹکری رنگ بھی آیا چوکھا'' یعنی کریں بھی کچھ نہ اور خدا مل جائے تو ایسا نہیں ہوتا۔ آنحضرتﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''انسان کے سب کام اس کے اپنے لیے ہیں مگر روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کی جزا بنوں گا یعنی اس نیکی کے بدلہ میں اسے اپنا دیدار نصیب کروں گا'' اس لیے جن پر روزہ فرض ہے لیکن لمبے ہونے کی وجہ سے طبیعت میں خوف پیدا ہوتا ہے تو وہ اپنے لیے روزہ رکھنے کی توفیق کے لیے دعا کریں۔ خواہ مخواہ روزہ نہیں چھوڑنا چاہیے۔ فدیہ کا اصل مقصد کسی ضرورت مند کو دو وقت کا کھانا کھلانا یا اس کے برابر رقم ادا کرنا ہے۔ اس شخص کا روزہ دار ہونا ضروری نہیں۔ یعنی کسی بھی مستحق کو دیا جا سکتا ہے۔

اعتکاف: اسلامی اصطلاح میں عبادت کی نیت سے روزہ رکھ کر مسجد میں ٹھہرنے کا نام اعتکاف ہے۔ مسنون اعتکاف جو آنحضرتﷺ کے طرزِ عمل سے ثابت ہے کہ کم از کم اعتکاف دس دن کا ہو۔ اعتکاف گویا ایک قسم کی ترکِ دنیا ہے کہ ان دس دنوں کو صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت اور دعاؤں کے لیے مخصوص کر دینا ہے۔ صحتِ اعتکاف کے لیے ضروری یہ بھی ہے کہ ایسی مسجد میں ہو جہاں باجماعت نماز ہوتی ہو۔ خواتین گھر میں بھی اعتکاف کر سکتی ہیں۔

شوال کے روزے: یہ روزے آنحضرتﷺ کی سنت سے ثابت ہیں کہ آپﷺ اور آپﷺ کے صحابہؓ شوال کے چھ روزے رکھا کرتے تھے۔ اور دو شوال سے سات شوال تک مسلسل روزے رکھتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی بڑے اہتمام سے ان روزوں کو رکھا کرتے تھے۔ ایک حدیث میں ہے کہ ''آنحضرتﷺ نے فرمایا: **جو شخص رمضان کے روزے رکھے اس کے بعد (عید کا دن چھوڑ کر) شوال کے بھی چھ روزے رکھے اس کو اتنا ثواب ملتا ہے جیسے اس نے سال بھر روزے رکھے ہوں۔**'' (حدیقۃ الصالحین ص 318)

فطرانہ: اس کی ادائیگی ہر مسلمان مرد، عورت، بچہ، بوڑھا، جوان، آزاد، غلام سب پر ضروری ہے خواہ وہ کمائے یا نہ کمائے۔ خواہ ایک دن کا بچہ ہو۔

عید فنڈ: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جس طرح انسان اپنے بچوں کو عیدی دیتا ہے اسی طرح اسلام کی خاطر اسلام کو عیدی دیں اسی غرض سے عید فنڈ کا آغاز کیا گیا تھا۔ یہ ہر کمانے والے پر فرض ہے۔

عید کی نماز: یہ نماز باجماعت ادا کی جاتی ہے اس سے پہلے اذان نہیں ہوتی اس کی پہلی رکعت میں سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں ادا کی جاتی ہیں۔ عید کی نماز فرضِ کفایہ ہے یعنی وہ نماز جس کو مسلمان ادا کر چکے ہوں اور اگر کوئی اس وقت مسجد میں پہنچا ہو کہ نماز ہو چکی ہو تو الگ سے ادا کرنے کی ضرورت نہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات کی چندحسین یادیں

چند باتیں

محترمہ نیشنل صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ ناروے محترمہ بشریٰ خالد صاحبہ نے بے حد خوشی کی نوید سنائی کہ حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت ناصرات، لجنہ گروپ اے اور نیشنل عاملہ لجنہ اماء اللہ ناروے کے ساتھ یکم اپریل کو ملاقات کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ الحمدللہ

اللہ تعالیٰ کا خاص فضل واحسان تھا کہ خلیفہ وقت نے اپنے قیمتی وقت میں سے ہمیں ازراہِ شفقت حسین لمحات عطا کیے۔ اللہ پیارے آقا کو جزائے خیر عطا کرے، صحت وسلامتی والی لمبی عمر عطا کرے۔ (آمین)

بھرپور تحریک کے بعد صدرانِ مجالس نے اپنی مجالس کی ممبرات سے سفر پر ساتھ جانے والی بچیوں کے نام لے کر بھجوائے اور 54 ٹکٹوں کی بکنگ کا مرحلہ جو سہل نہیں تھا خلیفۃ المسیح کی دعاؤں سے بخوبی طے ہوا اور چھوٹے چھوٹے گروپس کی صورت میں یہ قافلہ 30 اور 31 مارچ کو لندن کے لیے روانہ ہوا۔ الحمدللہ

لندن ائرپورٹ پر ہمیں لینے کے لیے جماعت کے احباب پہنچے ہوئے تھے جنہوں نے ہمیں بیت الفتوح پہنچایا۔ ہمارے ٹھہرنے، سونے کا انتظام بیت الفتوح کے طاہر ہال کے ایک حصہ میں کیا گیا تھا۔ بچیوں نے اپنی سہیلیوں کے ساتھ اپنے لیے سونے کی جگہ کا انتخاب کیا۔ اور پھر ہم ضیافت ہال پہنچے جہاں زبردست قسم کی ضیافت تیار تھی۔ سب نے خوب مزے سے سیر ہو کر کھانا کھایا۔ اگلے روز جمعۃ المبارک تھا۔ اللہ کے فضل سے بیت الفتوح میں خلیفۃ المسیح کے پیچھے جمعہ کی ادائیگی کی توفیق ملی۔ اس کے بعد شاپنگ کے لیے نکل گئے۔ واپسی پر زیادہ تر سب نے KFC سے کھانا کھایا اور مسجد بیت الفتوح تھکے ہارے پہنچے۔ لیکن وہاں پہنچتے ہی ایک دوسرے کو اپنی شاپنگ دکھاتے ہوئے چہرے خوشی سے کھلے ہوئے تھے۔

جمعہ کی شام کو تیسرے گروپ کے ناروے سے لندن پہنچنے پر محترمہ صدر صاحبہ نے تمام لجنہ وناصرات کے ساتھ کلاس کا اہتمام کیا۔ جس میں اگلی صبح حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ہونے والی ملاقات کے حوالے سے ادبی، تعلیمی، تربیتی نکات پر بات کی۔ اور سب کو اپنے آئندہ پروگرام کے بارے میں مختصراً بتایا گیا۔ جس میں خصوصاً نمازوں کی وقت پر ادائیگی کی تلقین تھی۔ سب نے سونے سے پہلے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعائیہ خط لکھا اور صدقات کی ادائیگی کا سلسلہ بھی ساتھ ساتھ جاری رہا۔

ہفتہ کی صبح فجر کے لیے کوچز تیار تھیں جو ہمیں مسجد فضل لے کر گئیں۔ اللہ کا فضل ہے کہ ہر دن خلیفۃ المسیح کے پیچھے نمازیں پڑھنے کی توفیق پائی۔ حضورِانور کا دیدار ہر نماز سے پہلے نصیب ہوتا تھا، بچیوں کے جذبات قابلِ دید تھے۔ حضور کے چہرے پہ نظر پڑتے ہی آنکھوں کا پرنم ہونا اس بات کی دلیل تھی کہ ان کے دل حضورِانور کی محبت سے پر ہیں۔ یہ محبت اللہ کے فضل سے ہی دلوں میں پڑتی اور برکت پاتی ہے۔ حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات شام کے چار بجے تھی اس لیے نماز فجر کے بعد بیت الفتوح میں آ کے ناشتہ کیا اور تیاری شروع کر دی۔ اس کے بعد ویز کے ذریعے ہم سب مسجد فضل لندن نماز ظہر کی ادائیگی کے لیے پہنچے۔ ہر نماز سے پہلے حضور کا دیدار نصیب ہونا، یہ ایک ایسی پیاس تھی جو ہر دیدار کے بعد مزید بڑھ جاتی تھی، حضور انور کا ہاتھ اُٹھا کے سلام کا جواب دینا، نظر اُٹھا کے دیکھ لینا ہمارے لیے ایسے تھا جیسے قارون کا خزانہ مل گیا۔

نماز ظہر کے بعد MTA ٹیم کی ممبرات نے چند ہدایات دیں۔ بچیوں کو ترتیب سے بٹھایا گیا اور حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد کا انتظار شروع ہو گیا۔ سب بیتابی سے پیارے آقا کا انتظار کر رہے تھے۔ دل میں درود شریف اور استغفار کا ورد جاری تھا۔ اللہ کی ذات ہی انسان کی پردہ پوشی کرنے والی ہے۔ اور جب پیارے آقا حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مبارک نورانی چہرہ دیکھا تو سب سلام پیش کرنے کے لیے

کھڑے ہو گئے۔ آپ السلام علیکم ورحمتہ اللہ کا مبارک تحفہ دیتے ہوئے تشریف آور ہوئے۔ پیارے آقا کے چہرے پہ نظر پڑتے ہی دل پکار اُٹھا کہ

اے چھاؤں چھاؤں شخص تیری عمر ہو دراز

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تشریف فرما ہونے پر ایک نور ہر طرف چھا گیا۔ حضور انور اگر مخاطب نہ کرتے تو شاید ہم اس سحر میں کھوئے رہتے۔ حضور انور نے حال احوال پوچھا اور لجنہ گروپ اے کی بچیوں کو سوالات پوچھنے کی اجازت مرحمت فرمائی اور پھر عاملہ ممبرات نے بھی پیارے آقا سے اپنے شعبہ جات کے حوالے سے راہنمائی چاہی۔ حضور انور نے سوالات کے جوابات بھی دیئے اور مختلف شعبہ جات کے حوالے سے مکمل راہنمائی بھی فرمائی۔

پیارے آقا نے ہمیں تقریباً ایک گھنٹہ کی ملاقات کا شرف بخشا۔ یہ وہ مبارک لمحات ہیں کہ جن کا کوئی نعم البدل نہیں۔ دل کہتا تھا کہ وقت تھم جائے۔ ہر ایک اپنے پیارے آقا کے ساتھ ملاقات کی خوشی میں سرشار تھا۔ پرنم آنکھیں یہ بتا رہیں تھیں کہ بقول شاعر ''یونہی دیدار سے بھرتا رہے یہ کاسہ دل'' معرفت کے ان موتیوں کو اپنی جھولی میں سمیٹنا، ان پر عمل کرنا، ان سے استفادہ کرنا، ہر ایک کی اپنی اپنی کوشش اور نصیب کی بات ہے۔ اللہ کے فضل اور دعا کے بغیر ممکن نہیں۔ دعا ہے کہ یہ لمحات ہماری زندگیوں میں ایسی پاک تبدیلیاں لانے والے ہوں کہ ہم خلیفہ وقت سے اپنے کیے گئے عہد پر عمل کرنے والے، عملی طور پر دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں خلیفہ وقت کیساتھ اطاعت و وفا کا تعلق قائم رکھنے اور سلطانِ نصیر بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

اب عصر کی نماز کا وقت ہو چکا تھا پیارے آقا ہمیں اسلام علیکم ورحمتہ اللہ کا مبارک تحفہ دے کر ہم سے رخصت ہوئے اور ہم نے آپ ایدہ اللہ تعالیٰ کی امامت میں نماز ادا کی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حرم خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ محترمہ آپا جان کی خدمت میں ملاقات کے لیے گئے۔ ملاقات محترمہ آپا جان صاحبہ گروپس کی صورت میں پلان کی گئی لیکن جب پہلا گروپ محترمہ آپا جان صاحبہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے دریافت فرمایا کہ ٹوٹل کتنی ممبرات ہیں جب آپ کو بتایا گیا کہ ہم 54 کا گروپ ہے تو آپ نے فرمایا کہ گروپس کی صورت میں تو ساتھ بیٹھنے کا ٹائم بہت تھوڑا ہو جائے گا سب کو ہی بلا لیں۔ اس طرح ہمیں آپ کی مبارک صحبت میں بیٹھنے کا زیادہ موقع مل سکا۔ الحمد للہ

یہاں بھی ممبرات نے سوالات کیے اور آپا جان نے نہایت شفقت سے جواب دیئے۔ محترمہ آپا جان صاحبہ نے لجنہ گروپ اے کی بچیوں کو حیاء، شادی کے لیے رشتہ کے انتخاب، عائلی زندگی کے حوالے سے نہایت قیمتی نصائح سے نوازا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان پر چلنے اور کاربند ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

نمازِ مغرب کی ادائیگی ہم نے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں ادا کی۔ اب ہم مسجد بیت الفتوح پہنچے اور شام کے کھانے کے بعد نماز ہال میں پہنچے جہاں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نمازِ عشاء کی امامت فرمائی۔

رات کو سب اکٹھے بیٹھے تو صدر صاحبہ نے بچیوں سے پوچھا کہ انہوں نے آج حضور کی ملاقات سے کیا سیکھا۔ ایک بچی نے کہا کہ میں بیان نہیں کر سکتی کہ میرے کیا جذبات تھے۔ میرے پردے میں کمزوری تھی مگر اب میں مکمل پردہ کروں گی۔ کسی نے کہا کہ میں جماعتی پروگرام میں اب باقاعدہ شامل ہوں گی۔ کسی نے پرنم آنکھوں سے کہا کہ میں اس بات پہ افسوس کر رہی ہوں کہ میں پہلے آپ لوگوں کے ساتھ کیوں نہیں آتی رہی۔ ایسے تھا کہ کسی نے ان پہ جادو کر دیا ہو۔ جادو ہی تو تھا اس بابرکت وجود کا، اس مبارک ہستی کا، اس مبارک صحبت کا۔ سب کے الگ الگ جذبات تھے، الگ الگ طریقہ اظہار تھا۔ سچی بات تو یہ ہے کہ یہ بیعت نہیں ہے یہ سودا ہے دل کا جہاں میں نہیں ہے کوئی مول اس کا

اللہ کا کتنا احسان ہے کہ اس نے ہمیں خلافت کی نعمت عطا کی اور اس کی برکت سے ایسا نظام قائم ہوا کہ ہم اس کا شکر نہیں ادا کر سکتے۔

اگلے دن نماز فجر اور ناشتہ کے بعد ایک چھوٹا سا چکر قریبی بازار کا لگا کے ایک گروپ واپسی کی تیاری کرنے لگا۔ وہ ایئر پورٹ روانہ ہوئے اور دوسرا گروپ اپنی پیاس بجھانے مسجد فضل جا بیٹھا اور نماز مغرب وعشاء کے بعد بیت الفتوح آ گئے۔ اگلے دن نماز فجر اور ناشتہ کے بعد صدر صاحبہ ڈیئر پارک میں پرائیویٹ سیکرٹری سے ملنے گئیں اور کام میں مزید بہتری کے لیے بات ہوئی، باقی واپسی کی تیاری میں مصروف ہو گئے۔ اس طرح نہ چاہتے ہوئے بھی آقا کے در سے رخصت ہونا پڑا۔ جماعت برطانیہ نے بہت خدمت کی اور شعبہ ضیافت، ٹرانسپورٹ اور رہائش نے مہمان نوازی کا پورا حق ادا کیا۔ اللہ ان کو جزائے خیر عطا کرے اور اپنے بے شمار فضلوں سے نوازے۔ (آمین)

جو گروپ آخر میں آیا اس بارے میں ایک بات شیئر کرنا چاہونگی کہ واپسی پہ فنی خرابی کے باعث جہاز بدلنا پڑا اور اس طرح یہ قافلہ رات کے 2 بجے گھر پہنچا۔ یہ گروپ شیڈول سے تین چار گھنٹے لیٹ تھا، مگر مجال ہے کہ کسی بچی نے تھکاوٹ یا پریشانی کا اظہار کیا ہو، ہم سب حضور کی باتوں اور یادوں میں کھوئے ہوئے تھے۔ ان خوشبوؤں کو سمیٹے ہوئے بچیاں پوچھ رہی تھیں کہ صدر صاحبہ اگلی دفعہ کب آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزا دے۔

اس سارے ٹور میں خدا کا خاص فضل شاملِ حال رہا۔ سب نے بہت انجوائے کیا اور ایک دوسرے کا بہت خیال رکھا۔ یوں ان چند دنوں میں ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور برکتوں اور روحانی مائدہ کو سمیٹنے کا بھرپور موقع ملا۔ خدا کرے کہ ہم سب اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے والی بنیں اور جماعتِ احمدیہ کے روحانی خزائن میں سے حصہ پانے والی بن سکیں۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ (آمین)   (طالبِ دعا شمع شاکر احمد)

ہر احمدی گھر، سب مل کر ہر ہفتے ایم ٹی پر خطبہ ضرور سنا کریں اور روزانہ کم از کم ایک گھنٹہ ایم ٹی اے کے دوسرے پروگرام بھی دیکھیں

حضور پُر نور اپنے خطبہ جمعہ 20 مئی 2016ء میں احباب کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایم ٹی اے عطا فرمایا ہے، اللہ تعالیٰ نے ہمیں جماعت کے روحانی، علمی پروگراموں کے لیے ویب سائٹ بھی عطا فرمائی۔ اگر ہم اپنی زیادہ توجہ اس طرف کریں تو پھر ہی ہماری توجہ اس طرف رہے گی جس سے ہم اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے والے ہوں گے اور شیطان سے بچنے والے ہوں گے۔ تفریح کے لیے اگر دوسرے ٹیلی ویژن چینل دیکھنے بھی ہیں تو پھر اس بات کی احتیاط کرنی چاہیے کہ خود ماں باپ بھی اس کی احتیاط کریں اور بچوں کی بھی نگرانی کریں کہ پھر وہ پروگرام دیکھیں جو شریفانہ ہوں۔ جہاں بھی بے ہودگی اور گند ہے اس سے بچیں کہ یہ صرف بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں کی طرف لے جاتے ہیں۔ اُس طرف لے جاتے ہیں جہاں سے اللہ تعالیٰ سے دُوری پیدا ہوتی ہے لیکن اس بات کو ہر احمدی گھر کو یہ لازمی اور ضروری بنانا چاہیے کہ تمام گھر کے افراد مل کر ہر ہفتے کم از کم ایم ٹی اے پر خطبہ ضرور سنا کریں اور اس کے علاوہ کم از کم ایک گھنٹہ روزانہ ایم ٹی اے کے دوسرے پروگرام بھی دیکھیں۔ جن گھروں میں اس پر عمل ہو رہا ہے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے نظر آتا ہے کہ پورا گھرانہ دین کی طرف مائل ہے۔ بچے بھی دین سیکھ رہے ہیں اور بڑے بھی دین سیکھ رہے ہے۔ جو بھی اس پر عمل کرے گا اس سے یقیناً جہاں دینی فائدہ حاصل ہوگا، اس سے شیطان سے بھی دوری ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی طرف توجہ ہوگی۔ اس سے گھروں کے سکون بھی ملیں گے اور اس میں برکت بھی پیدا ہوگی۔''

(خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ 20 مئی 2016ء)

امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ جرمنی کے موقع پر کلاس واقفینِ نو خدّام کو زرّیں نصائح

س: ایک واقفِ نو نے عرض کیا کہ حدیث میں آیا ہے کہ تین جمعے نہ پڑھنے سے دل سیاہ ہو جاتا ہے۔

ج: اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کوشش کریں کہ آپ ایک دو جمعوں کے بعد ایک جمعہ ضرور پڑھیں۔ بعض دفعہ اپنے کام کی جگہوں پر کہہ سکتے ہیں کہ مجھے اتنے وقت کی چھٹی دے دو۔ تو اکثر employers اور مالک چھٹی دے بھی دیتے ہیں۔ لیکن جہاں مجبوری ہے وہاں اللہ تعالیٰ کی رحمت بھی بہت وسیع ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ ایک اصولی بات بتائی ہے۔ اگر حقیقی مجبوری ہے تو انسان اس سے exempt ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پھر معاف کر دیتا ہے۔ لیکن ایسی باتوں کو بہانہ نہیں بنانا چاہیے۔

س: ایک واقفِ نو خادم نے عرض کیا کہ میرا سوال organ donation کے بارہ میں ہے۔

ج: اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: Organs کی ڈونیشن ہو سکتی ہے۔ مرنے کے بعد لوگ آنکھوں کا عطیہ دیتے ہیں، گردے دیتے ہیں بلکہ بعض زندگی میں ہی گردے دیتے ہیں یا بعض اور چیزیں دے دیتے ہیں۔ جو چیز انسانیت کے فائدے کے لیے ہو سکتی ہے اور جو قربانی دینے کے لیے تیار ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

اس پر اس خادم نے عرض کیا کہ اس پر بعض اعتراض کرتے ہیں کہ وفات کے بعد برین dead ہوتا ہے لیکن organs تو زندہ ہوتے ہیں۔ اس لیے اس سے رُوح کو تکلیف ہو سکتی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سوال ہے کہ جب اپنی زندگی میں کوئی گردہ نکال کر دیتا ہے۔ کئی لوگ اپنے گردے اپنے رشتے داروں کو دے دیتے ہیں۔ یا غریب ملکوں میں بعض غریب بیچارے اپنے گردے بیچ دیتے ہیں۔ انڈیا، پاکستان میں لوگ اپنے گردے بیچ دیتے ہیں۔ تو ایسے لوگ اپنی زندگی میں ہی دے رہے ہوتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ ایسے اعضاء کام تو تب ہی آئیں گے جب اُن کا فائدہ ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہاں روح کا تو سوال ہی نہیں ہے۔ مرنے کے بعد روح کا جسم سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ جب ڈاکٹر نے حقیقت میں ڈکلیئر کر دیا کہ انسان مر گیا ہے تو اس کے کچھ عرصہ کے بعد تک بعض چیزیں فنکشن کرتی رہتی ہیں۔ اس عرصہ کے دوران اگر آنکھ نکال لی یا کوئی اور ایسا **organ** نکال لیا جو دوسرے کو فائدہ پہنچا سکتا ہے تو پہنچا دو۔ ultimately تو ساری چیزوں نے مر ہی جانا ہے۔ دماغ اگر dead ہو گیا تو کچھ دیر بعد دوسرے organs نے بھی ختم ہو جانا ہے۔ تو کیوں نہ ان organs کو ختم ہونے سے پہلے کسی انسان کی جان بچانے کے لیے استعمال کر لیا جائے؟ تو جو لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں غلط کرتے ہیں۔

س: ایک واقفِ نو نے عرض کیا کہ صوفیوں کا قول ہے کہ مومن ایک پرندے کی طرح ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے کہ مومن اس دنیا میں تو ہوتا ہے لیکن اس دنیا کا نہیں ہوتا۔ میرا سوال یہ ہے کہ ہمیں کس طرح پتہ لگ سکتا ہے کہ ہم دنیا کی طرف زیادہ جا رہے ہیں اور روحانیت سے دور جا رہے ہیں؟

ج: اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کو اتنی موٹی بات بھی پتہ نہیں لگتی؟ اگر آپ کو فکر کے ساتھ پانچ وقت باجماعت یا وقت پر نمازیں ادا کرنے کی طرف توجہ پیدا نہیں ہوتی، اگر آپ کو فکر کے ساتھ نفل پڑھنے کی طرف توجہ پیدا نہیں ہوتی، اگر فکر کے ساتھ بندوں کے

حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ نہیں ہوتی، اگر ہر وقت ذہن میں یہ خیال نہیں رہتا کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے اور میں کوئی غلط کام نہ کروں تو اس کا مطلب ہے کہ آپ اللہ کی طرف کم جارہے ہیں اور دنیا کی طرف زیادہ جارہے ہیں۔ یہ تو آپ خود اپنے جائزے لیں۔ آپ نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا ایک عہد کیا ہے۔ صوفیوں کی بات تو بعد کی ہے، دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا جو عہد ہے اس کو دیکھیں اور خود جائزہ لیں کہ آیا آپ اس پر پورا اُتر رہے ہیں؟ آیا آپ اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کر رہے ہیں؟ کیا آپ کے روزمرّہ کے جو عمل ہیں وہ اُس تعلیم کے مطابق ہیں جو اللہ اور اس کے رسول نے دی ہے؟ یہ تو انسان خود جائزہ لے سکتا ہے۔ معیار تو قرآن کریم نے مقرر کر دیا ہے اور معیار تو آپ کے سامنے ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ کوئی حساب کا سوال نہیں ہے۔ ایک جمع ایک دو ہی ہوگا۔ یہاں کے لوگوں کو عادت پڑ گئی ہے ہم اس طرح کا سوال کریں گے تو اس طرح کا جواب مل جائے گا۔ بعض سوالوں کے جواب اس طرح نہیں ہوتے۔ روحانیت کا معاملہ علیحدہ ہے۔ روحانیت کے لیے پہلی بات اللہ تعالیٰ سے تعلق ہے۔ اس بات کا جائزہ لیں کہ وہ تعلق ہے؟ میں تو آپ کی روحانیت کو جج نہیں کر سکتا۔ یہ تو آپ خود کر سکتے ہیں۔ (انتخاب از الفضل انٹرنیشنل 02 جون 2017ء تا 08 جون 2017ء)۔ (مبشرہ مبارکہ حامد)

شب برات کی حقیقت

"شب برات کا جو بھی رواج ہے اس کی سنت میں کوئی جگہ نہیں ہے کہیں کوئی ذکر نہیں ملتا۔ صحابہ کرام نے نہ شب برات منائی نہ آپ کی بعد کی نسلوں نے نہ آپ کے بعد کی نسلوں نے، پس اگر اتنا ہی اہم ایک دن تھا تو کیا اس دن کا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کو علم نہ ہوا (دن بھی چوبیس گھنٹوں کے بات کر رہا ہوں یعنی رات ہی کہ لیں اس کو) اتنی اہم رات کا آپؐ نے تو کوئی ایسا ذکر نہیں فرمایا کہ اس کو اس طرح مناؤ۔ مختلف علماء نے اس پر روشنی ڈالی ہے اور قطعی طور پر اُن حدیثوں کو جن حدیثوں میں شب برات کا ذکر ملتا ہے یا کمزور یا جھوٹی یا مصنوعی قرار دیا ہے اور ساتھ یہ استنباط فرمایا ہے کہ اگر ان حدیثوں کو سچا بھی سمجھو جو علماء کے نزدیک درست نہیں ہیں بعد کی بنائی ہوئی باتیں ہیں تو پھر بھی جس رنگ میں آج کل شب برات منائی جاتی ہے اس کی کوئی سند نہیں ہے بلکہ یہ صریح گمراہی ہے"

اردو ملاقات 6 مئی 1994

FAH

قارئین زینب کو شعبہ اشاعت کی طرف سے ⟨⟨رمضان المبارک⟩⟩

اور ⟨⟨عید الفطر⟩⟩ کی بہت بہت مبارک ہو۔

تاریخ لوائے لجنہ اماء اللّٰہ

(لبنیٰ کریم مجلس کریسچن ساند)

25 دسمبر 1922ء کو حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کا قیام فرمایا۔لوائے لجنہ کی تاریخ کے بارہ میں چند دلچسپ باتیں پیشِ خدمت ہیں۔

25 دسمبر 1939ء کو 2 بج کر 25 منٹ پر لوائے احمدیت اور لوائے خدام الاحمدیہ لہرانے کے بعد حضور زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور "رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ" کی دعا کرتے ہوئے خواتین جماعتِ احمدیہ کا جھنڈا اپنے دستِ مبارک سے لہرایا۔
جھنڈے کا بانس 35 فٹ لمبا اور کپڑا پونے چار گز لمبا اور سوا دو گز چوڑا تھا۔اس لوائے احمدیہ کے نقوش کے علاوہ تین کھجور کے درخت تھے جن کے نیچے چشمہ تھا۔اس جھنڈے کے نقوش ریشم کے مختلف رنگوں کے دھاگوں کے تھے جو مشین سے کاڑھے گئے، کپڑا اساٹن کا تھا۔

نوٹ:۔سٹیج پر داخل ہوتے ہوئے دائیں ہاتھ گیلری کے ساتھ پول نصب کیا گیا۔حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پول کے نیچے کھڑے ہو کر رسی کھول کر جھنڈا لہرایا تھا۔اس کو درمیان میں سے حضرت سیّدہ اُمِ طاہرؓ نے پکڑا ہوا تھا جو حضور کے پیچھے کھڑی تھیں۔ان کے پہلو میں استانی حمیدہ صابرہ صاحبہ کھڑی تھیں اور اس کا آخری حصہ ان کے ہاتھ میں تھا، (کیونکہ گیلری میں پہرہ پر حمیدہ صابرہ صاحبہ کی ڈیوٹی تھی) اس دن مستورات میں اتنا جوش تھا کہ بغیر کسی کی پرواہ کے انہوں نے نعرے لگائے، نعرے استانی میمونہ صاحبہ نے لگوائے۔حضور کے اِردگرد خاندان مسیح موعود علیہ السلام کی خواتین مع حضرت سیّدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ موجود تھیں۔

"یہ جھنڈا احتیاط کے ساتھ تقسیم ملک کے وقت ساتھ لایا گیا لیکن 1949ء کے اپریل میں جبکہ ربوہ کی سرزمین پر پہلا جلسہ منعقد ہوا تھا ریل گاڑی میں سے سامان اُتارتے ہوئے جھنڈے کا بکس کارکنان کی غفلت سے گاڑی میں رہ گیا اور باوجود کوشش کے نہ مل سکا۔"

(تاریخ لجنہ جلد اوّل ص510)

مکرمہ صاحبزادی امتہ القدوس صاحبہ صدر لجنہ پاکستان نے مؤرخہ 24 دسمبر 1998ء کو سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھا، "حضور لجنہ کا جھنڈا بہت تلاش کے بعد مل نہیں رہا۔تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ 1949ء میں لاہور سے ربوہ آتے ہوئے کچھ سامان کے ساتھ ریل گاڑی میں ہی رہ گیا تھا۔اس جھنڈے کی گمشدگی کے بعد دوبارہ بنایا گیا یا نہیں اس بارہ میں بھی کوئی علم نہ ہو سکا۔اگر حضور اجازت مرحمت فرمائیں تو یہ جھنڈا دوبارہ بنوا لیا جائے۔تاریخ لجنہ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ جھنڈے کا بانس 35 فٹ لمبا اور کپڑا پونے چار گز لمبا اور سوا دو گز چوڑا تھا۔اس لوائے احمدیہ کے نقوش کے علاوہ تین کھجور کے درخت تھے جن کے نیچے چشمہ تھا۔اس جھنڈے کے نقوش ریشم کے مختلف رنگوں کے دھاگوں کے تھے جو مشین سے کاڑھے گئے، کپڑا اساٹن کا تھا۔"

اس خط کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے 22 جنوری 1999ء کو فرمایا "ٹھیک ہے، دوبارہ یہ جھنڈا بنوا لیں۔"
حضور کے ارشاد کی تعمیل میں لجنہ کا جھنڈا 1999ء میں مکرمہ خورشید انجم صاحبہ مرحومہ کی نگرانی میں دوبارہ بنوایا گیا۔خورشید انجم صاحبہ نصرت انڈسٹریل سکول کی ہیڈ مسٹریس تھیں۔دوبارہ جھنڈے کی تیاری کا سارا خرچ خورشید انجم صاحبہ مرحومہ نے ادا کیا۔اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔(آمین)

لوائے لجنہ اسی سال لجنہ اماء اللہ پاکستان کی سالانہ کھیلوں پر لہرایا گیا اور نیز لجنہ کی دیگر تقریبات میں بھی لہرایا جاتا رہا اور یہ روایت اب بھی جاری ہے۔

جھنڈے کی علامات کی تفصیل

فروری 2008ء لجنہ اماء اللہ برطانیہ کی عاملہ کے ریفریشر کورس پر حضور پُرنور نے خطاب کے بعد فرمایا کہ لجنہ کوئی سوال کرنا چاہتی ہے، تو کر سکتی ہے۔ جھنڈے کی علامات کے سوال کے نتیجہ میں حضور انور نے اس کے بارہ میں تفصیل سے سمجھایا:

تین کھجور کے درخت: اعلیٰ ترین مائیں!

حضرت ہاجرہ، حضرت مریم اور حضرت آمنہ پر دلالت کرتے ہیں۔

چاند: چاند کی یہ صورت اسلام کی نشاطِ ثانیہ کی علامت ہے۔ گمراہی کے اندھیروں میں لجنہ اور احمدیت روشنی کا منبع ہیں۔

ستارہ: چھ کونوں والے ستارے سے مراد اسلام کے چھ بنیادی اصول ہیں۔

منارۃ المسیح: مہدیٔ موعود کی پیش گوئی پوری ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

سورج: مغرب سے سورج کا نکلنا آخری زمانے کے لیے یہ رسول کریم ﷺ کی پیش گوئی ہے۔

نخلستان: اس سے مراد ماحول ہے روحانی پانی سے فیض یاب ہو کر اعلیٰ ترین مائیں دنیا کو روشنی اور رہائش دیتی ہیں۔

(النصرت لجنہ اماء اللہ u.k: سہ ماہی ایڈیشن مئی 2009ء)

دعائیہ اعلانات

=محترمہ امۃ القیوم اپنی بیٹی راحیلہ طارق کے نکاح کے موقعہ پر دعا کی درخواست کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو زندگی کے ہر مشکل مرحلے میں کامیابی عطا کرے اور ان پر اپنا خاص فضل فرمائے۔ (آمین)

=محترمہ سیّدہ بشریٰ خالد، محترمہ عمارہ عزیز، محترمہ مریم امتیاز، محترمہ سعیدہ انور، محترمہ زاہدہ غضنفر، محترمہ رعنا گل انور اور محترمہ نوشابہ غزل اپنے خاندان اور بچوں کے لیے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

=محترمہ رعنا گل انور اپنی مجلس کی عاملہ کے لیے دعا کی درخواست کرتی ہیں اللہ تعالیٰ انہیں احسن رنگ میں دین کی خاطر وقت کی قربانی کرنے کی توفیق دے۔ (آمین)

=محترمہ امۃ الطیف انور اپنی بیٹی شازیہ انور اور بیٹے احسان کے لیے دعا کی درخواست کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے خاص فضل سے نوازے نیز اپنی والدہ محترمہ نذیراں بانو صاحبہ کی صحت کے لیے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ (آمین)

=محترمہ بلقیس اختر اپنی بیٹی شازیہ علی کے نکاح پر اس کی کامیابی کے لیے اور بیٹے امتیاز چوہدری کو ملازمت ملنے پر دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

=محترمہ منصورہ نصیر اپنے شوہر کی صحت وتندرستی والی فعال عمر دراز اور مقبول خدمت دین بجالانے کے لیے درخواست دعا کرتی ہیں۔

رپورٹ دو روزہ تربیتی کیمپ لجنہ اماء للّٰہ ناروے

خدا تعالیٰ فضل وکرم سے گذشتہ سال کی طرح امسال بھی لجنہ اماءللہ ناروے کو دو روزہ تربیتی کیمپ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔اس تربیتی کیمپ میں لجنہ نے مسجد میں ایک رات قیام بھی کیا۔اس تربیتی کیمپ کی مختصر رپورٹ پیش خدمت ہے۔

بروز ہفتہ نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد تلاوت قرآن کریم اور ترجمہ سے اس کیمپ کا آغاز ہوا۔اس دو روزہ کیمپ میں لجنہ اماءاللہ کے مندرجہ ذیل شعبہ جات نے کام کیے۔

شعبہ صحت جسمانی:

شعبہ کے تحت ایک ہیلتھ سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔جس میں لجنہ کی دو ڈاکٹرز نے شرکت کی۔ڈاکٹر فائزہ صاحبہ نے ADHD اور ہارمونز کی تبدیلی کے بارے میں معلومات دیں اور لجنہ کے سوالات کے جوابات بھی دیئے۔اس کے بعد عزیزہ ڈاکٹر منیرہ افتخار نے ہیڈ فون کے استعمال کے فائدے اور نقصانات پر ایک لیکچر دیا جو کہ بہت معلوماتی تھا۔

شعبہ خدمت خلق:

شعبہ خدمت خلق کے تحت پہلی دفعہ ایک چیریٹی واک رکھی گئی جو کہ مسجد بیت النصر کے احاطہ میں ہوئی۔چیریٹی واک کے لیے شعبہ کی طرف سے نیلے اور سفید رنگ کے sløyfe تیار کیے گئے تھے۔جو کہ ممبرات لجنہ نے چیریٹی واک کے دوران اپنے بازو پر لگائے۔اس میں 143 ممبرات نے حصہ لیا۔

شعبہ تعلیم:

شعبہ تعلیم کے تحت نصاب میں شامل سورۃ کہف کی تفسیر پیش کی گئی۔سورت کی تفسیر پریزینٹیشن کے ذریعہ بیان کی گئی۔جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت مرزا طاہر احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی تفسیر سے مدد لیتے ہوئے بہت اچھے انداز میں پیش کیا گیا۔

شعبہ تربیت:

شعبہ تربیت کی طرف ایک بہت اہم مسئلہ پر ڈسکشن رکھی گئی جس کا موضوع تھا ''**بچوں کی تربیت ذمہ داریاں مسائل اور ان کا حل**''۔اس کے لیے بچوں کی عمر کے لحاظ سے والدات کے مختلف گروپ بنائے گئے۔مسائل کو سامنے رکھتے ہوئے اور مختلف سوالات کے ذریعہ گفتگو کی گئی۔ مثلاً بچوں کو حیاء کیسے سکھائی جاسکتی ہے؟ بچوں کی تربیت کرتے وقت کیا بیٹے اور بیٹی میں فرق کرنا چاہیے؟ بچپن کی برائیوں اور کمزوریوں کو کیسے دُور کیا جاسکتا ہے؟ سوشل میڈیا کے نقصانات سے کیسے بچا جائے؟

انڈور گیمز:

تمام دن کے پروگرامز سے فارغ ہونے کے بعد ہفتہ کی رات ممبرات کے لئے مختلف گیمز رکھی گئیں۔مثلاً ''می مے لیک'' کسوٹی وغیرہ ۔ممبرات لجنہ نے ہر دو گیمز کو بہت انجوائے کیا۔

شعبہ وصیت:

اس شعبہ کے تحت نظام وصیت کی اہمیت اور ضرورت پر ایک لیکچر ہوا۔

شعبہ صنعت وتجارت:

شعبہ صنعت وتجارت کی طرف سے کلاس لگائی گئی ،جس میں مختلف گروپ بنائے گئے جس میں اون سے کروشیا بنانا سکھایا گیا۔ پاجامہ کاٹنا اور سینا بھی سکھایا گیا۔

مشاعرہ:

16 اپریل بروز اتوار بعد نماز ظہر وعصر مسرور ہال میں ایک مشاعرہ کا انعقاد کیا گیا،جس مقامی شاعرات نے اپنا حمدیہ،نعتیہ اور مزاحیہ کلام سنا کر خوب داد پائی۔

میّت کو غسل دینے اور کفنانے کا طریق:

اس کے تحت میت کو غسل دینے کا طریق بتایا گیا۔ نیز بعد غسل کفنانے کا طریق بھی سکھایا گیا۔ کفن کو تیار کرنے کا طریق بھی بتایا گیا۔

شعبہ ضیافت:

دونوں دن شعبہ ضیافت نے ممبرات لجنہ کے لیے کھانے اور ناشتہ کا انتظام کیا۔ جس میں سیکرٹری ضیافت اور ان کی ٹیم نے بہت محنت سے لجنہ کے لیے ضیافت تیار کی۔ سب کارکنات کو خدا تعالیٰ جزائے خیر دے۔(آمین) (طالب دعا: سعدیہ جاوید)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’مَیں یہاں نئی آنے والی احمدی عورتوں سے بھی کہتا ہوں کہ پردہ کی غرض حیا ہے۔ مرد اور عورت کے درمیان ایک حجاب قائم کرنا ہے۔ اپنے آپ کو مردوں کی غلط نظروں سے محفوظ رکھنا ہے۔ اس لیے صرف بال ڈھانک کر اور نیچے تنگ لباس پہن کر یہ نہ سمجھ لیں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کر لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم آپ کی حیا کو قائم کرنا ہے۔ اسی طرح پاکستانی عورتوں کو بھی بہت زیادہ اپنے بالوں کی نمائش کی عادت ہے۔ وہ اپنے سر کی اوڑھنیوں کو ٹھیک کریں۔ پردہ کے مقصد کو پہچانیں۔‘‘

(خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس بر موقع جرمنی 2015 الفضل انٹرنیشنل 04.09.15)

’’بعض جگہ لجنہ کی رپورٹس میں یہ ذکر ہوتا ہے کہ آج کل پردے پر بہت زور دیا جاتا ہے اور لڑکیوں کی طرف سے، بعض نوجوانوں کی طرف سے یہ سوال اُٹھتے ہیں کہ ہم پردہ پردہ سُن کے تنگ آگئی ہیں۔ پردہ کیا ہے؟ یہ حیا کا قائم کرنا ہے۔ اگر پردہ کر کے بے حیائی قائم رہتی ہے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اور حیا جسم کو ڈھانپنے میں ہی ہے۔ عورت کی زینت اور خوبصورتی اس کا پردہ ہی ہے جس کا ہر احمدی عورت سے اظہار ہونا چاہیے اور یہ قرآنی حکم ہے اگر اس کا بار بار زور دے کر ذکر نہ کیا جائے تو کیا یہ کہا جائے کہ بے حیائی بے حیائی کے نعرے لگاؤ؟ میں نہیں سمجھتا کہ کوئی احمدی، سچی احمدی عورت یا لڑکی یہ چاہتی ہو کہ اس طرح کے نعرے لگائے۔ پردے کا حکم بھی عورت کی عزت کی حفاظت اور اس کی اہمیت کے پیش نظر ہے۔‘‘ (خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس بر موقع یوکے 2015 الفضل انٹرنیشنل 23.10.15)

دھنک کے رنگ آپ کے سنگ

آنحضرت ﷺ کی اللہ تعالیٰ کی عافیت اور اس کے فضلوں کو جذب کرنے کی دعا:

''اے اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت میں عافیت کا طلب گار ہوں۔ مولیٰ! میں تجھ سے دین و دنیا، مال اور گھر بار میں عفو اور عافیت کا خواست گار ہوں۔ اے اللہ میری کمزوریاں ڈھانپ دے اور مجھے میرے خوفوں سے امن دے۔ اے اللہ! آگے پیچھے دائیں بائیں اور اوپر سے خود میری حفاظت فرما اور میں تیری عظمت کی پناہ چاہتا ہوں کہ میں نیچے سے کسی عذاب کا مورد ہوں۔'' (سنن ابوداؤد کتاب الادب باب مایقول اذا اصبح حدیث 5074)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''عورتوں کو چاہیے کہ نامحرم سے اپنے تئیں بچائیں اور یاد رکھنا چاہیے کہ بغیر خاوند اور ایسے لوگوں کے جن کے ساتھ نکاح جائز نہیں اور جتنے مرد ہیں ان سے پردہ کرنا ضروری ہے۔ جو عورتیں نامحرم سے پردہ نہیں کرتیں، شیطان ان کے ساتھ ہے''۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ:69)

اصلاح نفس کے چار اصول ہیں:

1 ''**مشارطہ**'' اپنے نفس کے ساتھ ''شرط'' لگانا کہ ''گناہ'' نہیں کروں گا۔ **2**۔ ''**مراقبہ**'' کہ آیا ''گناہ'' تو نہیں کیا۔ **3**۔ ''**محاسبہ**'' کہ اپنا حساب کرے کہ کتنے ''گناہ'' کیے اور کتنی ''نیکیاں'' کیں۔ **4**۔ ''**مواخذہ**'' کہ ''**نفس**'' نے دن میں جو ''**نافرمانیاں**'' کیں ہیں اس کو ان کی ''سزا'' دینا اور وہ سزا یہ ہے کہ اس پر ''**عبادت**'' کا بوجھ ڈالے۔ (امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ۔۔۔ احیاء علوم الدین) (سعیدہ نعیم مجلس بیت النصر اوّل)

خوبصورت بات:

''ایک بزرگ سے کسی نے پوچھا کہ عبادت کرنے کے لیے بہترین دن کونسا ہے؟ بزرگ نے کہا! **موت سے ایک دن پہلے**۔ اس نے حیرت سے کہا کہ موت کا وقت تو معلوم نہیں۔ فرمایا! تو پھر زندگی کے ہر دن کو آخری سمجھو۔'' (نورین نصیر مجلس تھوئین)

کرنے کی باتیں:

= جب نظر ناپاک ہونے لگے تو آنسوؤں سے پاک کردو۔

= اور جب سر بغاوت کرنے لگے تو اسے سجدے کا نشہ پلا دو۔

= جب ہاتھ بگڑنے لگیں تو اللہ اکبر کہہ کر ناف پہ باندھ لو۔

= جب زبان اِدھر اُدھر کی باتیں کرنے لگے تو الحمد للہ، ثناء کا سلسلہ شروع کردو۔

= اور جب کھڑے کھڑے تھک جاؤ تو رکوع میں چلے جاؤ۔

= اور پھر سجدے میں چلے جاؤ اور کہو ''سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی''

= اے میرے رب تجھ سے پاک کوئی بھی نہیں تجھ سے بلند شان والا کوئی نہیں۔

(امۃ القدوس قدسیہ مجلس درامن)

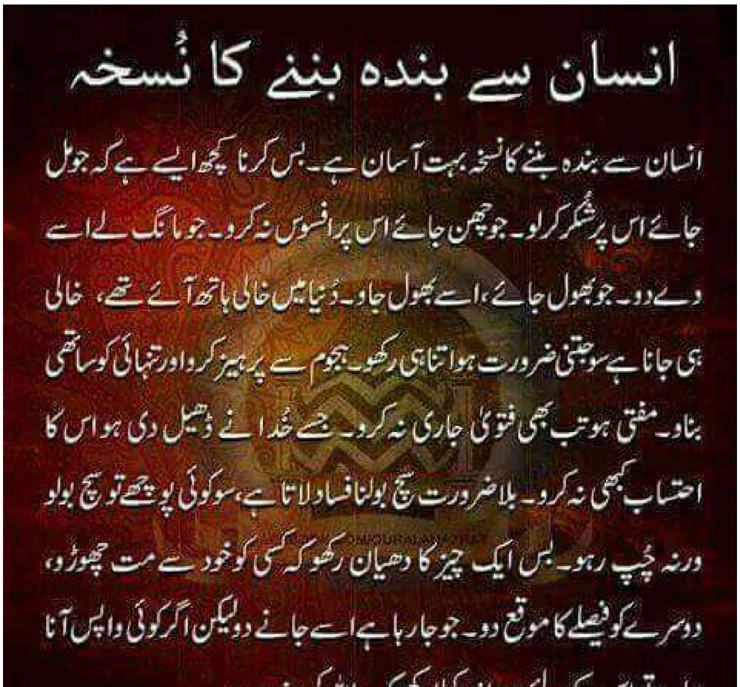

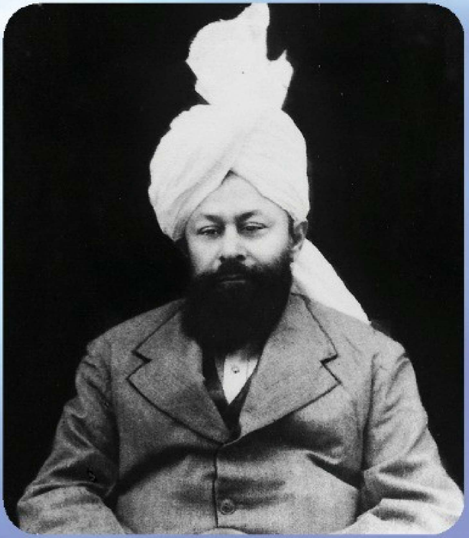

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں

"شہداء کو مردہ کہہ کر ان کی بے حرمتی مت کرو۔ وہ مردہ نہیں بلکہ حقیقتاً وہی زندہ ہیں۔ کیونکہ تاریخ ان کے نام کو زندہ رکھے گی۔ اور آئندہ آنے والی نسلیں انہی کے نقشِ قدم پر چلیں گی اور ان کے کارناموں کو یاد رکھیں گی اور ہمیشہ اُن کی بلندی درجات اور مغفرت کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتی رہیں گی۔"

FAH

(تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ نمبر 293)

شہیدوں کے نام

اے میرے شہیدو تمہیں یہ شان مبارک · یہ زندگی تابندگی ہر آن مبارک
پائندہ و رخشندہ ہو تابندہ ہو تم لوگ · منزل کی ہیں قندیل تمہاری یہ وفائیں
جس لب پہ ہو جس بزم میں ہو ذکر تمہارا · ہر دل سے نکلتی ہیں یہ پُرسوز دعائیں
یارب تیرے الطاف کی ہوں بارشیں ان پر · لاہور کی تر، جن کے لہو سے ہیں فضائیں
تحفہ وفا کیشی کا ہر دم سوئے آقا · لاہور سے جاتی ہیں جو پُرعزم ہوائیں
اے میرے شہیدو! تمہیں اعزاز مبارک · اور جانب فردوس یہ پرواز مبارک

(الفضل انٹرنیشنل 15 جولائی تا 21 جولائی 2016ء)

اپریل فول کی حقیقت اور اس کے نقصانات

انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا میں اپریل فول کے بارے میں لکھا ہے۔ اس کو **"All fool day"** بھی کہتے ہیں۔ یہ ایک رسم ہے جس میں عملی مذاق کئے جاتے ہیں یا دوستوں کو بیوقوف بنایا جاتا ہے۔ کئی صدیوں سے بہت سے ممالک میں یہ دن منایا جاتا ہے، اس رسم کی ابتداء نامعلوم ہے۔ یہ دوسرے تہواروں کے مشابہ ہے جس طرح ہولی کا تہوار **31** مارچ کو انڈیا میں منایا جاتا ہے۔ یہ ہولی کے مشابہ ہے۔ "جب فطرت انسانوں کو اچانک موسموں کی تبدیلی سے بیوقوف بناتی ہے" 31 مارچ اور یکم اپریل میں ایک ہی دن کا فرق ہے۔ اس دن تمام لوگوں کو بیوقوف بنانے کا بہانہ مل جاتا ہے۔ یہی رسم برطانیہ والے امریکہ لے گئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"دیکھو اپریل فول کیسی بُری رسم ہے کہ ناحق جھوٹ بولنا اس میں تہذیب کی بات سمجھی جاتی ہے"

(نور القرآن نمبر 2 روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 408)

یہ رسم جہاں جھوٹ بولنے کی ترغیب دلاتی ہے وہیں اس سے بہت سے نقصانات ہوتے ہیں۔ کئی لوگوں کو جھوٹی خبروں کی وجہ سے ہارٹ اٹیک ہو جاتے ہیں۔ ایسا مذاق جس سے کسی کو نقصان پہنچے جائز نہیں۔

محترم حضرت حکیم صاحب دامت برکاتہم السلام علیکم! میں ایک دکان پر بیٹھا تھا میرے کمر میں معمولی درد محسوس ہو رہا تھا' ایک بزرگ عمر تقریباً اسی سال فرمانے لگے کہ میری کمر میں جب وہ سندھ میں تھے شدید درد ہو گیا۔ ہر قسم کی گولیاں کھائیں۔ طرح طرح کے ٹوٹکے کیے مگر آرام نہ آیا۔ ایک حکیم صاحب بڑے مشہور تھے۔ ان کے پاس گیا۔ انہوں نے اچھی طرح چیک اپ کیا اور فرمایا کہ آپ فوری طور پر آدھ پاؤ میتھرے لے جائیں۔ گھی میں بھونیں اور پھر کوٹ کر سفوف بنالیں ایک چھوٹی چمچ رات کو نیم گرم دودھ سے کھا کر سو جائیں۔ ٹھنڈے پانی اور ٹھنڈی چیزوں سے سخت پرہیز کریں۔ آپ پانچ سات دن میں بالکل ٹھیک ہو جائینگے اگر اللہ نہ کرے تکلیف باقی رہے تو پھر آ کر دوائی لے جائیں۔ بزرگ فرمانے لگے کہ میں نے حکیم صاحب کے فرمان کے مطابق عمل کیا۔ پہلی خوراک سے ہی آرام آنا شروع ہو گیا۔ 3 خوراکوں سے درد کا نام تک نہ تھا۔ بہرحال ہفتہ دوائی کھاتا رہا۔ جوڑوں کا درد، پٹھوں کا درد جس کسی کو ہوتا ہے میں بتاتا رہتا ہوں اور لوگ صحت یاب ہو جاتے ہیں۔ یہ بہت ہی مجرب نسخہ ہے۔

(ن، ص، ایبٹ آباد) (عبقری میگزین اگست 2010ء صفحہ 21)

contact@ubqari.org
youtube.com/UbqariTasbeehKhana
www.ubqari.org
/ubqari

رپورٹ پروگرام 4 مئی 2017ء

(نوشک سے اردو میں ترجمہ: محترمہ صدیقہ وسیم صاحبہ)

17 مئی کی اہمیت:

آنحضورﷺ نے فرمایا ہے کہ "وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے" مگر یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہمارا وطن کون سا ہے وہ جس میں ہم پیدا ہوئے، رہ رہے ہیں یا وہ جس ملک سے ہمارے والدین آئے ہیں۔ اس کے بارے میں ہمارے پاس خلیفہ وقت کا واضح ارشاد موجود ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ جس ملک میں ہم رہ رہے ہیں قطع نظر اس کے کہ ہم کہاں سے آئے ہیں وہی ہمارا ملک ہے اور اسی سے ہی محبت کرنے کی تعلیم ہمارا مذہب ہمیں دیتا ہے۔

پروگرام:

اللہ کے فضل و کرم سے اس سال بھی لجنہ اماء اللہ شعبہ تبلیغ ناروے نے **nasjonaldag** کے حوالے سے ایک دعوت کا اہتمام کیا۔ یہ پروگرام پچھلے چار سال سے 17 مئی کے حوالے سے کیا جا رہا ہے اس سال اس پروگرام پر 150 مہمان اور 100 ممبرات لجنہ شامل ہوئیں۔ یہ پروگرام 4 مئی 2017ء کو بیت النصر مسرور ہال میں ہوا۔ ممبرات نیشنل عاملہ نے ہال کو ناروے کے جھنڈے کے رنگ یعنی سرخ، سفید اور نیلے رنگ سے سجایا۔ پروگرام کا آغاز 6 بجے قرآن پاک کی تلاوت سے کیا گیا۔ اس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں جماعت کا مختصر تعارف پیش کیا گیا۔ ہمارے پروگرام میں 4 سیاسی شخصیتوں نے نہ صرف شرکت کی بلکہ انہوں نے تقاریر بھی کیں۔ اپنی تقریر میں انہوں نے اس بات پر خاص طور سے زور دیا کہ اس سال ہونے والے الیکشن میں خواتین ضرور حصہ لیں۔

شعبہ تبلیغ کی طرف سے ایک تقریر پیش کی گئی جس کا عنوان تھا vårt lille land Norge یعنی "ہمارا پیارا ملک ناروے۔" اس تقریر میں مقررہ نے بتایا کہ ہمارا اس ملک میں ایک فعال شہری کی طرح رہنا کیوں ضروری ہے اور یہ بھی کہ ہمیں اس ملک نے تحفظ دیا ہے تو ہمیں اس سے محبت کا ثبوت دے کر اس کا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔ لجنہ ناروے کی سرگرمیوں کے بارے میں بتایا کہ ہم خواتین اس ملک میں کیا کر رہی ہیں۔

خلیفہ وقت کی دنیا میں امن کی کوششوں کے بارے میں بھی آگاہ کیا گیا۔
Løranskogkommune کی میئر نے اپنی تقریر میں 17 مئی اور barnetog کی اہمیت کے بارے میں بتایا اسی طرح ایک دوسری مہمان Marianne borgen اوسلو کی میئر نے اوسلو کے مسائل، اس کی ترقی اور اس کے حل کے بارے میں بتایا۔ وہ مہمان جنہوں نے تقاریر کیں ان کو پھول اور تحائف پیش کیے گئے۔ پروگرام کا اختتام اجتماعی دعا سے ہوا جو نیشنل صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ ناروے نے کروائی۔ دعا کے بعد مہمانوں کو پر تکلف کھانا پیش کیا گیا۔ کھانے کے بعد مہمانوں کو مسجد دکھائی گئی۔ مسجد میں لگائی گئی کتابوں کی نمائش کو مہمانوں نے بہت سراہا اور بہت سے مہمانوں نے کتب بھی لیں۔

اس کے علاوہ 17 مئی کے حوالے سے لجنہ کی بنائی ہوئی اشیاء کا اسٹال بھی لگایا گیا تھا جو کہ تقریباً سب ہی بک گئیں۔ اس موقع پر لجنہ نے Humanity first کے لیے چندہ اکٹھا کیا جس میں مہمانوں نے بھی حصہ لیا اور اس کو پسند بھی کیا۔ یہ شام ہر لحاظ سے کامیاب رہی۔

تاثرات

اس پروگرام کے بارے میں مہمانوں کے تاثرات کچھ یوں تھے۔ ایسا پروگرام ہر سال ہونا چاہیے۔ مجھے مسجد میں آ کر بہت خوشی ہوئی آپ نے جس طرح ہمارا استقبال کیا ہمیں بہت اچھا لگا۔ آپ سب خواتین میں بہت محبت ہے ہمیں آپ سے سیکھنا چاہیے۔ اگر میں آج یہاں نہ آتی تو مجھے ساری زندگی اس کا افسوس رہتا۔ آپ نے جس گرمجوشی سے ہمارا استقبال کیا اس کو ہم نے آتے ہی محسوس کر لیا تھا۔

ہم ایک ایسے ملک میں رہتے ہیں جہاں ہمیں ہر قسم کی آزادی حاصل ہے اس لیے ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم اس طرح کے پروگرام کریں تا کہ اس ملک سے اپنی محبت کا اظہار کر سکیں۔ خدا تعالیٰ ہمارے ملک کو سلامت رکھے اور اس کی آزادی ہمیشہ قائم رہے۔ (آمین)

آزمودہ مفید ٹوٹکے

1۔ ایمبرائیڈ ڈ کپڑے دھونے اور استری کرنے کا طریقہ: بعض دفعہ ہمیں کڑھائی والے کپڑے یعنی قمیض دھونے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے ہم یہ کپڑے واشنگ مشین میں بھی دھو سکتے ہیں۔

دھونے کا طریقہ: کرتے کے وہ حصے جن پہ کڑھائی ہے۔ بیشک نگ اور موتی بھی لگے ہوئے ہوں۔ ان کو اُلٹا کر کے ربڑ بینڈ یا الاسٹک سے صرف کڑھائی والے حصے کو اچھی طرح سے باندھ لیں اور واشنگ مشین کو wool کے ٹمپریچر یعنی بالکل ٹھنڈے پانی پہ چلا دیں اور مشین کی spin سب سے ہلکے درجے پہ رکھیں۔ آخر میں قمیض کو ہینگر میں ڈال کر خشک ہونے کے لیے لٹکا دیں۔

اب قمیض کو استری کرنے کی ترکیب ہے: اس کے لیے آپ سپرے لیں جس پہ stiffe stryke stivelse لکھا ہوا ہے۔ وہ آپ کو روزمرّہ خرید و فروخت والی کسی بھی دکان سے مل جائے گا۔ استری کرنے والے میز یعنی استری اسٹینڈ پر ایک تولیہ بچھا لیں اب کڑھائی والی قمیض اُلٹا کر استری اسٹینڈ کے بیضوی حصے سے گزار کر سیدھا پھیلا لیں۔ تولیہ کی وجہ سے ساری کڑھائی یعنی نگ اور موتی اس تولیہ میں دب جائیں گے اور آپ کا کپڑا اور استری دونوں ہی خراب ہونے سے بچ جائیں گے اور استری کی سٹیم سے stuff-spray سے آپ کی قمیض ایک دم نئی دکھائی دے گی۔ کڑھائی والے حصے کے علاوہ باقی سارے سوٹ پر بھی ہلکا سا stuff سپرے کر کے استری کرنے سے سوٹ بالکل نیا ہو جائے گا۔

2۔ کپڑے دھو کر جلدی سکھانا مطلوب ہو تو اگر Tørke Trommel کی سہولت میسر نہ ہو یا استعمال نہ کرنا چاہتے ہوں تو کپڑے کو خشک تولیے میں لپیٹ کر اچھی طرح سے نچوڑیں اور پھیلا دیں نارمل وقت سے بہت جلد خشک ہو جائیگا۔ (سیّدہ امتہ السلام عقیل مجلس پرنسدال)

مینابازار 2017

23اپریل کوخدا کےفضل سےلجنہ اماالله ناروےنے اس سال

کا مینا بازار منعقد کیا الحمد الله۔اس میں لجنہ ،ناصرات اور بچگان نے شرکت کی۔

اس میں دوقسم کے اسٹال لگائے گئےتھےجن میں کپڑوں ، اورکھانوں کے سٹال شامل تھے۔.

پہلی بارمینابازار میں لجنہ میں گجرے بنانے کا مقابلہ کروایا گیا ۔جس میں بہت شوق سے لجنہ نے حصہ لیا۔

ان سٹال میں سیخ کباب ،سموسے ،کیک،تکے ،چاٹ،وغیرہ ۔کپڑوں کے سٹال میں پرائویٹ سٹال اور نمائیشی سٹال لگائے گئےتھے۔۔ پرائویٹ سٹال کا مقصد ممبرات کواپنے پاؤں پرکھڑے کرنااورذاتی کاروبارمیں مددکرنا ہے۔

ناصرات اور بچگان کے لئےدلچسپ
کھیلوں کا انتظام کیاگیا تھا۔

جن کوناصرات نے بےحد پسند کیا
اوربہت لطف اندوز
ہوئیں۔

ان کھیلوں میں ناصرات کے
ورزشی کھیلیں بھی رکھی گئیں تھی
-

جو اس پروپرام کو مزید دلچسپ
بنارہیں تھیں۔

ان کھیلوں میں جیتنے والوں کو چھوٹے
چھوٹے انعامات دیے گئے تھے -

اسی طرح لجنہ کے
لئےبھی مختلف کھیلیں
رکھی گئیں تھیں-اس میں
ایک برنی میں چاکلیٹ
بھری ہوئیں تھیں-اور
ان کی تعدادبتانی تھیں
کہ کتنی ہیں۔ اس میں
جیتنے والی ممبر کو
انعام میں پھلوں کی
ٹوکری ملنی تھی ۔ اس
میں لجنہ نے خوب بڑھ
کر حصہ لیا۔

ایک مقابلہ جو پہلی بار مینا بازار میں رکھا گیا ۔ وہ پھولوں کی آرائش کا مقابلہ تھا ۔اس مقابلے میں ۲۰ منٹ دیے گئے تھے اور اس میں دیے گئے پھولوں کاایک خوب صورت گلدستہ بنانا تھا ۔

اس مقابلےمیں ہنر مند لجنہ سامنے آئیں ۔ جنھوں نے محدود وقت میں اپناہنر دکھایا۔ اور حصہ لینےوالی ممبرات کو ان کا گلدستہ انعام میں دیا گیا ۔

بچوں کی دنیا

(شمسہ خالد۔مدیحہ محمود)

جمعہ 8۔اپریل 2016ء

پیاری ناصرات :ہمیشہ خوش رہیں

آج ہمارا موضوع گفتگو ہے تقویٰ اللہ جو شاید آپ کو مشکل لگے تقویٰ کا مطلب ہے نیکی کا حکم دینا، برائی سے رکنا اور روکنا، اپنی اصلاح کرنا اور نیک اعمال بجالانے میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کے بعد ہماری ذمہ داری اور بھی بڑھ جاتی ہے کہ ہمارا وجود، ہمارا قول اور فعل نیکیاں بکھیرنے والا اور برائیوں کو روکنے والا ہو۔

قرآن کریم میں خداتعالیٰ نے کثرت سے اس مضمون کی طرف توجہ دلائی ہے ،اور جابجا تقویٰ کا ذکر ملتا ہے اسی طرح احادیث میں بھی آنحضرت ﷺ نے اس کی اہمیت بیان کی ہے۔

قرآن کریم میں تقویٰ کا جو لفظ استعمال ہوا ہے اس کے بارہ میں حضرت ابوہریرہؓ سے کسی نے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ کانٹوں والی جگہ پر سے گزرو تو کیا کرتے ہو؟ اس نے کہا اس سے پہلو بچا کر چلا جاتا ہوں یا اس سے پیچھے رہ جاتا ہوں۔انہوں نے کہا بس اسی کا نام تقویٰ ہے۔یعنی انسان اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے مقام پر کھڑا نہ ہو اور ہر طرح اس جگہ سے بچنے کی کوشش کرے۔

حضرت محمد ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو چیز شک کی ہے اس کو چھوڑ کر اس چیز کو اختیار کرو جس میں شک نہیں۔ (صحیح بخاری باب تفسیر المشبہات)

یعنی اس بات کو جو شک میں ڈالے اس بات کے لیے چھوڑ دے جو شک میں نہیں ڈالتی اور گناہ کی تعریف ان الفاظ میں فرمائی کہ ”جو چیز تیرے دل میں کھٹکے“ سو تقویٰ یہ ہے کہ باریک سے باریک گناہ کی بات سے بھی انسان پرہیز کرے۔

چھوڑو غرور و کبر کہ تقویٰ اسی میں ہے

ہو جاؤ خاک مرضیٔ مولیٰ اسی میں ہے

شکر گزاری کا احساس

آنحضرت ﷺ ایک دفعہ وضو کرنا چاہتے تھے۔حضرت عبداللہ بن عباسؓ بچے تھے انہوں نے پانی کا لوٹا بھر کے رکھ دیا۔رسول اللہؐ تشریف لائے اور پوچھا پانی کس نے رکھا ہے عرض کیا گیا ابن عباس نے۔رسول اللہؐ نے ابن عباس کو اپنے ساتھ چمٹا لیا اور یہ دعا کی اے اللہ اس کو دین کی سمجھ عطا کر اور کتاب وحکمت کا علم عطا فرما۔

(صحیح بخاری کتاب العلم باب قول النبی اللھم علمه الکتاب حدیث نمبر:73 وکتاب الوضوء باب وضع الماء حدیث نمبر140)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

”چاھیے کہ ھرایک صبح تمھارے لیے گواھی دے کہ تم نے تقوٰی کے ساتھ رات بسر کی۔اور ھرایک شام تمھارے لیے گواھی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا“

(کشتی نوح صفحہ 18)

اس ماہ کا پیغام

دنیا کا سب سے خوب صورت پودا محبت کا ھوتا ھے۔ جو زمین میں نھیں بلکہ دلوں میں

نماز کی اہمیت

مریم رضوان۔کلوفتہ

نماز اسلام کی عمارت کا دوسرا رکن ہے۔جس پر اسلام کی عمارت کھڑی ہے۔یہ وہ پُر مغز عبادت ہے جو مومن اور کافر کے درمیان امتیاز پیدا کرتی ہے۔نماز وہ اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے جو خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں پر اپنا خاص فضل کرتے ہوئے فرض کی ہے۔اور جس کے بجالانے سے انسان ہر قسم کی برائیوں، بے حیائیوں، لغویات اور ناپسندیدہ اُمور و حرکات سے بچ جاتا ہے جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ”یقیناً نماز بے حیائیوں اور ناپسندیدہ کاموں سے روکتی ہے۔“ (سورۃ العنکبوت ۔46)

حدیث شریف میں آتا ہے اَلصَّلٰوۃُ مِعراجُ الْمُؤْمِنِ کہ نماز مومن کی معراج ہے۔

نماز پڑھنے سے

۔اللہ کی ذات کی پہچان ہوتی ہے۔

۔اللہ اور بندے کا تعلق قائم ہوتا ہے۔

۔ دین اور دنیا کی تمام اچھی چیزیں حاصل ہوسکتی ہے۔

نماز کیوں؟

کیوں کہ انسان ہر وقت اللہ تعالیٰ کا محتاج (avhengig) ہے۔اس لیے اس سے ہر وقت اس کا فضل مانگنا چاہیے۔کہ اے خدا ہمیں توفیق دے کہ ہم تیرے ہو جائیں۔وہی کام کریں جو تجھے پسند ہوں، خدا کی محبت، اس کی یاد میں لگے رہنے کا نام نماز ہے۔اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ اے میرے بندو! تم مجھے یاد کیا کرو میں بھی تمہیں نہیں بھولوں گا اور تمہارا خیال رکھوں گا، میرا شکر کیا کرو، میرے انعامات کی قدر کیا کرو۔اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ خدا کے ذکر کو چھوڑنا اور اس سے غفلت کا نام ”کفر“ ہے۔اور خدا کے ذکر کا بہترین ذریعہ نماز ہے۔نماز کا فائدہ نمازی کو ہے خدا کو اس کی ضرورت نہیں۔یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ اگر ہم اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ نہ کریں تو خدا کو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا

۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”یعنی تُو کہہ دے کہ اگر تمہاری دعا نہ ہوتی تو میرا ربّ تمہاری کوئی پرواہ نہ کرتا۔“ (الفرقان 78)

نماز کی حقیقت: نماز سے پہلے اللہ تعالیٰ پر سچا ایمان ضروری ہے۔خدا تعالیٰ ہی اپنے فضل سے انسان کو گناہوں سے پاک کرسکتا ہے انسان اپنی طاقت سے یہ نہیں کرسکتا انسان کا کام کوشش کرنا ہے۔گناہوں کو دُور کرنے کے لیے نماز ہے پہلے اس کے ذریعہ برائیوں کو دور کیا جاتا ہے۔پھر اس کے بعد انسان نیکیوں میں بڑھنے لگتا ہے۔اسی لیے کہا گیا ہے کہ نماز بدیوں کو دور کرتی ہے۔سوچ سمجھ کر، توجہ سے پڑھی جانے والی نماز انسان کی حالت بدلتی ہے۔

نماز کو صرف رسم اور عادت کے طور پر نہیں پڑھنا چاہیے۔ایسی نماز قبول نہیں ہوتی۔ہمارے لیے ضروری ہے کہ نماز کا مطلب سمجھیں، سیکھیں اور نماز میں اپنی زبان میں بھی دعائیں کریں۔اگر ہمیں دنیا کے کھانوں میں مزہ اور ذائقہ نہ آئے تو ہمیں کتنی فکر ہوتی ہے۔ہم ڈاکٹروں کے پاس جاتے ہیں اور بے چین ہوجاتے ہیں۔ہمیں خدا کے پیاروں نے بتایا ہے کہ نماز میں بھی بہت مزہ اور لطف ہے۔لیکن اگر ہمیں محسوس نہ ہو۔تو ہم اس کی فکر کیوں نہیں کرتے۔

نماز میں بہت سی برکات ہیں مگر وہ ہر ایک کو نہیں مل سکتیں۔اس کے لیے سچے دل سے خدا کی طرف جھکنا اور صرف اسی کو ہر چیز پر قادر سمجھنا ضروری ہے۔اصل نماز وہی ہے جس میں انسان کی رُوح پگھل کر خدا تعالیٰ کے آستانے پر گر جائے۔بعض لوگ کہتے ہیں کہ نماز پڑھنے میں ان کو لذّت نہیں آتی۔مزہ نہیں آتا۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس بارے میں یہ نصیحت ہے کہ پھر بھی بار بار پڑھتے رہیں۔اور بار بار اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کی دعا کریں۔کیونکہ شیطان ہر وقت انسان کو نماز سے ہٹانا چاہتا ہے۔اس کے مقابلہ کے لیے خدا سے ہی طاقت مانگی جاسکتی ہے۔ہمت نہیں ہارنی چاہیے۔اس لذّت کو حاصل کرنے کی کوشش میں لگے رہنا چاہیے اس کے ساتھ توبہ۔ استغفار۔گناہوں سے بچنا اور خدا کی مخلوق کی مدد کرنا ضروری ہے۔

"اپنی نمازوں کی حفاظت کریں ۔اپنے بچوں کی نمازوں کی حفاظت کریں "

کیا ہم شوریٰ کی اس تجویز کے مطابق اپنی اور اپنے بچوں کی اصلاح کی کوشش کررھے ھیں؟

فرمانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

وہ شخص بہت ہی قابل افسوس ہے کہ ایک کے عیب کو بیان تو سو مرتبہ کرتا ہے لیکن دعا ایک مرتبہ بھی نہیں کرتا

ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۶۱

خلافت کی برکت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

خلافت کی برکات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بعض دفعہ بظاہر ہر نصیحت عمل نہیں کررہی ہوتی لیکن جب خلیفہ وقت کی زبان سے وہی نصیحت نکلتی ہے تو اس میں اللہ تعالیٰ غیر معمولی اثر پیدا کردیتا ہے۔

(خطبات طاہر جلد 2 صفحہ 2)

ماہ اپریل میں ہونے والے اہم جماعتی واقعات

1949ء (17.16.15) اپریل میں ربوہ میں پہلا جلسہ سالانہ منعقد ہوا

1972ء (3 اپریل) بیت الاقصیٰ (ربوہ) کا افتتاح

1984ء (29 اپریل) حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی ربوہ سے یورپ ہجرت

1987ء (3 اپریل) تحریک وقفِ نو کا اعلان

2003ء (19 اپریل) وصال حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ

2003ء (21 اپریل) انتخاب خلافتِ خامسہ

پیارے حضور کی خوب صورت بات

نفرتوں کی دیوار اونچی کرنے کے بجائے محبتوں کے پل تعمیر کریں 〈لندن پیس سمپوزیم 2017〉

خداتعالیٰ نے ہی بھجوایا تھا۔۔۔

حضرت خلیفۃ اوّلؓ فرماتے ہیں ایک دفعہ میں اچھے استاد کی تلاش میں وطن سے دور چلا گیا۔ تین دن کا بھوکا تھا مگر کسی سے سوال نہیں کیا۔ میں مغرب کے وقت ایک مسجد میں چلا گیا مگر وہاں کسی نے مجھے نہیں پوچھا اور نماز پڑھ کر سب چلے گئے۔ جب میں اکیلا تھا تو مجھے باہر سے آواز آئی:

”نورالدین! نورالدین! یہ کھانا آکر جلد پکڑلو۔“

میں گیا تو ایک مجمع میں بڑا پرتکلف کھانا تھا۔

میں نے پکڑلیا۔ میں نے یہ بھی نہیں پوچھا کہ یہ کھانا کہاں سے آیا ہے کیوں کہ مجھے علم تھا کہ اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے۔ میں نے خوب کھایا اور پھر برتن مسجد کی ایک دیوار کے ساتھ کھونٹی پر لٹکا دیا۔ جب میں آٹھ دس دن کے بعد واپس آیا تو وہ برتن وہیں آویزاں تھا۔ جس سے مجھے یقین ہوگیا کہ کھانا گاؤں کے کسی آدمی نے نہیں بجھوایا تھا۔ خداتعالیٰ نے ہی بجھوایا تھا۔

(حیات نور ص ۲۷)

قرآن کریم پڑھنے پڑھانے والے کی افضلیت

آنحضرت ﷺ نے تلاوت قرآن کریم کی اہمیت اور برکات ان الفاظ میں ہمارے لیے بیان فرمائی ہے کہ ”تم میں سے افضل اور بہترین شخص وہ ہے جو خود قرآن کریم پڑھتا ہے اور پھر دوسروں کو پڑھاتا ہے۔“ قرآن کریم کے فیض اور نور کو اپنی ذات تک محدود نہیں رکھنا بلکہ اس روشنی سے دوسروں کو بھی منور کرنا ہے اور ابتداء اپنے گھر سے ہونی چاہیے کہ گھر کے سب افراد تلاوت وترجمہ قرآن کا التزام کررہے ہوں اور پھر دوسروں تک بھی اس نور کو پھیلایا جائے۔

لطائف

استاد(شاگرد سے):بتاؤ تمہارا گھر دُور ہے یا سورج؟

شاگرد معصومیت سے: میرا گھر

استاد(حیرانی سے):وہ کیسے؟

شاگرد:جناب!یہاں سے سورج تو نظر آتا ہے مگر میرا گھر نہیں۔

استاد شاگرد سے: جس آدمی کو سنائی نہ دے اس کو انگلش میں کیا کہیں گے؟

شاگرد استاد سے:جو مرضی کہہ دو اس کو کون سا سنائی دینا ہے۔

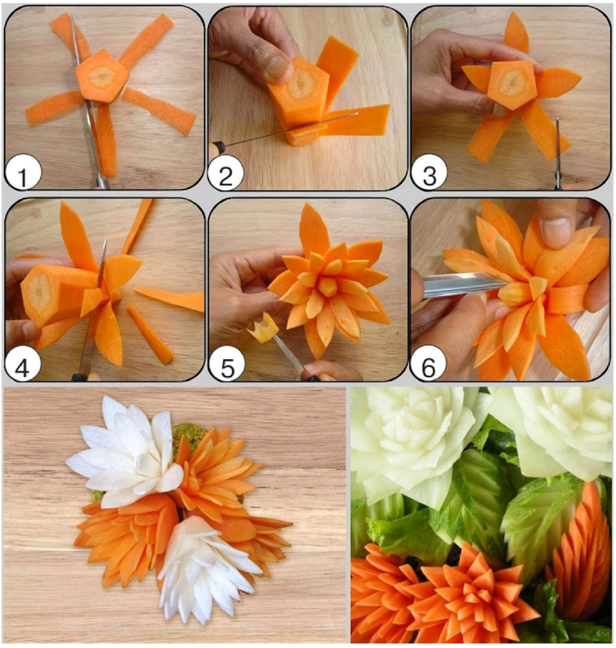

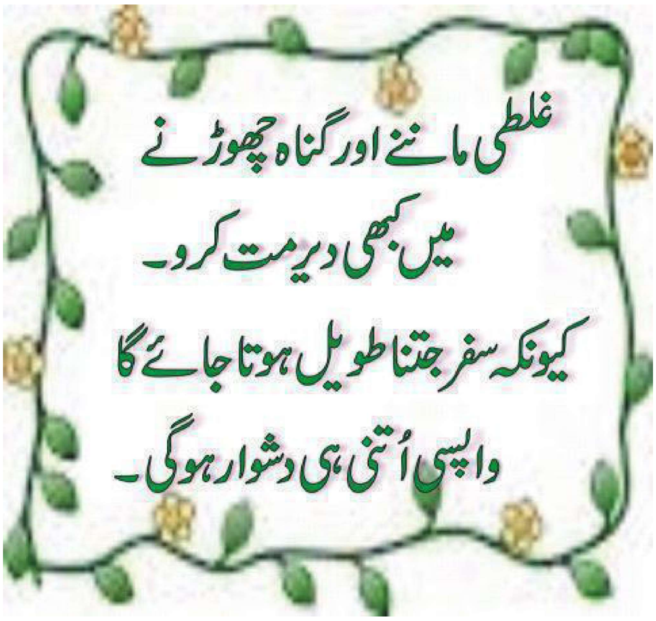

بوجھو تو جانیں

وہ کونسی چیز ہے جو بغیر پیروں کے بھاگتی ہے،اور واپس نہیں آتی

وہ کون سا پرندہ ہے جس کے پاؤں سر پر ہوتے ہیں

جب دیکھو پانی میں پڑا ہے پانی بہتا وہ کھڑا ہے

دنیا میں ایک ہے لندن میں دو

یقیناً وہ بزدل ہے جس نے کھایا بہادر وہ جس نے پی کر دکھایا

جوابات:۔ وقت ۔ پرندہ ۔پانی میں عکس ۔ نون(ن) ۔غصّہ

ت	ن	ح	م
ر	پ	س	ا
ق	ج	ا	ل
د	ہ	ب	ی

موصیان سے اپنے تقویٰ کے معیار بلند کرنے

کے حوالہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کی توقعات

1. حضور انور ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے ایک میٹنگ منعقدہ 12 دسمبر 2012ء کو فرمایا کہ "۔۔۔وصیت کے ساتھ پانچ وقت کی نمازیں بھی ضروری ہیں، قرآن کریم کی تلاوت بھی ضروری ہے۔ خطبات سننا اور ان پر عمل کرنا بھی ضروری ہے اور وصیت کے ساتھ جماعت میں اطاعت کا اعلیٰ معیار قائم کرنا بھی ضروری ہے۔ عاجزی کا اظہار بھی ضروری ہے۔"
2. حضور انور ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے مزید فرمایا کہ آپ نے پیسوں میں جو اضافہ کیا ہے بڑا اچھا کیا ہے۔ لیکن یہ نہیں کہ صرف پیسے ہی اکٹھے کرنے ہیں۔ میں نے پیسے اکٹھے کرنے کے لئے نہیں کہا تھا۔ بلکہ میں نے تو کہا تھا کہ تقویٰ پیدا کریں کہ چندہ صحیح انکم پر دیں۔
3. حضور انور ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے مزید یہ فرمایا کہ اگر کوئی موصی اپنی انکم پر چندہ دے رہا ہے تو اسے وہ آپ کے خوف سے نہیں دینا چاہئے بلکہ اُسے اللہ کی خاطر دینا چاہئے اور جو بھی اس کی حقیقی انکم ہے اس پر دینا چاہئے۔
4. حضور انور ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے نیشنل سیکرٹری صاحب وصایا کی رپورٹ پر فرمایا کہ آپ نے رپورٹ لکھ کر بھیجی تھی کہ فلاں آدمی کا اتنا اضافہ ہوا۔ پہلے وہ ہزار یورو دیتا تھا اور اب اس نے کہا ہے کہ وہ تیرہ سو یورو دے گا۔ سوال یہ نہیں ہے کہ وہ 1300 یورو ادا کرتا ہے یا 1000 یورو ادا کرتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ جو اس کی اصل انکم ہے اس پر چندہ دینا ہے۔ اگر وہ 1500,1200,1100 پر دے رہا ہے تو اس بات پر خوش نہ ہو جائیں کہ اتنا اضافہ ہو گیا ہے۔ اسے کہیں کہ جس پر بھی تم دو یہ سوچ کر دو کہ موصی کے لئے کوئی رعایت نہیں ہے۔ چندہ عام دینے والے کے لئے تو رعایت ہے، لیکن موصی کے لئے کوئی رعایت نہیں ہے۔
5. حضورِ اقدس ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۸ جنوری ۲۰۱۰ء میں ارشاد فرمایا کہ۔

"ہر موصی کو خود بھی اپنا جائزہ لیتے رہنا چاہئے کہ کہیں تقویٰ سے ہٹ کر میں اپنی کسی آمد کو چاہے وہ معمولی ہی کیوں نہ ہو ظاہر نہ کر کے اللہ تعالیٰ سے کئے گئے عہد میں خیانت تو نہیں کر رہا؟ پس موصیان اور موصیات جماعت میں چندہ دینے والوں کا وہ گروہ ہے جس کے متعلق یہی خیال کیا جاتا ہے کہ وہ تقویٰ کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والے ہیں جو اپنی آمد اور جائیداد کا ایک حصہ اللہ کی رضا کے لئے اپنی خوشی سے پیش کرتے ہیں۔ نیز اپنے اعمال پر نظر رکھنے والے ہیں اور اس کی کوشش کرنے والے ہیں۔ اپنی عبادتوں کے معیار بلند تر کرنے کی کوشش کرنے والے ہیں۔ اپنے اخلاق بہترین رنگ میں سنوارنے کی کوشش کرنے والے ہیں۔ حقیقی مومن بننے کی طرف ہر طرح سے کوشش کرتے ہوئے قدم بڑھانے والے ہیں۔ اللہ کرے کہ ہر موصی اس جذبہ سے وصیت کرنے والا اور اس کو قائم رکھنے والا ہو۔"

The Improvement in the Standard of Taqwa of Musis

Expectations of Hazrat Khalifaul Masih V (May Allah be his Helper)

1. During a meeting held on 12th December 2012, Huzoor said: "... **Along with Wasiyyat it is also essential to offer the five-time prayers, to recite the Holy Quran, to listen to the sermons (of Huzoor) and to act upon them. Along with Wasiyyat, it is also essential to raise the standard of the Jama'at's obedience. It is also important to show humility."**
2. Huzoor further said: "The increase you have made in funds is laudable, **but collecting money is not the sole purpose. I did not say that you should collect money, what I said was that (Musis) should abide by Taqwa and pay Chanda according to their true incomes."**
3. Huzoor furthermore said: **"If a Musi pays Chanda according to his true income, he should not do so for fear of you, but for the sake of God. And he should pay according to his real income."**
4. Upon report of National Secretary Wasaya, Huzoor said: "You wrote in your report that so and so has increased his Chanda, and that he used to pay €1000 and now he has promised to pay €1300. The question is not whether he will pay €1300 or €1000, **the question is that he should pay according to his true income. If he is paying €1100, €1200 or €1500, you should not be pleased at the increase. You should tell him that whatever income he base his Chanda on, he should remember that there is no concession for Musi. There can be a concession for Chanda Aam payer, but there is no concession for a Musi."**
5. During his sermon of 8th January 2010, Huzoor said:

   "Every Musi should keep scrutinizing himself lest he is guilty of dishonesty with regard to the pledge he has made to God by failing to declare any source of income, whether great or small. So, Musi men and women are such a group of Chanda payers of the Jama'at who are thought to be at the highest level of Taqwa, who happily offer a portion of their income and property to win Allah's pleasure, further who keep an eye on their deeds and strive in that regard, who strive to raise the quality of their worship, who try to mould their morals in the best complexion, and who forge ahead in their efforts to become true believers. May every Musi make Wasiyyat with this resolve and persevere in it."

Sett strek mellom tilhørende betydning

اَلْغَفَّارُ	اَلْمُتَكَبِّرُ	اَلْعَزِيزُ	اَلْمُؤْمِنُ	اَلرَّحْمٰنُ 1.
Den nåderike	Den tilgivende	Den mektige	Den majestetiske	Den som gir sikkerhet

Gåter

Jeg kan både være god og dårlig. Jeg har stemme, men har ikke munn. Jeg kan være et stort hinder eller gjøre deg veldig glad. Jeg snakker ofte til deg, men noen ganger ignorerer du meg. Hva er jeg?

Hvem må alle mennesker, selv konger og keisere, ta av seg hatten for?

Hva er ditt, men blir mest brukt av andre?

Hva skjer når vi puster?

Skrevet av MahaQureshi

Mennesker har to lunger. Den nederste delen hviler på en stor, flat muskel som heter mellomgulvet. Det at det er en muskel gjør den i stand til å trekke seg sammen og hvile, noe den gjør når vi puster inn. Vi puster inn oksygen gjennom det todelte luftrøret. I lungene er det bittesmå hulrom som vi kaller lungeblærer. Funksjonen til lungene er å absorbere oksygen fra lufta og overføre det til blodet, samt å trekke til seg avfallsgassene fra blodet og transportere det ut.

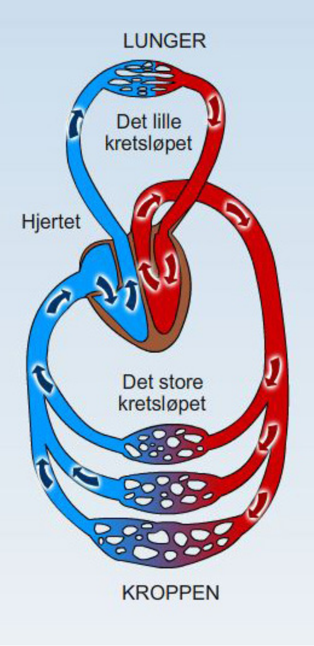

Alle har et hjerte som pumper blod rundt i kroppen. Kapillærer er de aller minste årene i kroppen, og går sammen for å danne vener som fører blodet til hjertet. Arterier er årer som fører blodet fra hjertet. De kalles også pulsårer. Når blodet pumpes ut i blodårene, kan du kjenne pulsslag på halsen eller på håndleddene. Venene fører blodet tilbake til høyre del av hjertet. Denne runden fra hjertet ut i kroppen og tilbake kalles det store kretsløpet. Fra høyre del av hjertet pumpes blodet til lungene for å bli kvitt karbondioksid og få oksygen. Dette oksygenrike blodetstrømmer tilbake til venstre del av hjertet og pumpes rundt i kroppen. Dette er det lille kretsløpet. Folk som trener regelmessig, har gjerne lavere puls enn andre. Det er fordi hjertemuskelen deres er sterkere, og dermed pumper mer blod for hvert slag. Blodet strømmer rundt i kroppen gjennom blodårer avforskjellig størrelse. Ut fra venstre del av hjertet går den store hovedpulsåren. Den heter aorta

Fasit: 1. Samvittigheten 2. Frisøren 3. Navnet

Barnesider

Laget av Rabea Huma Qaisrani

Ramadan

I år starter Ramadan 28.mai og slutter 25.juni. Men hvorfor er ramadan måneden så spesiell?

Ramadan er navnet på den niende måneden i den islamske kalenderen og er den muslimske fastemåneden.Den islamske kalenderen følger månefasene og flytter seg hvert år ca. elleve dager i forhold til solkalenderen.Ordet ramadan er arabisk og betyr egentlig «het måned» eller «glødende ørkensand».

Islam foreskriver at rettroende muslimer i denne perioden ikke skal innta mat eller væske fra solen står opp til den går ned. Den fysiske faste er et uttrykk for en indre renselse, og dessuten en prøve på lydighet og utholdenhet. Blant andre formål med fasten kan man nevne at man ved å faste erfarer sultfølelsen hos de fattige, og at rik og fattig settes på lik linje.

Når ramadan er lagt til den niende måneden, skyldes det at det var i denne måneden koranen ble åpenbart for profeten Muhammed og dermed for menneskeheten. Dette er grunnen til at vi bør sette ekstra stort fokus på koranen og de lærdømmene den gir oss. Det er ønskelig at man går gjennom hele koranen en gang i løpet av måneden.

Å faste under Ramadan er pålagt voksne, men ikke barn. Til tross for dette bør man delta i sheri og iftari, for det kommer frem i beretninger at dette er velsignede måltider.

Man pleier å legge et stort fokus på det å holde seg unna mat og drikke i denne måneden, men det er mer som kreves av oss. I en beretning fortelles det at profeten Muhammad en gang sa: «Den som ikke gir slipp på falsk tale og onde handlinger, for han gjør det ingen forskjell om han unnlater å spise og drikke.» Dette innebærer at man skal ha en vennlig væremåte mot andre, samtidig som man skal passe på det man sier.

Vi kan dermed ta del i å feire Ramadan måneden ved å lese Koranen, spise sehri og iftari, og prøve å være den beste versjonen av oss selv.

Man markerer slutten på ramadan med en stor feiring, som blir kalt Eid-ul-fitr. Eid vil dette året være 26.juni.

motto samt refleks. Den formelle delen av arrangementet ble avsluttet med stille bønn ledet av nasjonal leder for Lajna Imaillah Norge, Syeda Bushra Khalid. Etter den formelle delen av programmet var det duket for middag, dessert og sosial omgang og gjestene og medlemmene storkoste seg. Etter middagen ble det mulighet for å få en omvisning av Moskeen og alle gjestene benyttet seg av muligheten til å se Moskeen og få svar på sine spørsmål underveis. De fremmøtte valgte også å nyte godt av bokutstillingen som var satt frem av litteraturgruppa til tabligh komiteen og et stort antall bøker og eksemplarer av Koranen ble delt ut. Flere av gjestene la også igjen hilsener i komiteens gjestebok. I tillegg hadde vi en salgsbod hvor vi solgte ting laget av lajna medlemmer med temaet «17.mai». Nesten alt ble utsolgt og håndarbeidet var en suksess. Vi samlet også inn penger til Humanity first denne kvelden og dette var også noe gjestene bidro til. Kvelden var vellykket på alle mulige måter og alle de fremmøtte dro derfra med positive opplevelser.

Videre følger noen av inntrykkene fra gjestene:

«Dette bør arrangeres hvert år!», «Vi ble utrolig glade av å se Moskeen og den velkomsten vi fikk var bare fantastisk. Kjærligheten dere har dere imellom er utrolig», «Dere ligger langt foran oss og vi har utrolig mye å lære av dere», «Jeg er utrolig takknemlig for at jeg fikk komme i dag. Hadde jeg ikke møtt opp i dag hadde jeg angret ut livet», «Varmen som oser av dere er tydelig det sekundet man kommer inn gjennom døren», «Dette arrangementet bør være eksempel

Arrangementets suksess og inntrykkene en får av å jobbe med ting relatert til Grunnlovsdagen vitner igjen og igjen om hvor viktig det er for oss Ahmadiyya muslimer å fortsette å være aktive i vår integreringsprosess og aldri sørge for å være en del av det «ukjente». Det er vår oppgave å spre det sanne fredsbudskapet til islam som bl.a. snakker om at en skal ha masse kjærlighet for ens land. Det er viktig at vi fortsetter å ære, respektere og elske Norge og verdsetter alt vi har her. Vi er utrolig heldige som bor i et land som har gitt oss alt av muligheter og rettigheter og som ikke begrenser hverken vår ytringsfrihet eller religionsfrihet. Det er vår plikt at vi gir tilbake til samfunnet ved å være gode samfunnsborgere, medmennesker og er med på å markere årets jubileum ved å knytte kontakt med andre norske borgere. Måtte Allah den Allmektige velsigne Norge og bevare dets frihet i evig tid, Ameen.

Selve arrangementet begynte kl. 18 den 4.mai 2017 og rundt 150 gjester og 100 lajna medlemmer tok turen innom. Arrangementet begynte med resitasjon av Koranen med norsk oversettelse, av Amtul Noor Monim og Andleeb Anwar. Så fikk forsamlingen høre på en kort introduksjon til vår Jam'at av Amna Javaid og Farva Mubashir. Også i år var vi heldige nok til å ha eksterne talere på plass som var fire av våre hedersgjester. Først ut var Inger Helene Vaaten, vararepresentant for Oslo arbeiderparti i Stortinget samt en av AP sine listekandidater for årets valg. Inger Helene snakket varmt om Lajnas arbeid og takket for samarbeidet og oppmuntret folk til å stemme ved årets valg. Hun snakket om de norske verdiene om frihet og samhold og applauderte tiltak som denne middag. Neste taler ut var Maria Klose fra Oslo venstre som var med oss for første gang. Hun snakket om viktigheten av å bruke stemmeretten, litt om venstres arbeid og om arrangementet. Etter henne talte Monique Nyberget Hiller, nestleder i Alna bydelsutvalg. Monique begynte med å fortelle hvor rørt hun var over det vennskapet Lajna og hun har utviklet til å få, samt om fred og frihet. Etter Monique fikk vi Therese Lutnæs til å si noen ord. Therese er mangfoldskontakt ved Stovner politistasjon og en av de eldste kontaktene til Lajna. Therese snakket om arrangementet og om kvinners rolle.

Kveldens hovedtale ble holdt av undertegnede, nasjonal tabligh sekretær, og emnet var «Vårt lille land…Norge». Talen handlet om hvorfor det er så viktig at vi er aktive samfunnsborgere i den norske stat og hvor viktig det er at vi elsker og ærer dette landet som var så barmhjertig og tok imot oss og ga oss alle muligheter og rettigheter. Undertegnede snakket også om hvorfor vi er så glade i Norge og hvor glade vi er for Grunnloven og det den gir oss. I tillegg tok jeg opp litt av vår menighets arbeid innenfor dette samt Hudoors fredsbudskap og fredsbrev og hans kontinuerlige arbeid med å spre islams sanne budskap til verden.
En av talerne som også kom til i løpet av kvelden var Ragnhild Bergheim, ordfører i Lørenskog kommune, som også snakket om verdiene knyttet til 17.mai og om viktigheten av at man gikk i barnetog. Deretter kom Marianne Borgen, ordfører for Oslo. Hun snakket om Oslo som en by, utviklingen byen er i, trusselbildet og viktigheten av at vi står sammen samt om arrangementets suksess. Alle gjestene som holdt tale fikk en bukett samt en gavepose bestående av boken "verdenskrise og veien til fred", penn med vår logo, notatbok med logo og

RAPPORT FRA GRUNNLOVSMIDDAGEN DEN MAI 2017

Av Annum Saher Islam

17. mai 1814 kan regnes som fyrtårnet hva gjelder norske merkedager. 17. mai 1814; dagen den norske Grunnloven ble sanskjonert. Dagen friheten og rettigheten til den norske borgeren ble bekreftet. Hvert år markeres denne dagen med barnetog, samlinger og fester rundt om i hele landet og det norske mangfoldet og den norske friheten blir synlig gjennom den gjennomsnittlige innbyggeren i dette landet som sammen med tusenvis av andre tar til gatene for å feire Grunnloven.

Profeten Mohammad[saw] har sagt: «Kjærlighet til landet er en del av troen». Dette betyr at vår tro ikke er komplett uten at vi har kjærlighet for vårt land. Og da er det mange som lurer; hvilket land er vårt? De fleste av oss har foreldre fra Pakistan eller andre land, mens vi selv er født og/eller oppvokst i Norge, hvilket land er vårt? Hudoor[aba] har ved flere anledninger snakket om at landet vi nå bor i, er vårt land, selv om vårt opprinnelsesland er annet, og har flere ganger pekt på viktigheten av å respektere og elske dette landet i lys av islams sanne lære. Her kunne det ha blitt ramset opp uttallige andre eksempler, men av hensyn til innleggets grenser vil jeg ikke ta opp noe mer akkurat her.

I lys av det ovennevnte fikk Lajna Imaillah Norge med den nasjonale tabligh komiteen for fjerde år på rad muligheten til å arrangere et middagsarrangement i Masroor hallen i Baitun Nasr Moskeen den 4.mai 2017. Dagen før hadde den nasjonale komiteen og medlemmer av det nasjonale styret til lajna møtt opp for å dekorere hallen i det norske flaggets farger; rødt, hvitt og blått.

er flere mennesker rundt hele verden som så vidt klarer å spise to ganger om dagen og under fasten får vi et innblikk i deres daglige vanskeligheter.

Profeten Mohammad[saw] forteller en åpenbaring han fikk fra Gud: *Alt mennesket gjør er for sitt eget men, faste er bare for min skyld derfor vil jeg sannelig belønne dem.*

Fasten er gyldig selv om du ikke har spist sehri men, Profeten oppfordret alle om å spise sehri, fordi dette er til det beste og i tillegg er i linje med Guds befaring, til og med de som ikke skal holde faste bør våkne og spise samtidig som de andre for å kunne delta i dens velsignelser.

Tradisjonelt åpnes fasten med dadler, melk eller vann. Årsaken er at blodsukkeret har gått ned i løpet av dagen og noe søtt vil hjelpe med å få blodsukkeret jevnt. For selve maten burde du unngå fete retter, og mat som er krydret for mye, siden fordøyelsen vil ikke kunne fordøye krydretmat på tom mage. Som drikke ved siden av maten bør du heller velge vann i stedet for brus, siden vi gjennomsnittlig bør ha drukket 8 glass i løpet av dagen. Det er foreslått å begynne sakte med bare noen få slurk men, etter 30-60min å ha åpnet fasten kan du drikke så mye van du ønsker!

Hvis du noen gang av feil putter noe i munne og spiser det vil ikke fasten bli brutt, siden dette var noe man egentlig ikke hadde ment. I noen tradisjoner er det blitt beskrevet at dersom man av feil spiser noe under fasten kan det regnes som om Gud har skjenket en med den. På en annen side er det gitt straff for de som spiser med vilje under fasten, uten en gyldig grunn. Om du får menstruasjon vil fasten automatisk bli brutt.

Følgende ting bryter ikke fasten; pusse tenner, skylle munn, blod som renner av tennene eller neseblod, øyedråper, ta på parfyme eller sminke.

Til nå har jeg bare gitt religiøse kilder men nå skal jeg også fortelle hvordan moderne forskning støtter fasten. Ifølge forskning er det å faste bra for fordøyelsessystemet vårt. Vi spiser flere ganger om dagen og ofte mer enn nødvendig. Etter en periode med fasting vil mennesket ha faste tider for å spise og vil velge sunt mat.

Doktor Luther James forteller om en gang da han undersøkte magesyren til en person som var under faste. Resultatet sjokkerte han, siden magesyren ikke hadde noen parasitter som kunne gi han sykdom. Doktor James konkluderer så at faste er nødvendig for et sunt og langt liv.

Psykologen Sigmunt Freud, forteller at hans undersøkelser peker til at mennesket under faste blir tolerant og tenker mer klarere når han tar et valg under press.

Juridiske spørsmål under faste

Av Madiha Ahmad

Faste er en tilbedelse som ikke bare retter din holdning men også øker din selvkontroll. Det å faste er ikke bare pålagt for muslimer men også jøder, kristne, hinduer og buddhister. Likevel er det stor forskjell på hvordan fasten skal bli utført og hvilke skikker som gjelder under faste i de forskjellige religionene.

Ramadan er navnet på den niende måneden i islam, det er i denne måneden muslimer faster. Faste er den tredje søylen i islam. Det var i ramadan at koranen ble åpenbart for profeten Mohammad (velsignelser og fred være med ham) for første gang. I denne hellige måneden blir dørene til paradiset åpnet, og dørene til helvete blir lukket. (Bukhari-kitab-al-soum s.255)

Gud har også konkludert at ramadan er en viktig og hellig måned for muslimer.

I Koranen står det; *...måneden ramadan er den hvor Koranen ble åpenbart, (som) rettledning for menneskeheten og med klare bevis på rettledningen og den som skjelner (mellom sant og falsk). Derfor skal den som er vitne til denne måneden faste i den. Men den som er syk eller på reise, (skal faste) det (samme) antall av andre dager. Allah ønsker å gjøre det lett for dere og ønsker ikke å gjøre det besværlig for dere, og (han ønsker) at dere fullender antallet (fastedager), og at dere lovpriser Allah fordi han har rettledet dere, og at dere skal bli takknemlige.* (sura 2, vers 186)

Alle menn og kvinner som er friske og myndige er pålagt å faste i ramadan. Personer som er syke eller under reise, kan fullføre sine antall fastedager i andre dager ifølge Koranen. De som ikke har evne til å holde faste kan betale Fidya, som er en ofring til Gud i håp om at Gud vil gi deg nok styrke til å holde faste neste år. (fiqah-ahmadiya s.273)

I Koranen står det; *Å dere som tror, det er forskrevet dere å faste, liksom det var forskrevet dem før dere, for at dere skal bli rettferdige.* (sura 2, vers 184)

Fasten er pålagt fra og med du blir 18 år. Likevel er det anbefalt å starte med å faste noen dager av ramadan når du blir 15.

Fasten handler ikke bare om å være sulten i en lang periode men også å holde seg unna alle fristelser og unødvendige saker. For å oppnå Guds barmhjertighet ofrer vi våre fristelser. Det

Vi hadde en blomsterdekorasjon konkurranse på Mina Bazar. Det var 8 deltakere som fikk 20 minutter på å lage en borddekorasjon. Her har vi lysglimt fra konkurransen.

Skjulte talenter kom frem på denne konkurranser.

Alle fikk med seg dekorasjonen sin hjem ☺

Med populære hoppeslott ble det lange rekker som ventet på sin tur.

Barna koset seg og hadde det kjempe gøy med å hoppe og sklie.

Alle ville mate frosken Froggy.

Her skulle de slå hardt med hammeren og mette Froggy med ertepose.

Dette var gøy og noe nytt for alle store og små 🙂

Gjett hvor mange sjokolader det er og vinn en frukt kurv.....

Ingen klarte å gjette akkurat, men den nærmeste gikk glad hjem

Mina Bazar 2017

Av Saima Mehmood

23.april holdt vi vår årlige Mina Bazar.

Det var et fargerikt samling med

mange kvinner og barn.

Det var salg av smykker og klær.

Her var det stor salg av gode smakfulle små retter ☺

På Mina Bazar hadde vi egen bord der alle kunne lage armebånd som kalles «Gajra» av ferske roser .

Det kom mange og pyntet seg enda mer med vakre gul/røde roser.

Her ser vi resultat av flinke jenter som har lagd nydelige Gajre.

Til dette sa Hudoor[aba]: Klarer dere ikke finne ut av noe så grunnleggende? Hvis du ikke bekymrer deg for å be de fem bønnene i felleskap og på tide, å be nawafil og gi mennesker deres rettigheter. Hvis du ikke hele tiden har i tankene at Gud ser deg og at du ikke bør gjøre noe galt betyr det at du går mer mot verden enn mot Gud. Dette må dere selv evaluere. Dere har gitt et løfte om å sette religionen foran det verdslige, det sufiene har sagt kommer etter det, først må dere se på dette løfte og vurdere om dere holder det eller ikke. Oppfyller du rettighetene til Guds tilbedelse eller ikke? Er dine handlinger i tråd men den læren Gud og Hans sendebud har gitt? Dette må man selv evaluere. Nivået er lagt fram av Koranen.

Hudoor[aba] sa videre: Dette er ikke et mattestykke hvor en pluss en alltid vil være to. Folk her har blitt vant til å stille spørsmål slik at de får slike svar. Noen spørsmål har ikke slike svar. Det åndelige er annerledes. Det første på den åndelige vei er kontakt med Gud. Vurder om dere har den kontakten. Jeg kan ikke dømme deres åndelige status det er det bare dere selv som kan.

(Al-Fazlinternational 02.juni 2017 til 08.juni 2017.)

Råd fra Khalifatul Masih den V[aba]

under waqf-e-nau class med khuddam i Tyskland

Skrevet av Mubashrah Mubarka Hamid

En waqf-e-nau sa at det står i tradisjonen (hadith) at hjertet formørkes om man ikke ber fredagsbønnen i tre uker.

Til dette sa Hudoor[aba]: Prøv å lese fredagsbønnen hver tredje uke. Noen ganger kan man be om fri fra jobb for en liten stund, og arbeidsgivere gir deg også ofte fri. Men om det ikke er mulig er også Gud barmhjertig. Dette er generelle regler fra Gud. Hvis man virkelig er i knipe kan man fritas. Det tilgir Gud, men man bør ikke bruke dette som unnskyldninger for å unnslippe.

En waqf-e-nau khadim sa mitt spørsmål er angående organdonasjon.

Til dette sa Hudoor[aba]: Det er mulig å donere sine organer. Det er mange som donerer øyne, nyrer og andre organer. Noen donerer til og med nyrer mens de fortsatt lever. Om noen er villig til å ofre og det er til fordel for menneskeheten er det ikke noe i veien for dette.

Til dette sa khadim videre at noen sier at det i en slik situasjon bare er hjernen som er død mens de andre organene fortsatt er levende, derfor kan sjelen få vondt av dette.

Hudoor [aba] svarte: Folk donerer nyrer mens de fortsatt lever. Noen donerer dem til slektininger, mens fattige i fattige land selger nyrene sine. Dette skjer i Pakistan og India. Disse gir dem jo fra seg i sitt liv. Sannheten er at slike organer først er nyttige når de kommer i bruk.

Hudoor sa videre at her er det det ikke et spørsmål rundt sjelen. Etter døden har ikke sjelen noe med kroppen å gjøre. Når legene har erklært en person død vil noen deler fortsette å fungere i en tid. Hvis man i denne perioden kan ta ut øyne eller andre organer som kan være til hjelp for andre bør man gjøre det. Til slutt vil alle delene likevel dø. Hvis hjernen er død vil alle organer etter hvert dø. Hvorfor skal man ikke bruke disse organene for å redde et annet menneske før organene dør? De som kommer med slike innvendinger tar feil.

En waqf-e-nau sa at sufiene sier at en troende er som en fugl. Den utlovede Messias[as] sa også at en troende er fra denne verden men befinner seg ikke her. Mitt spørsmål er hvordan kan vi finne ut av om vi beveger oss nærmere verden og bort fra det åndelige?

Nooruddin Sahib som ledet jamaaten i seks år. Da Hadhrat Hakeem Nooruddin Sahib gikk bort, var motstandrne av jamaat sikre på at kalifatet ikke lenger kom til å fortsette. I tillegg hadde noen høytpresterede medlemmer forlatt jamaaten. Disse tok med seg en stor verdi som tilhørte jamaaten. Til tross for dette skulle Guds ord bli oppfylt og Jamaatens andre kalif utnevnt: Hadrat Mirza Bashir-ud-din Mahmood Ahmed[ra]. Under hans ledelse ble jamaaten utfordret av en gruppering som kalte seg Ahrar. Dette var en gruppering som hadde som mål å splitte jamaat Ahmadiyya. Lederen av Ahrari menigheten erklærte ovenfor myndighetene at den andre kalif skulle drepes. De erklærte også at Jamaat Ahmadiyyah hadde politiske hensikter. Det viste seg at Gud viste sin nåde atter en gang og forsøket på å splitte Jama'at Ahmadiyya ble nok en gang sviktet.

Pakistan ble grunnlagt i 1947 og i 1953 møtte Jama'aten nok en gang motstand. (se tehrikeahmadiyyat, bind 7). Og ikke bare det. Det har til enhver tid vært folk som har prøvd å ødelegge kalifatet og dets fred, men Gud har motvist dem gang på gang og snudd frykten de gir menighetens medlemmer, om til fred og fremgang. Vi har flere eksempler på det. Blant annet den gang da fiendene av Jama'aten prøvde å utslette menigheten og dets tilhengere. Planen deres var å stemple Ahmadi-muslimene som ikke-muslimer, noe de dessverre klarte å fullføre. I Juli 1977, med hjelp av den Pakistanske hæren, kom general Zya Ul Haq til makten i Pakistan. På grunn av sine politiske formål, slo han til med voldsomme og drastiske tiltak for å utslette Jama'aten. I denne perioden ble mange Ahmadi-muslimer myrdet, utallige hus satt fyr på, og et stort antall menn tatt i fange. Situasjonen tatt i betraktning, emigrerte Khalifatulmasih den fjerde til London, England. Med andre ord flyttet Jama'ate basen sin fra Rabwah, til London. General Zya, fikk vite at Hudoor hadde planlagt å flykte fra Pakistan, og gjorde alt i sin makt for å stoppe Ham. Men på et mirakuløst vis, klarte Hudoor å emigrere.

Kalifatet – fra frykt til fred

Av Saira Waris

Allah, den Opphøyde, sier i den hellige Koranen at:

Allah har lovet de av dere som tror og handler rettferdig, at Han sannelig vil gjøre dem til etterfølgere på jorden, slik som Han skjenket etterfølgere (blant dem) før dere, og Han vil sannelig for dem grunnfeste deres religion, som Han har utvalgt for dem, og Han vil sannelig skjenke dem sikkerhet (og fred) etter deres frykt; de vil tjene Meg (alene) og ikke sette noen opp ved siden av Meg. Og den som er vantro etter dette, disse er de som er ulydige.

(sura Al-Nur vers 56)

Den hellige Profeten[saw] ba følgende bønn om sine kalif:
O min Herre, tilgi mine etterfølgere og mine kalif som kommer etter meg. Det er disse som vil formidle mine ord og handlinger.

Altså, Gud vil opprettholde kalifatets institusjon for å oppnå den moralske og den åndelige utviklingen av mennesket. I den overnevnte bønnen snakker Profeten[saw] om å lede de troende på samme måte som Profeten[saw] selv.

Hadrat Mosleh Maud[ra] uttaler følgende om kalifatet:
Det frøet som sås av profetdømme blir beskyttet og ernært gjennom kalifatets institusjon inntil det blir et sterkt og robust tre. Dette viser faktisk at kalifatet er et friskt skudd eller et gren av profetdømmets system.

Kalifatet bærer med seg mange velsignelser. En av velsignelsene som jeg skal ta for meg er: Å komme i fred og sikkerherhet etter frykten. Gud sier til menneskene at Han vil befri dem fra deres frykt og sorg, og vil skjenke dem fred og ro gjennom kalifatet.

Det er faktisk slik at verdens fred og framgang bare kan sikres gjennom kalifatet. Jama'at Ahmadiyyas historie er et levende eksempel på hvordan Gud har skjenket jama'aten fred og ro. Jama'at har støtt på utallige utfordringer underveis, men med Allahs hjelp har det bare gått framover, og det skyldes kalifatets velsignelse.

En viktig hendelse som er verdt å bli nevnt her er ved den utlovede Messias[as] sin bortgang. Motstanderne feiret hans bortgang med glede da de trodde at dette var slutten på Jama'at Ahmadiyya. Det var Guds nåde at Ahmadiyya Muslim Jamaat ble velsignelset med dannelse av kalifatet etter Guds løftet.. Den første kalifen som ble utnevnt var Hadrat Hakeem

mye, ønske oss det vi vil og Han åpner Sine dører for oss. Bønn om netter og lange *Sujud* viser hvor høyt man ønsker å forbedre seg selv og gjøre gode handlinger. Jo klarere man er i uttrykket sitt, ber med usedvanlig smerte og brennende lengsel, desto kortere vil avstanden være mellom Gud og mennesket. Terskelen for bønnens oppfyllelse vil bli lavere. Ved å faste får man innsyn i seg selv og hjertet blir opplyst hvilket øker interessen i å vokse i gudfryktighet og oppnå Guds nærhet.

Den utlovede Messias[as] har sagt at: Istaghfar og ønske om tilgivelse er behjelpelig for å angre seg. Med Guds støtte forsøker mennesket gjentatte ganger å holde seg på den rette veien og handle godt. Slike folk forsøker ikke bare å opprettholde sine bønner med oppriktighet, men også oppfører seg godt og viser omsorg mot resten av menneskeheten. Gud elsker dem som viser omsorg mot andre, og hjelper trengende, og Han hører på slike menneskers bønner. Han forbarmer Seg over dem slik Han har lovet, og hjelper dem i å oppnå fromhet. Å ønske tilgivelse fra Gud og vende seg mot Allah med anger betyr Istaghfar. Dersom man bebreider seg, avstår fra dårlige handlinger og henvender seg til Gud vil også den Barmhjertige Gud forbarme Seg over ham.

Må Allah, den Opphøyde, gjøre oss i stand til å bebreide oss og med anger be om Hans tilgivelse og kjærlighet. Amin

Ramadan - Guds velsignelse for å søke Hans nærhet

stikkord fra fredagspreken av Hudoor[aba] den 28. aug 2014

Allah veileder dem som søker og prøver å oppnå Allahs nærhet

Allah ordnet for menneskets rettledning ved at Han sendte profeter i fortiden. Da menneskelig fortåelse og tankegang ble moden nok sendte Allah den fullkomne veiledningen gjennom den hellige Porfeten[saw].

Den islamske fasten er en av disse stiene som fører til Allah den opphøyde. Å følge den sanne læren og forstå ånden bak fasten, oppretthlde bønn og resitere Koranen leder til Allahs velbehag

Maksimal innsats bør derfor gjøres under Ramadan for å komme høyere opp i nivåer av dydighet. Under ramadan fører Allahs velsignelser til åndelig fremgang i et mye raskere tempo.

Ramadan og Jihad binnafs

Original tekst av Farzana Nisar - oversatt av Mehrin Hayat

Og frykt Allah, og vit at Allah visselig er med de gudfryktige. Og gi ut for Allahs sak, og kast (dere) ikke i ødeleggelse med deres (egne) hender, og handle godt, sannelig Allah elsker dem som handler godt. (2:195-196)

Dette er læren som er blitt gitt oss i Koranen om Ramadan. En som frykter Gud vil kunne forstå formålet med denne måneden, og dermed forsøke å oppfylle det denne måneden krever fra oss, nemlig jihad binnafs. Ramadan er en velsignet måned spesielt for de som ønsker å tilbe Gud med oppriktighet og ved å følge Hans befalinger forsøker å alltid gjøre gode handlinger.

Dette er Allahs grenser; gå derfor ikke nær dem. (2:188)

Et menneske som avstår fra selv de "tillatte" ting i en viss periode kun for Guds skyld, vil det i det minste gjøre sitt beste for å ikke komme i nærheten av ting som ikke er tillatt og holde unna for det Satan til tider lurer oss til. Allah, den Opphøyde, har sagt at formålet med obligatoriske faster og å avstå fra enkelte ting er at du skal kunne utvikle deg i *taqwa* (Gudfryktighet). Å kunne utvikle seg i Taqwa krever at vi ber Gud om tilgivelse mens vi gransker oss selv med ærlighet og forsøker å forbedre oss, samt søker hjelp fra Allah, den Opphøyde. Det er også viktig å gi ut for veldedighet (*Sadqa)* og prøve å holde unna all slags pliktforsømmelse. Dersom vi følger disse retningslinjene vil Sadqa, selvbebreidelse og forbedring av sitt ego (*Jihad binnafs)* virke som skjold mot alle onde tanker eller den minste form for ulydighet og dermed bidra til utvikling i Taqwa. *Istaghfar* er menneskets skjold.

Folk som ønsker Guds kjærlighet gjør *Jihad binnafs* i denne velsignede måneden. Tåler sult, tørste, mangel på søvn og opprettholder bønner kun for Allahs skyld. Satan er også imidlertid til stede og prøver på sitt beste å villede mennesker og lure dem til å utføre dårlige handlinger eller lage hindringer. Det er da fasten, sadqa og istaghfar beksytter mennesket mot Satans konspirasjon.

Å faste handler ikke bare om å ikke spise og drikke for noen timer. En slik faste gagner ingen og Gud trenger den heller ikke. Å faste er å forsterke båndet til Gud ved å følge Hans befalinger og å nå høyere nivå av Guds kjærlighet og gudfryktighet. Målet er å oppnå Guds nærhet ved å ta del i Ramadans velsignelser. Ramadan kommer hvert år og det er Allah, den Opphøydes, barmhjertighet mot oss at Han har skjenket oss med disse 29-30 dagene, og gjennom bønn i denne måneden belønner Han oss uendelig. Allah, den Opphøyde, er den evig Barmhjertige som oppfyller våre ønsker og behov hele året, men samtidig gir oss mulighet i disse dagene til å be ekstra

klarer å se dette gjennom bevisstgjøring, da kan vi ta med oss de positive endringene inn i hverdagen vår etter ramadan. Tenk å føle seg like velsignet hver dag i året, slik du gjør i ramadan! Å kunne besinne seg fra synd hver dag, og oppleve mestring i velsignelse fra Gud!

Ramadan er en hellig måned, en dør inn til å minne oss på Gud og kjenne Hans tilstedeværelse enda mer enn vanlig. Og for å minne oss på at nøkkelen ligger i styrken på hva vi tror på, hvem vi er som et felleskap (muslimer) og at vi kan endre hva som helst, så lite som mulig, eller så stort som mulig, fordi vi er Guds skaperverk og Han har allerede lagt i oss de ressursene vi trenger.

Ramadan handler om takknemlighet som i dag anerkjennes som et av de kraftigste verktøy innen alt på det mentale plan for å komme videre. Mens Gud allerede for 1400 år siden gjorde dette tilgjengelig for oss, for Han er i sannhet Gud og vet hva som ligger i kjernen av Hans skapninger.

Ihukommelse av Gud

Fasten frigjør tid, slik at vi kan ihukomme Gud.

Det er også av stor betydning at man leser oversettelsen av Koranen, og stuper i dybden av skattene av kunnskapen Koranen tilbyr oss. Det legges vekt på at man i ramadan bruker tid på å sette seg inn i budskapet Koranen gir. Dette forsterker vår nærhet til Gud, og forsterker takknemlighet overfor Gud.

Almisser

En annen poeng ved fasten er at vi skal føle sult på kroppen vår. Denne sulten skal øke vår medmenneskelighet overfor de mindre heldige i samfunnet.

Det er viktig at vi viser takknemlighet ovefor Gud og blir Hans verktøy til å hjelpe andre som trenger hjelp.

Det sies at Profeten Muhammad[saw] økte sin intensitet i almisser i ramadan som regnet tiltar under storm.
Vi burde alle følge hans eksempel

1. Ramadan and its Blessings, Sheikh Mubarak Ahmad
2. http://alfa-hypno.blogspot.no/2009/06/logiske-nivaer-av-psykologisk-press.html

Å skape endringer på de laverestående nivåene som sted og adferd er enkelt, dette gjør vi hver dag, og dette er vi relativt bevisst på. Kompetanse nivå er også veldig mange mennesker bevisst, hva de har kunnskap om, hva de trenger hjelp til osv.

Når du kommer til de tre siste nivåene begynner det å bli vanskelig. Ofte vet ikke folk hva er som er viktig for dem, de veiledende verdiene i deres liv/livsstil, og videre hvorfor nettopp disse verdiene er viktig og i hvilken rekkefølge er disse viktig. Herfra og videre er nøkkelen til varig og stor endring. Etter dette kommer man inn på hva din identitet er. Her er det vanskelig å skape endringer.

Et veldig illustrativt eksempel er en person som røyker. Sier denne person jeg røyker (adferd), eller at jeg er en røyker (identitet). Det er slike ting coacher lytter til og kan bruke for å hjelpe deg med å skape endringer.

Siste nivået handler om hva mer du er en del av. Dette nivået er nesten umulig å skape en endring på om du ikke gjør det på en riktig måte. Hvis personen som røyker sier: Vi er røykere alle sammen i min familie, så gir det mye informasjon om hvilket felleskap denne personen tilhører. Og ofte er det slik at man har tatt slike valg før man en gang var bevisst om de menneskene man omgåes med er bra for deg eller ei. De bare er der.

I mitt yrke som coach har jeg observert at alle troende mennesker har en fordel fremfor andre. Siden de nesten alltid er en del av Guds skaperverk på toppen. Og i denne bevisstgjøringsprosessen ligger det ubegrensede ressurser på dette toppnivået, eneste som begrenser deg er om du selv klarer å se de eller ikke. Jo større er det «mere» du er del av, desto mer ressurser har du.

Mange muslimer sier at, du kan ønske å endre deg så mye du vil, men om ikke Gud velsigner det, så er ikke dette mulig. Sinnet vårt er lagt opp til at jo mer vi kommer i kontakt med Gud, desto mer av Hans gaver utløses i vårt sinn. Det spiller ingen rolle hvem du er, hvilken bakgrunn du har, hvilken fortid eller annet, kommer du i kontakt med kjernen i troen din, som Gud har lagt der for deg, kan du få til det mest utrolige. Ramadan er en veldig tydelig og hyllet demonstrasjon av dette!

Så klarer man å skape endringen i ramadan, da kommer man kontakt med alle de ressursene Gud har lagt i deg som menneske. Du klarer å ta kontroll over dine impulser, naturlige instinkter og din adferd bygd over lang tid (vaner), hva skjer videre? Hvordan skal man ta med seg denne endringen videre? Det handler om hva du tror på. Velsigner Gud deg kun i ramadan? Hva slags Gud ville det ha vært? Og hvis ikke, hvis disse velsignelse er en åpen dør for oss til enhver tid, hvis vi

selvdisiplin. De menneskene som klarer å mestre denne endringen skriver bøker og blir internasjonalt roset for den kampen de har vært gjennom.

Ramadan demonstrerer en endring av flere millioner mennesker hvert år. Det spiller ingen rolle hvem du er, hvor du bor, hvilke kår du har. Er du muslim så betyr ramadan en endring på et så elementært nivå, og på så tøffe vilkår, at de som ikke er muslimer forbauses av dette verden over.

Hva er det som driver et normalt menneske til en så streng selvkontroll? Til utøvelse av en selvdisiplin vi kanskje ikke hadde drømt på en vanlig hverdag, å gå uten mat og drikke, underskudd av søvn OG anse det hele som en stor velsignelse! Muslimer venter på denne måneden med en spenning og når den kommer blir den tatt imot med stor glede.

Gud, som har skapt mennesket er selvfølgelig også klar over alle de ressursene Han har lagt i sin skapning. Og i ramadan får vi i gave mange verktøy som hjelper oss til å heve vår tro til neste nivå.

Mennesker har seks logiske nivåer[2]:

1. Sted – Hvor du er
2. Adferd – Hva du gjør
3. Kompetanse – Hva du kan
4. Verdier – Hva er viktig for deg
5. Identitet – Hvem du er¨
6. Mål og mening– Hva mer er du en del av

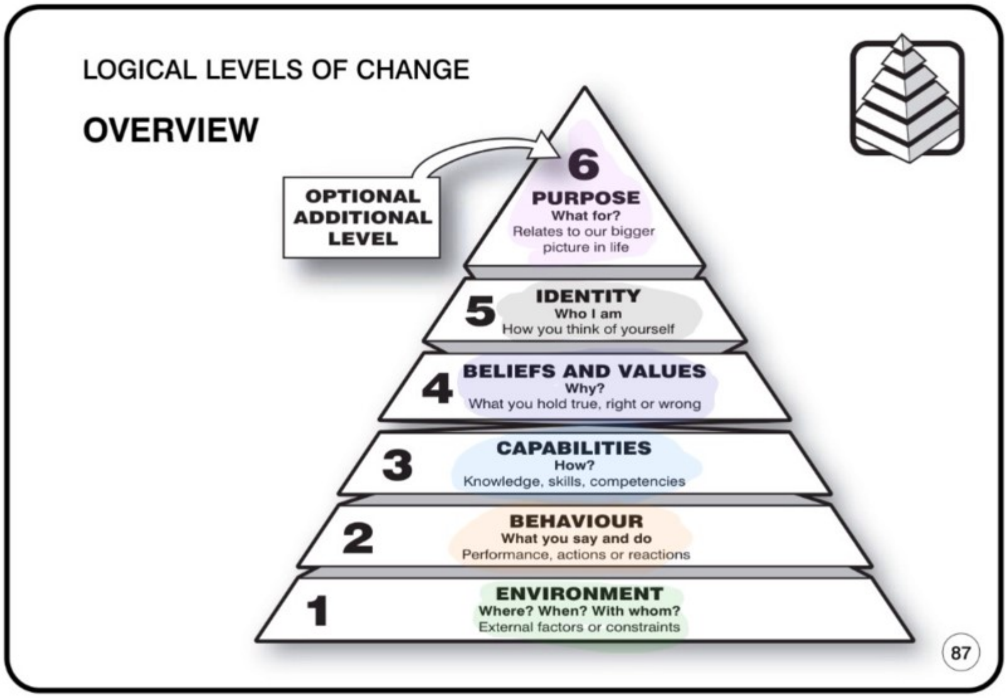

Gud. Det innebærer å kontrollere sinne og ikke krangle eller snakke stygt til og om andre mennesker.

Fastens velsignelser

Fastens grunnleggende funskjoner er[1]:

1. Den hjelper mennesker med å bli rettferdige og gudfryktige. Den trener opp selvdisiplinen vår, og øver opp lydigheten vår overfor Gud. Når vi kan ofre våre grunnleggende behov og vise lydighet for Gud på et så elementært nivå, vil dette fremme vår tro og Gud vil velsigne vår selvbeherskelse når vi står overfor synd. Og da ved å avstå fra synd vil vi oppnå å bli rettferdige mennesker.
2. Fasten frigjør tid, tid vi skal bruke til å lovprise Gud.
3. Takknemlighet. Fasten skal fremme takknemlighet i oss, for alt vi har og alt Gud har velsignet oss med. Dette er den viktigste funksjonen. For hvis takknemligheten ikke er tilstede, vil ikke de øvre funksjonene komme til rette, og fasten vil være ukomplett moralskt. Denne takknemligheten vil også fremme vår medmenneskelighet og lyst til å gi til andre mindre heldige mennekser enn oss selv.

Fastens velsignelser[1]:

1. Det er en religiøs disiplin som trener opp sinnet og kroppen til å takle kriser, sinne, sult, tørst ol.
2. Det oppmuntrer til ihukommelse av Gud og almisser, dette gjør oss bevisst på gode gjerninger, og dette vil hjelpe oss med å overkomme det onde, samt tilbøyligheten til det syndige.
3. Man løsriver seg fra det materialistiske, og fremmer et sunt forhold til Gud. Man erverver for en kort periode Guds attributter, siden Gud ikke spiser, drikker eller sover. Og vi i Ramadan har perioder hvor vi ikke spiser, drikker og er oppe om nettene for å be.
4. Å faste fremmer helsen. Det er mye litteratur på dette området, for flere bøker om dette emnet se skrivet i kilde referansene.
5. Fasten kurerer, gir større kontroll over, avhengighet av røyk, alkohol og narkotika.

Fasten manifest av ramadan

For mange manifesteres ramadan av fasten, mens i realiteten handler ramadan mye mer om enn kun fasten.

Hele verden i dag handler om endringer, hjelp til selvhjelp, livsstilscoacher og andre former for hjelp til endringer dominerer sosiale medier og nyhetsbilde som omhandler individet. Noen ønsker endring i livskvalitet, andre i selvbilde, det fysiske utseendet eller måten de fremstår for andre. Her snakkes det om endringer på mange nivåer. Vi snakker om hjelp til selvkontroll, fordeler ved

Skrevet av Umera Noshin Chaudhry

Ramadan handler om å åpne opp vårt sinn og hjerte for andre, og om å vende oppmerksomheten mot de som trenger hjelp, de som har det vondt. Det handler om å vende fokus mot Gud slik at Han kan veilede oss. Slik at vi kan komme i kontakt med takknemligheten som frigjør oss fra denne verden og kun leder oss til Gud. En del av ramadan handler også om oss selv, hvordan vi kan ta kontroll over oss selv og hvordan vi kan skape endringer i våre liv og utvikle oss til bedre mennesker. Det er dette jeg har fokusert på i dette skrivet, men jeg vil understreke at begge de førstnevnte tingene er like viktige, om ikke viktigere.

Ramadan er den niende måneden i den muslimske kalenderen. Koranens første åpenbaring skjedde i ramadan, på *laylatul qadr*, skjebnenatten[1].
Over en periode på 23 år mottok Profeten[saw] Koranen gjennom åpenbaringer, og hver ramadan repeterte Han[saw] alt som hadde blitt åpenbart av Koranen.

Det er tre ting som står sentralt i ramadan, fasten, ihukommelse av Gud og almisser.

Fasten

I Islam faster man fra fajr bønnen til maghrib bønnen. Det vil si ved daggry før soloppgang og til etter at solen har gått ned, men skumringen ikke har forsvunnet helt.

Det er forbudt å spise, drikke eller ha samleie under fasten. Man skal følge hovedprisippet at man ikke skal føre noe inn i kroppen. Hvis man f.eks. tar en sprøyte, føres noe inn i kroppen, og da brytes fasten.

Fasten vil også brytes dersom man kaster opp, eller blør.

Å faste betyr ikke bare å holde seg borte fra mat og drikke. Det gjelder også å frigjøre tid fra unødig snakk og sosialisering, og vende all oppmerksomhet mot

henhold til det. Allah sier i sura 35, vers 28: «Kun de av Allahs tjenere som besitter viten, frykter Ham». Dette verset poengterer igjen viktigheten av at vi forstår religionen vår for å kunne knytte et bånd til Allah på en bedre måte.

Som nevnt ovenfor pleide Profeten[saw] å studere Koranen hver natt i Ramadan sammen med engelen Gabriel. Det rapporteres av Al-Bukhari og Muslim at Ibn ‘Abbas[ra] beretter: «Profeten[saw] var den mest sjenerøse av dem alle. Han var alltid ekstra sjenerøs i Ramadan måneden da han møtte engelen Gabriel og studerte Koranen med ham. Engelen Gabriel møtte Profeten[saw] hver eneste natt for å gå gjennom Koranen med ham. Profeten[saw] var alltid så sjenerøs da han møtte Gabriel, mer sjenerøs enn vinden som bringer regn». Det berettes også at Hadrat Aisha[ra] har sagt at Profeten[saw] slapp alle fanger fri og passet på å dekke behovene til alle som spurte ham om noe.

Måtte Allah hjelpe oss med å bruke Ramadan dagene aktivt for å forbedre vår åndelighet.

Ramadan - og åpenbaringen av Koranen

Skrevet av: Annum Saher Islam og Tahira Iftikhar

«Måneden Ramadan er den hvor Koranen ble åpenbart, (som) rettledning for menneskeheten og med klare bevis på rettledningen og den som skjelner (mellom sant og falsk). Derfor skal den som er vitne til denne måneden faste i den. Men den som er syk eller på reise, (skal faste) det (samme) antall av andre dager. Allah ønsker å gjøre det lett for dere og ønsker ikke å gjøre det besværlig for dere, og (Han ønsker) at dere fullender antallet (fastedager), og at dere lovpriser Allah fordi Han har rettledet dere, og at dere skal bli takknemlige.» (2:186)

Ramadan er en måned vi muslimer gjerne opplever flere ganger og vi har alle benyttet oss av muligheten til å høste av Allahs bonus velsignelser denne måneden. En praktiserende muslim er også kjent med at Koranens åpenbaring begynte i denne måneden. Noen er kanskje også kjent med at engelen Gabriel pleide å gjennomgå de hittil åpenbarte delene av Koranen med Profeten[saw] under hver eneste Ramadan, med unntak av det siste året Profeten[saw] levde fordi det var det året Koranen ble åpenbart i sin helhet og Profeten[saw] mottok det glade budskapet om at: «I dag har jeg fullkommengjort deres religion for dere og fullendt min nåde mot dere, og valgt islam til deres religion» (5:4). Etter tradisjoner berettet av Hadrat Aisha[ra] får vi vite at under Ramadan i det siste året gikk engelen Gabriel gjennom Koranen to ganger.

Den hellige Koranen har altså en spesiell tilknytning til Ramadan måned. Hvert år minner Ramadan oss på at Koranen ble åpenbart i denne måneden. Men for å forstå dette er det viktig at vi forstår essensen til Koranen. Hvis vi ikke forstår essensen vil de årlige påminnelsene vi får under Ramadan være ubrukelige for oss. Vi kommer aldri til å klare dette uten å inkorporere dens betydning i vårt daglige liv, i våre handlinger og i vår tankemåte. Koranen er en rettledning for mennesket (ref. verset sitert innledningsvis) men kun hvis vi forstår den sanne meningen bak ordene til Gud.

Profeten Muhammad[saw] berettes å ha sagt: «Under Ramadan blir paradisets dører åpnet, mens helvetes porter stenges og sataner lenkes fast» (Bukhari & Muslim). Basert på denne tradisjonen har de lærde gang på gang påpekt at Gud har lagt til rette for at vi kan høste mest mulig av Ramadan sine velsignelser ved at Han har lagt opp til at ingen kan forstyrre oss. Det eneste som i så fall kan komme i veien mellom oss og velsignelsene er vår *Nafs* (vårt ego). Det er vår oppgave å overkomme de lystene og adlyde Allah og benytte oss av den fantastiske innhøstingsmuligheten som vi får i Ramadan måned.

Ramadan er følgelig også en utrolig fin mulighet for oss å søke kunnskap om Islamog øke vår forståelse av vår tro. Jo mer vi kan om vår tro, desto enklere vil det bli for oss å leve våre liv i

Hadrat Khalifatul Masih IV^{rh} gikk bort 19. april 2003. Dagen etter, på morgningen 20. april la jeg meg etter *Fajr* bønn og sovnet. I drømmen så jeg at valget til den nye kalifen holder sted, og det er kunngjort at Hadrat Mirza Masroor Ahmad har blitt valgt som den neste Khalifatul Masih. Jeg våknet etter det. Den morgningen fortalte jeg om denne drømmen til min mann Dr Karimullah Zirvi. Senere på dagen da min lillebror Athar Malik ringte meg på telefonen fortalte jeg han om drømmen også."

- **Kilde: https://www.alislam.org/topics/khilafat/dreams.pdf**

Når Ramadan kommer, åpnes Paradisets porter, og Helvetes porter blir låst og Satan settes i kjeder. (Bukhari, Muslim)

insiterer, får han meg til å love å ikke fortelle noen. Når jeg går inn i rommet ser jeg Sahibzada Mirza Masroor Ahmad og våkner opp etter det".

Amatul Naseer Munir fra *Mohalla Darul Nasr Wasti*, Rabwah skriver:

"I 1999, den samme måneden som martyrdøden til Sahibzada Mirza Ghulam Qadir Sahib, så jeg (i en drøm) at jeg går inn i et rom. På innsiden er det ikke et rom, men en stor hall. Jeg tar et par steg inn og ser at Hadrat Khalifatul Masih IV[rh] holder urdu class med ansiktet rettet mot døren. Jeg hører noen rope fra utsiden og snur meg, men ser ingen. Når jeg snur meg tilbake mot Hudoor ser jeg at han har forsvunnet og i plassen hans sitter det en annen middeladrende person. Jeg ser nærmere på han og deretter våkner jeg. Kjære Hudoor, jeg har ikke fortalt denne drømmen til noen. Jeg gråt og ba til Allah om å identifisere denne personen som jeg hadde sett. En dag dro jeg til kontoret til *Ameer Muqami* med en etterspørsel på vegne av Ladjna i vår Halqa angående bruken av vår eiendom i *Ahmad Nagar*. Da jeg kom inn og du så opp ble jeg plutselig gjennomvåt av svette fra topp til tå, da ansiktet som jeg hadde sett i drømmen var ditt."

Muhammad Dawood Nauman fra Hyderabad, India skriver:

"Natt til onsdag 22 april, satt alle sammen og så direktesendingen til MTA. Jeg var blant de seerne og var oppslukt i bønn. Khilafat komitéen var i møte og valgprosessen var i gang. Klokken 2:15 ba jeg et par *nafal*, og på slutten resiterte jeg diverse korte arabiske bønn slik jeg vanligvis gjør. Da jeg brettet bønneteppet så jeg med klart syn tre hender og to av dem tilhørte Hadrat Khalifatul Masih IV[rh], og den tredje tilhørte den nye kalifen. Jeg så også at Hudoor overfører ringen som han pleide å bruke på høyre hånd, til høyre hånden til den nye kalifen. På baksiden av høyre hånden til den nye alifen så jeg klart og tydelig et svart merke. Cirka to og en halv time etter å ha sett dette synet og Hadrat Khalifatul MasihV[aba] rekket opp hendene for bønn etter *bai'at* kunne jeg se et svart merke på en av fingerneglene på hans høyre hånd. Alle vi så det merket."

Amatul Latif Zirvi, konen til Dr. Karimullah Zirvi fra New Jersey, USA, skriver:

DRØMMER OG VISJONER OM FORUTSIGELSEN AV DEN FEMTE KALIFEN

Shazia Sabahat

I *Surah Al-Nur*, vers 56 har de troende blitt fortalt at så lenge de forblir på den rette vei, vil Allah belønne dem med grunnleggelsen av kalifatet. Dette verset tydeliggjør at en Kalif blir utnevnt av Allah Ham selv. De troende blir gitt en mulighet til å uttrykke sine valg, men det er ingen tvil om at personen som blir utnevnt, blir det med Guds egen vilje. Før valget for den femte Kalifen, var det flere hundre mennesker som så klare drømmer om utfallet. Et utvalg av disse er som følgende:

Ikram Ullah Cheema fra Tyskland skriver som følgende til Hudoor:

”I 1997 så jeg i en drøm at du er på besøk hjemme hos meg i Rabwah. I drømmen har du på deg ”Hudoors” turban og er også kledd som ”Hudoor”. Jeg referer til deg som ”Hudoor”, og spør hvor livvaktene er. Deretter spør jeg deg hvordan dette er mulig. Du svarer med at det er en velsignelse fra Allah. For et øyeblikk føles det som at du er borte i dine tanker om takknemligheten du føler overfor din Skaper. Jeg berører armen din og det får deg til å komme tilbake og begynne å gå igjen. I drømmen så blir jeg fortalt at ditt navn er Masroor Ahmad. Jeg hadde aldri møtt deg før. Jeg sverger på Gud at etter ti år når jeg reiste til Rabwah, så jeg deg slik jeg hadde sett i drømmen. I drømmen hadde din tilværelse et lys ved seg slik jeg aldri hadde sett før.”

Mr Shaikh Umar Ahmad Munir, sønnen til Shaikh Noor Ahmad Munir fra Rawalpindi skriver:

”Jeg sverger i Allahs navn at i desember 1999 så jeg følgende drøm: Jeg går inn i moskeen i Islamabad (Pakistan) og ser Mr Ayubi (sjåføren til Hadrat Khalifatul MasihIII[rh]) utenfor et stort rom. Jeg spør ham hvorfor han står utenfor når alle sammen er inne og ber. Han sier at han står vakt for den kommende Kalif. Jeg sier at jeg også vil se denne personen som kommer til å bli neste Kalif. Når jeg

først når det ikke er noe som lenger skiller deg fra Ham; når Hans vilje blir din vilje, Hans ønske blir ditt ønske, og når du forblir knelende på Hans dørterskel i fullstendig hengivelse til enhver tid og i alle forhold- uavhengig om det er ved suksess eller ved nederlag - slik at Han kan gjøre slik Han vil. Dersom du klarer dette, så vil Gud, som så lenge har holdt Sitt ansikt skjult, manifestere Seg i deg. (...)Den som brenner for Hans skyld, skal bli frelst fra ilden; den som gråter for Hans skyld, vil le. Og den som avskjærer seg fra verden for Hans skyld, vil finne Ham. Opprett vennskapet med Gud med et sant hjerte, fullstendig trofasthet og med en oppriktig iver, slik at Han også kan bli venn med deg»[5].

«(...)Så lenge du har et ubrytelig forhold til himmelen, kan jorden ikke gjøre deg noe vondt. Om ulykke rammer deg, så vil det være forårsaket av deg selv og ikke fra fienden. Selv hvis du mister all ære på jorden, vil Gud velsigne deg med evig ære i himmelen. Så forlat Ham ikke. Du vil måtte oppleve lidelse og smerte. Mange av dine ønsker vil ikke bli oppfylt - men mist ikke håpet i slike situasjoner, for din Gud prøver deg for å se om du er standhaftig på Hans vei eller ikke. (...)Jeg kommer med det gledelig budskapet til deg om at din Gud virkelig eksisterer. Til tross for at alt er Hans skaperverk, velger Han den som velger Ham. Han kommer til den som går til Ham. Han skjenker ære til den som ærer Ham»[6].

[5] https://www.alislam.org/library/books/Noahs-Ark-Kashti-Nuh.pdf s. 20-23

[6] Samme sted, side 27

«*Si: Å Mine tjenere som har begått overtredelser mot seg selv, fortvil ikke om Allahs barmhjertighet. Sannelig, Allah tilgir alle synder. Han er visselig den Tilgivende, den Barmhjertige*»(39:54)

Gud er kjærlig og barmhjertig, tilgivende og nåderik. Det at vi har en slik vakker Skaper å forholde oss til må være den største velsignelsen av alle.

I en kjent hadith fra Bukhari står det at Profeten (må Allahs velsinelser og fred være med ham) sa at Allah har sagt at *«Jeg er mot min tjener, slik han forventer at jeg skal være mot han»*[3]. Hva innebærer det? Jo, det betyr at Guds forhold til oss avhenger av hvordan vi ser på Ham. Ser du på Gud som din nærmeste venn, vil Han bli som en nærmeste venn. Ser du på Han som noe fjernt, så vil Han være fjern for deg.

Det er altså vi selv som avgjør hvilken relasjon vi får til Allah. Er Han en du oppsøker innimellom, så blir det den relasjonen du får[4]. Lar du Ham gjennomsyre din hverdag, ditt hjerte og din sjel - så vil Han manifestere Seg i din hverdag, i ditt hjerte og i din sjel. For å kunne oppdage og oppleve Hans rene, ubetingede og uendelige kjærlighet, er vi nødt til å gå inn i relasjonen med en like ren, ubetinget og uendelig kjærlighet.

Gud sier i Koranen, kapittel 2, vers 187:*«Og når Mine tjenere spør deg om Meg, så (si): Jeg er nær. Jeg svarer den bedendes bønn, når han påkaller Meg. Derfor skal de høre på Meg og tro på Meg, for at de skal følge den rette vei».*

Ved bønn kommer vi nær Ham. Og det er gjennom denne nærheten at vi vil oppleve Hans kjærlighet og nåde. Og Han forsikrer oss om at dersom vi hører på Ham og tror på Ham, så vil det gå oss vel. Derfor bør ingen av oss noensinne fortvile. Vi må stole på Guds kjærlighet og nåde. Og vi må tro på Han.

Alt som kreves av oss er at vi helt og holdent hengir oss til Allah alene. At vi slutter å leve for å tilfredsstille andre mennesker og heller setter oss målet om å vinne Allahs nærhet og kjærlighet. Når alt vi gjør er gjennomsyret av intensjonen om å glede Allah, vil våre hjerter finne ro og ingen frykt vil komme over oss. Vi må stole på at Han alene er den som har makt over alt og alle. Det er i denne sannheten at nøkkelen til vår lykke ligger. Fordi den eneste måten vi kan slutte å la oss bli bedrøvet av denne verdens sorger på, er ved å stole på Gud. Vi må sette vår lit til Ham alene og avstå fra enhver form for avgudsdyrkelse.

Jeg vil avslutte denne artikkelen med et utdrag fra en av Den utlovede Messias (fred være med ham) bøker, nemlig «Noahs Ark». Han skriver:

«Det har vært Guds praksis fra de tidligste tider å manifestere tegn på Sin barmhjertighet. Men du vil kun være i stand til å oppleve denne manifestasjonen

[3] http://hadithaday.org/hadith-qudsi/i-am-as-my-servant-thinks-expects-i-am/

[4] https://www.alislam.org/library/books/OurGod.pdf

Guds kjærlighet og kjærlighet til Gud

Av Hibaturrehman Khan Rajpoot

Alle mennesker opplever både gode og vonde perioder i livet. Noen dager skinner solen, og dagen føles lett, andre dager kjennes tunge og grå. Man går gjennom ulike stadier i livet; barndommen, ungdomstiden med tenårene, studietiden, så kommer etter hvert voksenlivet med alt det som hører med og tilslutt alderdommen. Gjennom livet kjenner vi på lykke og glede, men også på sorg, fortvilelse og uro. Noen ganger lykkes vi, andre ganger feiler vi. Ingen av oss kan hevde at vi er frie for feil og svakheter. Det vet også Han som skapte oss. Det eneste som kan redde oss fra fortvilelse og uro, og som kan gi oss sann glede og ro, både i gode tider og i mindre gode tider, er Guds kjærlighet.

I fredagsprekenen 31. mars 2017[1] refererer Hudoor[aba] til noe den Utlovede Messias[as] har skrevet om Gud:

«Den forestillingen som finnes om Gud i islam og den Gud som muslimene tror på, er en nåderik, generøs, barmhjertig og tilgivende Gud. Det mennesket som vender seg til Ham med et sant ønske om tilgivelse, vil Gud tilgi dets synder og akseptere dets anger.»

Det er her vi også finner det klare skillet mellom Gud og mennesket. For der menneske har en tendens til å dømme sine medmennesker og dessverre ofte snakker både sant og usant bak hverandres rygg, er Gud den som dekker over syndene til mennesket og omsvøper det med Sin ubetingede barmhjertighet. Derfor bør vi oppsøke Gud med våre sorger og alle våre feil og mangler- og utelukkende sette vår lit til Ham alene.

I en hadith som både er å finne i Muslim og Bukhari kan vi lese om at når en av Allahs tjenere søker tilbake til Ham med anger, gleder det Allah mer enn det ville ha gledet en person som fant igjen sin bortkomne kamel i ørkenen[2]. Tilsvarende kan vi lese i Koranen:

---

[1] https://www.alislam.org/friday-sermon/2017-03-31.html

[2] http://muslimmatters.org/2011/10/06/riyadh-as-saliheen-series-hadith-4-repentance/

gjennom sine ord. Gjennom ekstraordinære tegn viser Han oss Sitt skinnende ansikt som besitter evig og perfekt kraft. Vi fant sendebudet som har manifestert Gud, og vi fant Gud som har skapt alt gjennom Sin fullkomne makt. Så majestetisk er hans kraft at ingenting kom til å være uten det, og ingenting kan fortsette å eksistere uten Hans støtte. Den sanne Gud besitter utallige velsignelser, utallige krefter, utallige skjønnheter og velgjørenheter. Det er ingen annen Gud foruten Ham. »

Videre sier Den utlovede Messias[as] «Man kan ikke få guddommelig kjennskap før det er en åndelig veileder mellom mennesket og Gud, og den åndelige veilederen er ingen andre enn den hellige Profeten[saw]. Det er ved å følge hans fotspor at man kan oppnå frelse. Å mennesker! Hvordan kan man ha fullkommen tro på Gud uten å ha perfekt tro på hans Enhet?! Derfor, vit med sikkerhet, at man kan ha sann tro på Guddommelig enhet bare ved å følge en profet fra Allah. Den hellige Profeten[saw] ga ateister og hedninger av Arabia bevis om eksistensen av Gud den Allmektige ved å vise dem tusenvis av himmelske tegn. Kort sagt, denne hellige og perfekte Enhet er verdsatt kun gjennom Den hellige Profeten[saw].

Den utlovede Messias[as] sier: «Vår Gud besitter mange underverk, men de er bare synlige for dem som blir Hans via oppriktighet og lojalitet ... Denne rikdommen er verdt å anskaffe selv om man kanskje blir nødt til å ofre sitt liv for å skaffe det. Denne rubinen er verdt å kjøpe selv om man kanskje er nødt til å miste seg selv for å skaffe det. Løp til denne fontenen, og den vil gi deg full tilfredshet. Det er livets kilde som vil redde deg."

Hudoor[aba] sa: Må Gud gjøre oss i stand til å formidle budskapet om den levende Gud til verden. Måtte Han gjøre oss i stand til å utvikle et forhold til Han som er oppriktig og lojal. Måtte Han gjøre oss i stand til å handle på alle hans læresetninger og oppfylle kravene for hans tilbedelse. Måtte Gud redde våre fremtidige generasjoner fra å assosiere partnere med Gud, den Allmektige. Amin

Kilde: (Ch. Hameedullah)

Wakil A‘la, Tahrik Jadid Anjuman Ahmadiyya Pakistan

Av Khalifatul Masih V - Hadrat Mirza Masroor Ahmad[aba]

Avholdt den 18. april 2014 på Baitul Futuh moskeen, London

Hudoor (må Allah være hans hjelper) leste utdrag fra tekstene til Den utlovede Messias[as] angående Guds eksistens og Hans Enhet.

Hudoor[aba] siterte den utlovede Messias (fred være med ham): «Det er Gud som gir fred og Han beviser sin eksellenes og Enhet med overbevisende argumenter. En som tror på den sanne Gud, har aldri møtt skam overfor noen»

Den utlovede Messias[as] sier: «Han forstår alle gode kvaliteter og manifesterer alle hellige makter. Han er opphavet til all skapelse, og Han er kilden til all nåde. Han er Herren over all belønning og alt går tilbake til Ham. Han er nær og likevel langt unna, og Han er langt unna og allikevel nær. Han er overalt, men det kan ikke sies at det er noen under Ham. Han er mer skjult enn alt annet er, men det kan ikke sies at det er noe mer åpenbart enn Ham. Han er selv-eksisterende i Sitt vesen, og alt er i live gjennom Ham. Det er bare én måte vi kan få kjennskap til Ham på, og det er ved å følge i fotsporene til den hellige Profeten (må Allahs velsignelser og fred være med ham).»

Den utlovede Messias[as] sier: «Vår sjel og hver bit av vårt vesen er nedbrutt ovenfor den mektige, sanne og fullkomne Gud; fra hans hånd ble hver sjel og hver partikkel av skaperverket sammen med alle sine fakulteter til, og gjennom hans hånd blir støtten til hvert vesen varig. Vi sender ned tusenvis av velsignelser og fred og barmhjertighet over den hellige Profeten Muhammad[saw,] den utvalgte, gjennom han har vi funnet den levende Gud og det er han som gir oss bevis på Hans eksistens

Søken etter et Allmektig vesen

Nedlagt i menneskets natur er en lengsel og tiltrekning, en søken etter et opphøyd og allmektig vesen. Helt fra fødselen av er dette et tydelig trekk; den nyfødte tiltrekkes av sin mor og vender seg til henne i kjærlighet og tillit. Ettersom dets sanser utvikles, blir dette mer og mer fremtredende. Det finner ingen glede og ro unntatt i hennes armer, og bare hennes milde kjærtegn bringer trøst. Skilles det fra henne, finner det ingen tilfredshet uansett hva som bys det. Hele barnets glede ligger i henne.

Den samme tiltrekningskraft som drar barnet til moren, ligger også nedfelt i mennesket som en hemmelig, magnestisk kraft som trekker dets sjel mot dets Skaper. Det er den samme tiltrekning som viser seg når en person føler kjærlighet for en annen. Det er en refleksjon av den tiltrekning og lengsel etter Gud som ligger i mnneskets sjel, og det er som man gjennom all annen kjærlighet leter etter denne ene, sanne elskede, hvis navn man synes å ha glemt. Den tiltrekning og kjærlighet en person føler for rikdom, barn, eller vakker sang og musikk, er i virkeligheten kjærlighet til det Høyeste Vesen som virker i alt dette. Menneskets fysiske øye kan ikke oppfatte dette skjulte vesen som, liksom varme, ligger gjemt i alle. Heller ikke kan dets ufullkomne fornuft oppdage og fatte Ham, og mange og store er de villfarelser og mistak mennesket derfor har gjort. Overtro og innbilning har ført til tilbedelse av det som bare er en avglans av Ham.

Den hellige Koranen fremsetter en svært vakker lignelse i denne sammenheng. Denne verden lignes med et palass hvor gulvet er av gjennomsiktig glass, og under dette gulvet strømmer det klart vann. De som ser det, tror at vannet er selvet gulvet, og de tør ikke trå ut på det; de kan ikke se og forstå at gulvet er av gjennomsiktig, klart glass og dermed bare lar oss se vannet som strømmer under det. På samme vis er himmellegemene som sol, måne og stjerner bare å regne som gjennomsiktig glass som viser oss kraften i den usynlige Gud som har skapt og styrer dem alle. Men i mangel på forståelse bøyer også mennesker hodet i tilbedelse for slike legemer, - ofte av den samme feiltagelse som å tro at det klare glassgulvet virkelig er det vannet som strømmer under det: Dette er fortolkningen av dette verset i den hellige Koranen:

Dette er visselig et palass, belagt med glass. (27:45)

Kort sagt er Gud både usynlig og skjult, selv om Han åpenbarer seg tydelig. Derfor er ikke det synlige, fysiske univers tilstrekkelig til å gi full visshet om Hans eksistens. Den fullkomne balanse og orden som åpenbarer seg for oss i dette enorme universet, har aldri alene vært nok til å fylle oss med sikkerhet og forvissning om Skaperens eksistens. Dette er grunnen til at de som gjennom tidene har viet hele sin tanke og alle sine evner til å studere denne verden av harmoni og regelmessighet ved å fordype seg i astronomi, fysikk eller filosofi, - og slik trengt dypt inn i vitenskapen om himmel og jord, - likvel har gått vill i tvilens og skepsisens mørke.

Utdrag fra: Islamske grunntanker s. 56-58

Utsagn av den Hellige Profeten

Start fasten ved observasjon av den nye månen og avslutt den ved observasjon av den. Om du ikke klarer å observere månen ved slutten av Ramadan, så fortsett å faste til den 30. dagen. (Bukhari)

Hadrat Abu Huraira[ra] beretter at den hellige Profeten[saw] sa: Hver gang en troende rammes av bekymring, sykdom, sorg, smerte, tristhet, til og med blir stukket av en torne , gjør Allah, den Opphøyde, det til en slags soning for dens synder (dvs tilgir noen av vedkommendes synder)

(Bukhari - Kitab-ul-Marzi)

Den hellige Profeten[saw] har sagt at: Allah, Herren av all ære og herlighet sier: Alle andre gjerninger av et mennesket er for det selv, unntatt faste. Den erkun for Meg, og Jeg skal Selv belønne ham for det. Fasten er et skjold. Når noen av dere faster bør han holde seg unna unødvendig prat og støyende utveksling. Om noen irriterer ham eller forsøker å starte en krangel, bør han si: "Jeg faster." Ved Ham, i hvis hender er livet til Muhammad, pusten til den som faster er renere i Allahs syn enn duften av musk. En som faster opplever to gleder: når han åpner fasten, og når han møter sin Herre gjennom fasten. "(Bukhari og Muslim)

سُورَةُ البُرُوجِ

Sura Al-Burudj

I Allahs navn den mest Nåderike, den evig Barmhjertige

Vers 1-8

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

وَٱلسَّمَآءِ ذَاتِ ٱلْبُرُوجِ ۝ وَٱلْيَوْمِ ٱلْمَوْعُودِ ۝ وَشَاهِدٍ وَمَشْهُودٍ

۝ قُتِلَ أَصْحَٰبُ ٱلْأُخْدُودِ ۝ ٱلنَّارِ ذَاتِ ٱلْوَقُودِ ۝ إِذْ هُمْ عَلَيْهَا

قُعُودٌ ۝ وَهُمْ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ بِٱلْمُؤْمِنِينَ شُهُودٌ ۝

Ved himmelen, fylt med stjernebilder, og den utlovede dag, og vitnet og den det vitnes om, ødeleggelse er (bestemt) for grøftenes folk, (i grøfter hvor) det er ild som (stadig) får brensel, mens de sitter ved den. Og de vil se det de gjorde mot de troende.

Innhold

Utdrag fra den hellige Koranen..............3

Utsagn av den hellige Profeten[saw]......4

Utdrag fra den utlovede Messias[as] sine skrifter.....5

Fredagspreken......6

Guds kjærlighet og kjærlighet til Gud.....8

Drømmer og visjoner om forutsigelsen av den femte kalifen[aba].......11

Ramadan og åpenbaringen av Koranen.....14

Ramadan.....16

Ramadan og Jihad binnafs......21

Kalifatet – fra frykt til fred.....23

Råd fra Khalifatul Masih den V[aba].......25

Mina Bazar 2017.....27

Juridiske spørsmål under faste........30

Rapport fra grunnlovsmiddag 2017......32

Barnesider...........35

Wassiyat.........37

Kontaktinformasjon:

Adresse: Bait-un-Nasr moske, Søren Bulls vei 1, 1051 Oslo
Tlf: 22325859 **Fax:** 22437817
E-mail: zainab_ishaat @yahoo.com

Nasjonal Amir: Chaudhry Zahoor Ahmad
Leder Lajna Imaillah: Syeda Bushra Khalid
Redaktør urdu del: Mansoora Naseer
Redaktør norsk del: Mehrin Hayat

Zainab

April, Mai, Juni 2017

Lajna Imaillah Norge